UNIVERSAL
LIBRARY
OU_226306
UNIVERSAL
LIBRARY

الحمد للہ

کتاب مستطاب حاجز البحرین الواقی عن جمع الصلاتین

۱۳۱۳ھ

جسمیں بظاہر اس مسئلہ کا روشن ثبوت ہے کہ سفر وغیرہ کے عذر سے دو نمازیں ایک وقت میں ملا کر پڑھنا حرام ہے مذہب حنفیہ قاہر دلیلوں سے ثابت اور مسلک غیر مقلدین محض بے ثبوت و ناتمام ہے اور حقیقۃً حضرات غیر مقلدین کے جہل و تعصب کا اعلیٰ نمونہ انکی سخت مخالفت قرآن و حدیث جلیلہ کا صاف آئینہ ہے نیز اسمیں مصنف علامہ نے اپنے ان دعووں کو ماہ نیم ماہ و مہر نیمروز کر دکھایا ہے کہ میں یہ بھی روشن کر دونگا کہ حنفیہ کرام ائمہ غیر مقلدوں کی طعنہ زنی ایسی بیہودہ دلیری کیسے بے بنیاد دھوکے ہیں میں یہ بھی بتا دونگا کہ ان صاحبوں کے عمل بالحدیث کی حقیقت اتنی ہی ہیں یہ بھی دکھا دونگا کہ ملاجی صاحب (یعنی میاں نذیر حسین صاحب دہلوی) جو آجکل مجتہد العصر اور تمام طائفہ کے استاد مانے گئے ہیں انکی حدیث دانی ایک متوسط طالب علم سے بھی گرے درجہ کی ہے مصنف علامہ نے صرف ایک ہی مسئلہ میں ملاجی کی دیکھی ہوئی احادیث و جہالت علم حدیث و رجال و اصول جرح و تعدیل و کمالات خیانت و تحریف و تناقض و تحکم و جہالت و نافہمی وغیرہ وغیرہ یہانتک ملاجی کے خالص جہل کا ایسا واضح ثبوت دیا ہے جسے دیکھکر تھوڑی فہم والا بھی غیر مقلد صاحبوں کے علم و ایمان کی حالت خوب جان سکتا ہے

تصنیف لطیف حضرت عالم اہلسنت ظلہ

مطبع اہل سنت و جماعت واقع بریلی میں طبع ہوئی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

گزارش ضروری

حضرات پہلے فہرست کہ آخر کتاب مین ہے ضرور ملاحظہ فرمائین
کہ اجمالا معلوم تو ہو کہ یہ کتاب لاجواب کیسے کیسے جواہر زواہر کا بحر عباب ہے
خصوصًا فہرست دوم ملاجی مجتہد دہلی کی حدیث دانی بالاستیعاب ملاحظہ ہو
کہ اسی ایک مسئلے مین مصنف علامہ نے مجتہد صاحب کی کیا کیا سفاہتین جہالتین تعصب مکابرے
تناقض تحکم ڈہٹائیان ہٹ دہرمیان صحیح حدیثون کو رد کرنا بخاری و مسلم بھی بالائے طاق
دہرنا صحیحین کے بکثرت راویون کو مطروح و متروک بنا دینا صحیحین کی صدہا حدیثون کو واہیات
ومردود ٹھہرا دینا علم حدیث مین نئے تمیزیان فن جرح و تعدیل مین نئے تمیزیان فن رجال
مین نئے تمیزیان اصول وغیرہ مین نئے تمیزیان حدیثون مین کھلی تحریفین وبلے کو ایک ایک مقلد
شافعی مالکی کی جانب نقلیں مین یہان تک کہ صریح جنون کی باتین کمال بالکمال بےنظیر وبےمثال ایک سو بیس
سے زائد ثابت کی ہین ہر ذی فہم مسلمان اسے دیکھ کر سمجھ لیگا کہ غیر مقلد ایسے
مخالف حدیث و بندہ ہوا ہوتے ہین حنفیہ کرام پر اون کے
طعنے ایسے کاذب و پا در ہوا ہوتے ہین ولاحول ولاقوۃ الا باللہ

ملاجی کو دعوے اجتہاد کی غیرت دلا کر

جواب کتاب بپابندی انصاف وصواب مطلوب ہے اگر حق واضح پائین پیروی فرمائین ورنہ سب
اعتراضون سے منصفانہ جواب دکھائین ورنہ جو لاجواب رہینگے اونتنے ہی آپکے ابطال مذہب
کو کفایت کرینگے مقصود اظہار حق ہے نہ ناحق زق زق اگر ناقص ناتمام کچھ خرافات لکھ کر
چند اوراق سیاہ کیے اور سب اعتراضون کے شافی جواب نہ دیے تو وہ جواب نہ سمجھا جائیگا
اوسکا ناقص وناتمام ہونا ہی اسکا رد قرار پائیگا وباللہ التوفیق ٥

تنبیہ آجکل رامپور وغیرہ مین بعض نام کے پاکیزہ عقیدے کے خبیث
ایسے پیدا ہوئے ہین کہ ان غیر مقلدون سے بھی پانچ قدم آگے ہین وہ کہتے ہین کہ ہر جاہل گنوار محض
ناخواندہ خر ناسمجھ فہم قرآن پر قادر اور اسپر مجتہد بننا فرض ہے ایسون کو بھی یہ کتاب دکھائیے
کہ جو آپکے طائفے بھر کی ناک ہین اُن کی تو یہ گت بنی آپکے اندھے عامیون ناخواندہ زنگیون کی
لیاقت کہان تک ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم وصلی اللہ تعالی
علی سیدنا محمد وآلہ وصحبہ اجمعین آمین

إِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ كِتٰبًا مَّوْقُوتًا

الحمد للہ یہ کتاب مستطاب جواب جسمیں دو نمازیں ایک وقت میں جمع کرنے کا رد بالغ۔
اور ملا نذیر حسین صاحب دہلوی کی اجتہاد دانی و حدیث دانی کا کشف بانع ہے مسمّی بنام تاریخی

حاجز البحرین الواقی عن جمع الصلاتین

۱۳ ھ ۱۳

ملقب بلقب تاریخی

حجۃ الحین علی نذیر حسین

۱۳ ھ ۱۳

از تصانیف جلیلہ حامی سنت ماحی بدعت ناصر ملت عالم اہلسنت مجدد المأۃ الحاضرہ
صاحب الحجۃ القاہرہ اعلیحضرت مولانا مولوی احمد رضا خاں صاحب فاضل قادری برکاتی بریلوی دام ظلہ و عم فضلہ

مطبع اہل سنت و جماعت واقع بریلی میں طبع ہوئی

یہ ہی کہ جمع بین الصلاتین یعنے دو نمازین ملا کر پڑھنا دو قسم ہی جمع فعلی جسے جمع
صوری بھی کہتے ہین کہ واقع مین ہر نماز اپنے وقت مین واقع مگر ادا مین ملا ئین جیسے
ظہر اپنے آخر وقت مین پڑھی کہ اسکے ختم پر وقت عصر آگیا اب فوراً عصر اول وقت
پڑھ لی ہوتی ہین تو دونون اپنے اپنے وقت او فعلاً و صورۃً مل گئین اسیطرح مغرب
مین دیر کی یہانتک کہ شفق ڈوبنے پر آئی اسوقت پڑھی ادھر فارغ ہوئے کہ شفق
ڈوب گئی عشا کا وقت ہو گیا وہ پڑھ لی ایسا ملانا بعذر مرض ضرورت سفر بلا شبہہ
جائز ہی ہمارے علماے کرام رضے اللہ تعالے عنہم بھی اسکی رخصت دیتے ہین رد المحتار
مین ہے للمسافر والمریض تاخیر المغرب للجمع بینہا وبین العشاء فعلا کما فی الحلیۃ
وغیرہا ۱ھ ای ان تصلے فی اخر وقتہا والعشاء فی اول وقتہا **اقول** تاخیر مغرب
کا تو یہ خاص جزئیہ ہے اور اسیطرح تاخیر ظہر کہ عصر سے ملجائے بلکہ بدرجۂ اولے کہ ظہر
مین تو کوئی وقت کراہت نہین کما صرح بہ فی البحر الرائق وحققناہ فیما علقناہ
علی رد المحتار بخلاف مغرب کہ اسکی اتنی تاخیر بعید مکروہ شدید ہے کما
فی البحر والدر وغیرہما ونطقت بکراہۃ ذلک احادیث یہ جزئیہ
ظہرین بھی کتاب الحجج مین نظر فقیر سے گزرا اس کتاب جلی الصواب جلی الخطاب رفیع
النفعا مین کلام امام ہمام محرر المذہب سیدنا محمد بن الحسن تلمیذ سید الائمۃ امام اعظم
ابو حنیفہ اور تالیف تالیف امام فقیہ محدث عیسی بن ابان تلمیذ امام محمد ہے رضی اللہ تعالے
عنہم اجمعین فرماتے ہین قال ابو حنیفۃ رضی اللہ تعالے عنہ الجمع بین الصلاتین
فی السفر فی الظہر والعصر والمغرب والعشاء سواء یؤخر الظہر الی اخر
وقتہا ثم یصلی ویعجل العصر فی اول وقتہا فیصلی فی اول وقتہا وکذلک

المغرب والعشاء یؤخر المغرب الی آخر وقتها فیصلیها قبل ان یغیب الشفق وذلک آخر وقتها ویصلی العشاء فی اول وقتها حین یغیب الشفق فهذا الجمع بینهما اسمیین لما ابی حنیفه رحمه الله تعالی من ان لا تجمع بین الصلاتین بمطر او سفر او غیره فیعجل غیر الاولی منهما حتی تکون فی آخر وقتها ویعجل الثانیة حتی یصلیها فی اول وقتها فیجمع بینهما فتکون کل واحدة منهما فی وقتها انتهی کلام برکت نظام امام کرام رضی الله تعالی عنه ومنهم سے ظاہر ہوا کہ جواز جمع صوری صرف مرض وسفر پر مقصور نہیں بضرورت شدت بارش بھی اجازت ہے مثلا ظہر کے وقت مینھ برستا ہو تو انتظار کرکے آخر وقت حاضر مسجد ہون جماعت ظہر ادا کرین اوس وقت عصر پر تیقن ہوتے ہی جماعت عصر کرلین کہ شاید شدت مطر بڑھ جائے اور حضور مسجد سے مانع آئے مطر شدید مین تنہا گھر پڑھ لینے کی بھی اجازت ہو تو اس صورت مین تو دونون نمازون کے لیے جماعت ومسجد کی محافظت ہے والله تعالی اعلم دوسری قسم جمع وقتی جسے جمع حقیقی بھی کہتے ہین اقول یعنی بمعنی مصطلح قائلان جمع کہ جو معنی جمع اونکا مذہب ہے وہ حقیقة اسی صورت مین ہے ورنہ جمع اپنے اصل معنے پر دونون جگہ حقیقی ہے کما لا یخفی اوراسی لحاظ سے جمع فعلی کو صوری کہتے ہین ورنہ حقیقة فرائض مین یہ جمع بھی جمع صوری ہی ہے ایمین تداخل محال تو جب ملینگے صورة ملینگے او معنی جدا فافهم فانه نفیس جدا اس جمع کے یہ معنے ہین کہ ایک نماز دوسری کے وقت مین پڑھی جائے جسکی دو صورتین ہین جمع تقدیم کہ وقت کی نماز مثلا ظہر یا مغرب پڑھکر اسکے ساتھ ہی متصلا بلافصل پچھلے وقت کی نماز مثلا عصر یا عشا پیشگی پڑھ لیجیے جمع تاخیر کہ پہلی نماز مثلا ظہر یا مغرب کو باوصف قدرت واختیار قصدا اوٹھا رکھین کہ جب اسکا

وقت نکل جائیگا پچھلی نماز مثلا عصر یا عشا کے وقت مین پڑھ کر اسکے بعد متصلا خواہ منفصلا اسوقت کی نماز ادا کرینگے یہ دونون صورتین بحالت اختیار صرف حجاج کو صرف حج مین صرف عصر عرفہ و مغرب مزدلفہ مین جائز ہین اول مین جمع تقدیم اور دوم مین جمع تاخیر عام ازین کہ وہ مسافر ہون یا خاص ساکنان مکہ و منٰی وغیرہما مواضع قریبہ کہ وہ بوجہ نسک ہے نہ بوجہ سفر اور بحالت اضطرار و عدم قدرت سفر حضر یا ظہر عصر وغیرہا کسی شے کی تخصیص نہین جتنی نمازون تک مشغولی جہاد یا شدت مرض یا غشی وغیرہا کے سبب قدرت نملے ناچار سب موخر رہینگی اور وقت قدرت بحالت عدم سقوط ادا کیجائینگی جسطرح حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم و صحابہ کرام رضی اللہ تعالے عنہم نے غزوۂ خندق مین ظہر و عصر و مغرب و عشا سب عشا کے وقت پڑھین ان کے سوا کبھی کسی شخص کو کسی حالت مین کسی صورت جمع وقتی کی اصلا اجازت نہین اگر جمع تقدیم کریگا نماز اخیر محض باطل و ضائع و ناکارہ جائیگی جب اسکا وقت آئیگا فرض ہوگی نہ پڑھیگا ذمہ پر رہیگی اور جمع تاخیر کریگا تو گنہگار ہوگا عمدا نماز قضا کر دینے والا ٹھہریگا اگرچہ دوسرے وقت مین پڑھنے سے فرض سر سے اتر جائیگا یہ **تفصیل** مذہب مہذب ہے اور اسپر دلائل قرآن و حدیث ناطق بلکہ توقیت صلاۃ کا مسئلہ متفق علیہا ہے ہر مسلمان جانتا ہے کہ نماز کو دانستہ قضا کر دینا بلا شبہہ حرام تو جسطرح صبح یا عشا قصدا نہ پڑھنی کہ ظہر یا فجر کے وقت پڑھ لینگے حرام قطعی ہے یونہین ظہر یا مغرب عمدا نہ پڑھنی کہ عصر یا عشا کے وقت ادا کر لینگے حرام ہونا لازم اور وقت سے پہلے تو حرمت در کنار نماز ہی بیکار جیسے کوئی آدھی رات سے صبح کی نماز پھر دن چڑھے سے ظہر پڑھ رکھے قطعا نہ ہوگی یونہین جو ظہر کے وقت عصر یا مغرب کے وقت عشا نبٹالے اسکا بھی نہ ہونا واجب حادیث

مین کہ حضور پر نور صلوات اللہ تعالے وسلامہ علیہ سے جمع منقول اُنمین صراحۃً
وہی جمع صوری مذکور یا مجمل و محتمل اُسی صریح مفصل پر محمول جمع حقیقی کے باب مین
اصلا کوئی حدیث صحیح صریح مفسر وارد نہین جمع تقدیم تو اس قابل بھی نہین کہ اُسپر
کسی حدیث صحیح کا نام لیا جائے جمع تاخیر مین احادیث صحیحہ کثیرہ کے خلاف دو حدیثین
ایسی آتین جنسے بادی النظر مین دھوکا ہو مگر عند التحقیق جب احادیث متنوعہ کو جمع کرکے
نظر انصاف کیجائے فوراً حق ظاہر ہو جاتا ہے کہ یہ بھی وجوباً یا امکاناً اُسی جمع صوری
کی خبر دے رہی ہین غرض جمع وقتی پر شرع مطہر سے کوئی دلیل واجب القبول اصلا
قائم نہین بلکہ بکثرت صحیح حدیثین اور قرآن عظیم کی متعدد آیتین اور اصول شرع کی واضح
دلیلین اُسکی نفی پر حجت مبین یہ **اجمال** کلام و دلائل مذہب ہے لہذا یہ مختصر کلم چار
فصل پر منقسم **فصل ۱** مین جمع صوری کا اثبات جمیل **فصل ۲** مین شبہات جمع
تقدیم کا ابطال جلیل **فصل ۳** مین جمع تاخیر کی تضعیف واضح البینات **فصل ۴** مین
دلائل نفی جمع وہدایت التزام اوقات اس مسئلے پر ہمارے زمانے کے امام لامذہبان
مجتہد نامقلدان مخترع طرز نوی مبتدع آزادروی میان نذیر حسین صاحب دہلوی
ہداہ اللہ الی الصراط السوی نے کتاب عجب العجاب معیار الحق کے آخر مین اپنی
چلتی حد بھر کا کلام مشبع کیا مباحث مسئلہ مین اگلے پچھلے مالکیون شافعیون
وغیرہم کا اُلٹا پلٹا اُلجھا سلجھا جیسا کلام حنفیہ کے خلاف جہان کہین ملا سب جمع
کرلیا اور کھلے خزانے احادیث صحاح کو رد فرمانے رواۃ صحیحین کو مردود بتانے
بخاری و مسلم کی صدہا حدیثون کو واہیات بتانے محدثی کا بھرم عمل بالحدیث کا
دھرم دونو ڈھائے دھڑی دھڑی کرکے گٹانے مین رنگ رنگ سے

اپنی نئی ابکار افکار کو جلوہ دیا تو بعون قدیر اُس تحریر عدیم النظیر حاوی نفیس و بایس و
نفیس و تطہیر کے رد مین تمام مساعی نو و کہن کا جواب اور ملاجی کے ادعاے باطل عمل
بالحدیث و لیاقت اجتہاد و علم حدیث کے رد و بہانی سے کشف حجاب بعض علماے
مصر عظماے وقت غفر اللہ تعالی لنا ولہ و شکر فی انتصارنا للحق سعینا و سعیہ نے ملاجی پر
تعقبات کثیرہ بسیطہ کیے مگر انشاء اللہ العزیز الکریم ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم
یہ افاضات تازہ چیزے دیگر ہونگے جنہیں دیکھ کر ہر منصف خوش پسند بیساختہ پکار
اوٹھے گا ع کم ترک الاول للاخر فقیر حقیر غفر لہ المولی القدیر کو اپنی تمام تصانیف
مناظرہ بلکہ اکثر اُن کے ماورا مین بھی جنکا عدد بعونہ تعالی اسوقت تک ایکسو چالیس سے
متجاوز ہے ہمیشہ التزام رہا ہے کہ محل خاص نقل و استناد کے سوا حسن سمع تلفیق کلمات
سابقین سے کم کام لیا جائے حتی الوسع بحول و قوت ربانی اپنے ہی فائضات قلب کو
جلوہ دیا جائے ع کہ حلوا چو یکبار خوردند و بس ۔ اگر اقامت دلائل یا ازاحت اقوال
مخالف میں امور مذکور بھی ہوتے ہین کہ اونکو متکلمین فی المسئلہ ذکر کر گئے تو غالباً وہ وہی
واضحات متبادر الی الفہم ہین کہ ذہن بے اعانت دیگرے اُن کیطرف سبقت کرے
اتفاقاً اُن مین سابق و لاحق دونون کا استحقاق یکسان مگر ازانجا کہ کلمات متقدمہ
مین اُنکا ذکر نظر سے گزرا اپنی طرف نسبت نہین کیا جاتا پھر اُنمین بھی بعونہ تعالی تلخیص
و تہذیب و ترصیف و تقریب و حذف زوائد و زیادت فوائد سے جدت جلوہ
پائیگی اور کچھ نہو تو انشاء اللہ تعالی طرز بیان ہی اجلی واوقع فی القلب نظر آئیگی اسوقت تو یہ اپنا
بیان ہے جس سے بحمد اللہ تعالی تحدیث بنعمۃ اللہ عز و جل مقصود و الحمد للہ الغفور
الودود ۔ اہل حسد جس معنے پر چاہین محمول کرین مگر ارباب انصاف اگر تصانیف فقیر کو موازنہ

فرمائینگے بعونہ تعالی عیان موافق بیان پائینگے باایں ہمہ اس اعتراف سے چارہ نہیں کہ
الفضل للمتقدم خصوصًا علمائے سلف رضی اللہ تعالی عنا باکرامہم وحشرنا فی زمرۂ
خدامہم کہ جو کچھ ہے انھیں کی خدمت کلمات برکت آیات کا نتیجہ اور انھیں کی بارگاہ
دولت کا حصہ رسد ملتا ہوا صدقہ ع اے باد صبا اینہمہ آوردۂ تست ہاں ہاں
ہاں یہ کفش برداری خدام درگاہ فضائل پناہ اعلیحضرت عظیم البرکۃ اعلم العلماء الربانیین
افضل الفضلاء الحقانیین حامی السنن السنیہ ماحی الفتن الدنیہ بقیۃ السلف المصلحین حجۃ الخلف
المفلحین آیۃ من آیات رب العلمین معجزۃ من معجزات سید المرسلین صلے اللہ تعالی علیہ وعلیہم
وبارک وسلم اجمعین فی التصنیفات الرائقۃ والتحقیقات الفائقۃ والتدقیقات الشائقۃ تاج
المحققین سراج المدققین اکمل الفقہاء المحدثین حضرت سیدنا الوالد الامجد الاماجد اطیب الاطائب
مولانا مولوی محمد نقی علی خان صاحب محمدی سنی حنفی قادری برکاتی
بریلوی قدس اللہ سرہ وعمم برہ وتمم نورہ واعظم اجرہ واکرم نزلہ وانعم منزلہ ولاحرمنا سیبہ
ولم یفتنا بعدہ کا ہے والحمد للہ دہر الداہرین ہاں ہاں یہ ادنی خاکبوسی آستان رفیع
فلان منیع بندگان بارگاہ عرفان پناہ اقدس حضرت آقائے نعمت دریائے رحمت اعرف
العرفاء الکرام مرجع الاولیاء العظام السحاب الہامر بفیض القادر والعباب الزاخر بالفضل الباہر
ذو القرب الزاہر والعلو الظاہر والنسب الطاہر ملحق الاصاغر بالجلۃ الاکابر معدن البرکات
مخزن الحسنات من آل محمد سید الکائنات علیہ وعلیہم افضل الصلوات وارث النعم
من حضرۃ الحمزات النقم المستبین بالنور المبین من شمس الدین ابی الفضل العظیم
والشرف الکریم سیدنا ومولانا وملجانا وماوانا شیخی ومرشدی کنزی وذخری
لیومی وغدی اعلیحضرت سیدنا السید الشاہ آل الرسول الاحمدی فاطمی

حسینی قادری برکاتی واسطی بلجرامی مارہری رضی اللہ تعالیٰ عنہ واجزل واعظم قربہ منہ
واشرق علینا من نورہ التام وافاض علینا من بحرہ الطام وجعلنا من خدمہ فی دار السلام
بفضل رحمتہ علیہ وعلی آبائہ الکرام والحمد للہ ابد الآبدین ؏ عہد یا بالب شیرین دہنان
بست خدا ئے ہمہ بندہ واین قوم خداوند انند خیر کہنا یہ تھا کہ یہان بھی ان شاء اللہ تعالیٰ
یہی طریقہ رعایت[له] پائیگا ولہذا ایک آدھ بحث کہ بقدر کافی طے کر دیجیے اُس سے تعرض
اطناب سمجھا جائیگا کہ مقصود اظہار احقاق ہے نہ اکثار اوراق آن چارون فصل مین ملاجی
کے ادعائی بول یکسر برعکس ہین ساتہ بخت سے سب قابل نکس ہین جابجا ثابت کو
ناثابت ناثابت کو ثابت ساکت کو ناطق ناطق کو ساکت ضعیف کو صحیح صحیح کو ضعیف
تحریف کو توجیہ توجیہ کو تحریف مؤول کو مفسر مفسر کو مؤول محتمل کو صریح صریح کو محتمل
کہا اول تا آخر کوئی دقیقہ تحکم ومکابرہ وتعصب مدابرہ کا نامرعی نہ رہا یہان بعونہ تعالیٰ
غر مجدہ ہر فصل مین قول فصل وحق اصل دلائل قاہرہ وبیانات باہرہ ظاہر کیجیے کہ اگر زبان
انصاف سالم وصاف ہو تو مخالف منکر مدعی مُصر کو بھی معترف ومقر کیجیے وما ذالک
علی اللہ بعزیز ان ذالک علی اللہ یسیر ان اللہ علی کل شیٔ قدیر یہ معارک جلیلہ
تو دیکھنے سے تعلق رکھتے ہین رسالہ آپکے پیش نظر ہے ملاحظہ کیجیے داد انصاف دیجیے
؏ فی طلعۃ الشمس ما یغنیک عن خبر اسکے سوا نفس مسئلہ مین بھی ملاجی نے
اپنے موافق کہین چودہ[۱۴] کہین پندرہ[۱۵] صحابیون سے روایات آنا بیان کیا اور خود ہی اُسے
بگاڑ کر کمی کیطرف پلٹے اور چار سے زیادہ ظاہر نہ کر سکے اُنمین بھی عند الانصاف اگر
کچھ لگتی ہوتی بات ہو تو صرف ایک سے مین بعونہ تعالیٰ اپنے موافق روایات تیئیس[۲۳]
صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے لاؤنگا ملاجی صرف چار حدیثین پیش خویش اپنے

له [illegible]

مفید دکھا سکے جنہیں حقیقۃ کوئی بھی اُنکے مفید نہیں اور آیت کا تو اُنکیطرف نام بھی نہیں
مین بحول اللہ تعالیٰ اُن سے دونی آیتین اور دس گنی حدیثین اپنی طرف دکھاؤنگا مین یہ بھی
روشن کردونگا کہ حنفیہ کرام پر غیر مقلدون کی طعنہ زنی ایسی پوچ وبچر بے بنیاد ہوتی
ہے مین یہ بھی بتادونگا کہ ان صاحبون کے علم الحدیث کی حقیقت اتنی ہے مین یہ بھی دکھا دونگا
کہ ملاجی صاحب جو آجکل مجتہد العصر اور تمام طائفہ کے استاد مانے گئے ہین اُنکی حدیث دانی ایک متوسط
طالب علم سے بھی گرے درجہ کی ہے کل ذلک بعون الملک العزیز القریب المجیب
وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب وھذا اوان الشروع فی
المقصود متوکلا علی واھب الفیض والجود والحمد للہ العلی الودود والصلاۃ
والسلام علی احمد محمود محمد والہ الکرام السعود آمین

فصل اول طلوع فجر نوری بہ اثبات جمع صوری

حضور پر نور سید یوم النشور صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے جمع صوری کا ثبوت اصلا محل
کلام نہین اور وہی مذہب مہذب ائمہ حنفیہ ہے اسمین صاف صریح جلیل وصحیح احادیث
مروی مگر ملاجی تو انکار آفتاب کے عادی بکمال شوخ چشمی بے نقط سنادی کہ کوئی
حدیث صحیح ایسی نہین جس سے ثابت ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جمع صوری سفر مین کیا کرتے تھے
بہت اچھا ذرا نگاہ روبرو حدیث ا جلیل وعظیم حدیث سیدنا عبداللہ بن عمر
رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہ اُس جناب سے مشہور ومستفیض ہے جسے امام بخاری وابوداود
ونسائی نے اپنی صحاح اور امام عیسے بن ابان نے کتاب الحجج علی اہل المدینہ اور امام طحاوی
نے شرح معانی الآثار اور ذہلی نے زہریات اور اسمٰعیلی نے مستخرج صحیح بخاری مین بطرق
عدیدہ کثیرہ روایت کیا فالبخاری والاسمٰعیلی والذھلی من طریق اللیث بن

سعد عن یونس عن الزهری و النسائی من طریق یزید بن زریع والنضر
بن شمیل عن کثیر بن قاروندا کلاهما عن سالم و النسائی عن قتیبة والطحاوی
عن ابی عامر العقدی و الفقیه فی الحجج ثلثتهم عن العطاف و ابوداود عن
فضیل بن غزوان و عن عبد الله بن العلاء و ایضا هو عن عیسی والنسائی
عن الولید و الطحاوی عن بشر بن بکر هؤلاء الثلثة عن ابن جابر والطحاوی
عن اسامة بن زید خمستهم اعنی العطاف و فضیلا و ابن العلاء و جابر و
اسامة عن نافع و ابوداود عن عبد الله بن واقد الطحاوی عن اسمٰعیل
بن عبد الرحمن اربعتهم عن عبد الله بن عمر رضی الله عنهما فقیر غفر الله تعالی
له نے جسطرح یہاں جمع وتلخیص طرق کی اکمال الحجہ وایضاح المحجہ کے لیے ان کے اکثر نصوص
والفاظ بھی وارد کرے وباللہ التوفیق سنن ابوداود میں بسند صحیح ہے حدثنا
محمد بن عبید المحاربی نا محمد بن فضیل عن ابیه عن نافع و عبد الله
بن واقد ان مؤذن ابن عمر قال الصلاة قال سر حتی اذا کان قبل غیوب
الشفق نزل فصلی المغرب ثم انتظر حتی غاب الشفق فصلی العشاء ثم قال
ان رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم کان اذا عجل به امر صنع مثل
الذی صنعت فسار فی ذلک الیوم واللیلة مسیرة ثلث یعنی نافع وعبد الله بن واقد
دونوں تلامذہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالے عنہما فرماتے ہیں ابن عمر رضی اللہ تعالے
عنہما کے مؤذن نے نماز کا تقاضا کیا فرمایا چلو یہانتک کہ شفق ڈوبنے سے پہلے اتر کر
مغرب پڑھی پھر انتظار فرمایا یہانتک کہ شفق ڈوبگئی اسوقت عشا پڑھی پھر فرمایا
حضور سید عالم صلی اللہ تعالے علیہ وسلم کو جب کوئی جلدی ہوتی تو ایسا ہی کرتے جیسا

مین نے کیا ابن عمر نے اسدن رات مین مین راتدن کی راہ قطع کی ابو داود نے فرمایا
روا ه ابن جابر عن نافع نحو هذا باسنا ده حد ثنا ابرهیم بن موسی
الرازی انا عیسے عن ابن جابر بهذا المعنے وروا ه عبد الله بن العلاء
عن نافع قال حتی اذا کان عند ذهاب الشفق نزل فجمع بينهما یعنے جب شفق
ڈوبنے کے نزدیک ہوئی اترکر دونون نمازین جمع کین نسائی کی روایت
بسند صحیح یون ہے اخبرنا محمود بن خالد ثنا الولید ثنا ابن جابر ثنی نافع
قال خرجت مع عبد الله بن عمر فی سفر یرید ارضا له فاتاه ات
فقال ان صفية بنت ابی عبيد لما بها فانظر ان تدرکها فخرج مسرعا
ومعه رجل من قریش یسایره وغابت الشمس فلم یصل الصلاة وکان
عهدی به وهو یحافظ علی الصلاة فلما ابطأ قلت الصلاة یرحمک الله
فالتفت الی ومضی حتی اذا کان فی اخر الشفق نزل فصلی المغرب ثم اقام العشاء
وقد توارے الشفق فصلے بنا ثم اقبل علینا فقال ان رسول الله صلی الله
تعالی علیه وسلم کان اذا عجل به السیر صنع هکذا یعنی نافع فرماتے ہین عبد الله
بن عمر اپنی ایک زمین کو تشریف لیے جاتے تھے کسینے آکر کہا آپکی زوجہ صفیہ[له] بنت
ابی عبید اپنے حال مین مشغول ہین شاید ہی آپ انھین زندہ پائین یہ سنکر بسرعت
چلے اور اُن کے ساتھ ایک مرد قریشی تھا سورج ڈوب گیا اور نماز نہ پڑھی اور مین
ہمیشہ انکی عادت یہی پاتی تھی کہ نماز کی محافظت فرماتے تھے جب دیر لگائی مین نے
کہا نماز خدا آپ پر رحم فرمائے میری طرف پھر کر دیکھا اور آگے روانہ ہوئے جب شفق کا
اخیر حصہ رہا اُترکر مغرب پڑھی پھر عشا کی تکبیر اس حال مین کہی کہ شفق ڈوب چکی اسوقت

له واخت مختار الكذاب المشهور وابوها ابو عبيد رضى الله تعالى عنه من الصحابة استشهد فى غزوة امير المؤمنين ابى حفص عمر الفاروق [illegible] النبى صلى الله تعالى عليه وسلم سمعت منه اه وفى ارشاد السارى [illegible] الصحابة [illegible] [illegible] كانت [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] الصحابة [illegible] [illegible] السلام [illegible] [illegible] وعليهم وسلم ۱۲ منه

عشا پڑھی پھر ہماری طرف موجہ کر کے کہا رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جب سفر مین جلدی ہوتی ایسا ہی کرتے ۔ اسیطرح امام طحاوی نے روایت کی فقال حدثنا ربیع المؤذن ثنا بشر بن بکر ثنی ابن جابر ثنی نافع فذکرہ نیز نسائی نے بسند حسن لطریق اخبرنا قتیبۃ بن سعید حدثنا العطاف اور ابو جعفر نے بطریق حدثنا یزید بن سنان ثنا ابو عامر العقدی ثنا العطاف بن خالد المخزومی اور امام فقیہ نے جج مین بلا واسطہ روایت کی کہ اخبرنا عطاف بن خالد المخزومی المدینی قال اخبرنا نافع قال اقبلنا مع ابن عمر من مکۃ حتی اذا کان ببعض الطریق استصرخ علی زوجتہ فقیل لہ انہا فی الموت فاسرع السیر وکان اذا نودی بالمغرب نزل مکانہ فصلی فلما کانت تلک اللیلۃ نودی بالمغرب فسار حتی امسینا فظننا انہ نسی فقلنا الصلوٰۃ فسار حتی اذا کان الشفق قرب ان یغیب نزل فصلی المغرب وغاب الشفق فصلی العشاء ثم اقبل علینا فقال ھکذا کنا نصنع مع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا جد بنا السیر یعنے امام نافع فرماتے ہین راہ مکہ مین ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے جب شفق ڈوبنے کے قریب ہوئی اُتر کر مغرب پڑھی اور شفق ڈوب گئی اب عشا پڑھی پھر ہماری طرف منھ کر کے کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ایسا ہی کیا کرتے تھے جب چلنے مین کوشش ہوتی تھی ۔ امام عیسیٰ بن ابان نے اسے روایت کر کے فرمایا وھکذا قال ابو حنیفۃ فی الجمع بین الصلوٰتین ان یصلی الاولیٰ منہما فی آخر وقتہا والاخریٰ فی اول وقتہا کما فعل عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ورواہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم یعنی دو نمازین جمع کرنے مین یہی طریقہ امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالی
عنہ کا مذہب ہے کہ پہلی کو اسکے آخر وقت اور پچھلی کو اسکے اول وقت مین پڑھے جیسا
کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما نے خود کیا اور حضور سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ
وسلم سے روایت فرمایا) نیز امام طحاوی نے اور طریق سے یون روایت کی حدثنا
فہد ثنا الحمانی ثنا عبد اللہ بن المبارک عن اسامۃ بن زید اخبرنی نافع وفیہ
حتی اذا کان عند غیبوبۃ الشفق جمع بینہما وقال رأیت رسول اللہ
صلی اللہ تعالی علیہ وسلم یصنع ھکذا اذا جد بہ السیر یعنی جب شفق
ڈوبنے کے نزدیک ہوئی اتر کر دونون نمازین جمع کین اور فرمایا مین نے رسول اللہ
صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو یون ہی کرتے دیکھا جب حضور کو سفر مین جلدی ہوتی) یہ
طریق حدیث نافع عن عبد اللہ عن النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے تھے اور صحیح
بخاری ابواب التقصیر باب ہل یؤذن او یقیم اذا جمع بین المغرب والعشاء مین یون
ہے حدثنا ابو الیمان قال اخبرنا شعیب عن الزہری قال اخبرنی
سالم عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما قال رأیت رسول اللہ
صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اذا اعجلہ السیر فی السفر یؤخر صلوۃ المغرب حتی
یجمع بینہا وبین العشاء قال سالم وکان عبد اللہ یفعلہ اذا اعجلہ
السیر ویقیم المغرب فیصلیہا ثلثا ثم یسلم ثم قلما یلبث حتی یقیم
العشاء فیصلیہا رکعتین الحدیث اُسکے باب یصلی المغرب ثلثا فی السفر مین
بطریق مذکور وکان عبد اللہ یفعلہ اذا اعجلہ السیر تک روایت کرکے
فرمایا وزاد اللیث قال حدثنی یونس عن ابن شہاب قال سالم کان ابن عمر

رضی اللہ تعالی عنہما یجمع بین المغرب والعشاء بالمزدلفۃ قال سالم واخر ابن عمر المغرب وکان استصرخ علی امرأتہ صفیۃ بنت ابی عبید فقلت لہ الصلوۃ فقال سر فقلت لہ الصلوۃ فقال سر حتی سار میلین او ثلثۃ ثم نزل فصلی ثم قال ھکذا رأیت النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم یصلی اذا اعجلہ السیر وقال عبد اللہ رأیت النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اذا اعجلہ السیر یؤخر المغرب فیصلیہا ثلثا ثم یسلم ثم قلما یلبث حتی یقیم العشاء فیصلیہا رکعتین الحدیث ان دونوں روایتوں کا حاصل یہ کہ ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما ایام حج میں ذی الحجہ کی دسویں رات مزدلفہ میں مغرب وعشا جمع کرکے پڑھتے اور جب اپنی بی بی کی خبرگیری کو تشریف لیگئے تھے تو یوں کیا کہ مغرب کو آخر کیا میں نے کہا نماز فرمایا چلو میں نے پھر کہا نماز فرمایا چلو دو تین میل چلکر اُترے اور نماز پڑھی پھر فرمایا میں نے نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب سفر میں جلدی ہوتی ایسا ہی کرتے مغرب اخیر کرکے تین رکعت پڑھتے پھر سلام پھیر کر تھوڑی دیر انتظار فرماتے پھر عشا کی اقامت فرماکر دو رکعت پڑھتے ۔ نسائی کے یہاں یوں ہے اخبرنی محمد بن عبد اللہ بن بزیع حدثنا یزید بن زریع حدثنا کثیر بن قاروندا قال سألت سالم بن عبد اللہ عن صلوۃ ابیہ فی السفر وسألناہ ھل کان یجمع بین شیئ من صلوتہ فی سفرہ فذکر ان صفیۃ بنت ابی عبید کانت تحتہ فکتبت الیہ وھو فی زراعۃ لہ انی فی اٰخر یوم من ایام الدنیا واول یوم من الاٰخرۃ فرکب فاسرع السیر الیہا حتی اذا حانت صلوۃ الظھر قال لہ المؤذن

الصلوٰة یا ابا عبد الرحمن فلم یلتفت حتی اذا کان بین الصلوٰتین نزل فقال اقم فاذا سلمت فاقم فصلی ثم رکب حتی اذا غابت الشمس قال له المؤذن الصلوٰة فقال کفعلک فی صلوٰة الظہر والعصر ثم سار حتی اذا اشتبکت النجوم نزل ثم قال للمؤذن اقم فاذا سلمت فاقم فصلی ثم انصرف فالتفت الینا فقال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا حضر احدکم الامر الذی یخاف فوته فلیصل هذه الصلوٰة خلاصہ یہ کہ جب صفیہ کا خط پہنچا کہ اب میلر دم واپسین ہے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما شتابان چلے نماز کے لیے ایسے وقت اترے کہ ظہر کا وقت جانیکو تھا اور عصر کا وقت آنیکو اسوقت ظہر پڑھ کر عصر پڑھی اور مغرب کے لیے اسوقت اترے جب تارے خوب کھل آتے تھے (جسوقت تک بلا عذر مغرب مین دیر لگانی مکروہ ہے) اسے پڑھکر عشا پڑھی اور کہا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم مین کسیکو ایسی ضرورت پیش آتے جسکے فوت کا اندیشہ ہو تو اسطرح نماز پڑھے نیز اسی حدیث مین دوسرے طریق سے یون زائد کیا اخبرنا عبدة بن عبد الرحیم ثنا ابن شمیل ثنا کثیر بن قاروندا قال سألنا سالم بن عبد اللہ عن الصلوٰة فی السفر فقلنا اکان عبد اللہ یجمع بین شیئ من الصلوٰة فی السفر فقال لا الا بجمع یعنے ہم نے سالم بن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے سوال کیا کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سفر مین کسی نماز کو دوسری کے ساتھ جمع فرماتے تھے کہا نہ سوا مزدلفہ کے (جہان کا ملانا سب کے نزدیک بالاتفاق ہے) پھر وہی حدیث بیان کی کہ آپ سفر مین اس طریق سے نماز

پڑھی تھین ﴿ اس حدیث جلیل کے اتنے طرق کثیرہ ہین جنسے آفتاب کیطرح روشن
کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم وصحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہم نے سفر مین بحال شتابی
وضرورت جمع صوری فرمائی ہے اور یہی ہمارے ائمہ کرام کا مذہب ہے **حدیث ۲**
امام اجل احمد بن حنبل مسند اور ابوبکر بن ابی شیبہ استاذ بخاری و مسلم مصنف مین بسند
حسن بطریق اپنے شیخ وکیع بن الجراح کے اور امام طحاوی معانی الآثار مین بطریق
حدثنا فهد ثنا الحسن بن البشر ثنا المعافى بن عمران كلاهما
عن مغيرة بن زياد الموصلي عن عطاء بن ابي رباح ام المومنین صدیقہ رضی
اللہ تعالی عنہا سے راوی قالت كان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم
في السفر يؤخر الظهر ويقدم العصر ويؤخر المغرب ويقدم العشاء حضور اقدس صلی اللہ تعالی
علیہ وسلم سفر مین ظہر کو دیر فرماتے عصر کو اول وقت پڑھتے مغرب کی تاخیر فرماتے
عشا کو اول وقت پڑھتے **حدیث ۳** ابو داود اپنی سنن باب متی یتم المسافر اور
ابوبکر بن ابی شیبہ اپنے مصنف مین بسند حسن جید متصل حضرت عبد اللہ بن محمد
بن عمر بن علی بن ابی طالب وہ اپنے والد ماجد محمد بن عمر بن علی وہ اپنے والد ماجد
عمر بن علی مرتضے کرم اللہ تعالی وجہہ سے روایت کرتے ہین ان علیا کان اذا
سافر سار بعد ما تغرب الشمس حتى تكاد ان تظلم ثم ينزل فيصلي المغرب
ثم يدعو بعشائه فيتعشى ثم يصلي العشاء ثم يرتحل ويقول هكذا
كان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم يصنع یعنی امیر المومنین مولی المسلمین علی
مرتضے کرم اللہ تعالی وجہہ الاسنی جب سفر فرماتے سورج ڈوبنے پر چلتے رہتے
یہانتک کہ قریب ہوتا کہ تاریکی ہو جائے پھر اُتر کر مغرب پڑھتے پھر کھانا منگا کر تناول

فرماتے پھر عشا پڑھکر کوچ کرتے اور کہتے اسیطرح حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کیا کرتے تھے) امام عینی نے عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری مین اس حدیث کی سند کو فرمایا لا باس بہ اسمین کوئی نقص نہین **حدیث ۴** طحاوی بطریق ابی خیثمہ عن عاصم الاحول عن ابی عثمن راوی قال وفدت انا و سعد بن مالک ونحن نبادر للحج فکنا نجمع بین الظہر والعصر نقدم من ہذہ ونوخر من ہذہ ونجمع بین المغرب والعشاء نقدم من ہذہ ونوخر من ہذہ حتی قدمنا مکۃ یعنی مین اور حضرت سعد بن مالک رضی اللہ تعالے عنہ حج کی جلدی مین مکۂ معظمہ تک ظہر و عصر اور مغرب و عشا کو یون جمع کرتے گئے کہ ظہر و مغرب دیر کرکے پڑھتے اور عصر و عشا جلد **حدیث ۵** نیز امام ممدوح عبد الرحمن بن یزید سے راوی صحبت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ فی حجہ فکان یوخر الظہر ویعجل العصر ویوخر المغرب ویعجل العشاء ویسفر بصلاۃ الغداۃ مین حج مین حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالے عنہ کے ہمراہ رکاب تھا ظہر مین دیر فرماتے اور عصر مین تعجیل مغرب مین تاخیر کرتے عشا مین جلدی اور صبح روشن کرکے پڑھتے) امام ممدوح ان احادیث کو روایت کرکے فرماتے ہین وجمیع ما ذہبنا الیہ من کیفیۃ الجمع بین الصلاتین قول ابی حنیفۃ وابی یوسف ومحمد رحمہم اللہ تعالی نمازین جمع کرنیکا یہ طریقہ جو ہمنے اسباب مین اختیار فرمایا یہ سب امام اعظم و امام ابو یوسف و امام محمد کا مذہب ہے رضی اللہ تعالی عنہم الحمد للہ جمع صوری کا طریقہ حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم و حضرت مولی علی و عبد اللہ بن مسعود و سعد بن مالک و

عبداللہ بن عمر وغیرہم صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہم سے روشن وجہ پر ثابت
ہوا اور امام لامذہبان کا وہ جبر دستی ادعا کہ اسمین کوئی حدیث صحیح نہین اور اس سے
بڑھکر یہ بانگ بیجے کہ یہ روایات جنسے جمع صوری کرنی ابن عمر کی واضح ہوتی ہی
سب واہیات اور مردود اور شاذ اور مناکیر ہین اور لبشدت حیا یہ خاص جھوٹ
وافترا کہ ابن عمر نے اس کیفیت سے ہرگز نمازین جمع نہین کین جیسا کہ ان روایتون
سے معلوم ہوتا ہے اپنی سزاے کردار کو پہنچا اب ایضاح مرام وازاحت اوہام
کو چند افادات کا استماع کیجیے **افادہ اولے** لامذہب ملا کو جب کہ انکار
جمع صوری مین چاند پر خاک اڑانی تھی اور احادیث مذکورہ صحاح مشہورہ مین موجود
ومتداول تو نے رد صحاح چارہ کار کیا تھا لہذا باین پیرانہ سالی حضرت کے رقص
جملی ملاحظہ ہون **لطیفہ ا** ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما کی حدیث جلیل وعظیم کے پہلی
طریق صحیح مروی سنن ابی داود کو محمد بن فضیل کے سبب ضعیف کیا **اقول**
اولاً یہ بھی شرم نہ آئی کہ یہ محمد بن فضیل صحیح بخاری وصحیح مسلم کے رجال سے
ہی **ثانیا** امام ابن معین جیسے شخص نے ابن فضیل کو ثقہ امام احمد نے حسن الحدیث
امام نسائی نے لاباس بہ کہا امام احمد نے اس سے روایت کی اور وہ جسے ثقہ
نہین جانتے اس سے روایت نہین فرماتے میزان مین اصلا کوئی جرح مفسر
اس کے حق مین ذکر نہ کی **ثالثا** یہ بکف چراغی قابل تماشا کہ ابن
فضیل کے منسوب برفض ہونے کا دعوے کیا اور ثبوت مین عبارت تقریب
رمی بالتشیع ملاجی کو باین سالخوردی ودعوے محدثی آج تک اتنی خبر نہین
کہ محاورات سلف واصطلاح محدثین مین تشیع ورفض مین

کتنا فرق ہے زبان متاخرین مین شیعہ روافض کو کہتے ہین خذلہم اللہ تعالے جمیعا بلکہ آجکل کے بیہودہ مذہبین روافض کو رافضی کہنا خلاف تہذیب جانتے اور انھین شیعہ ہی کے لقب سے یاد کرنا ضروری مانتے ہین خود ملاجی کے خیال مین اپنی ملائی کے باعث یہی تازہ محاورہ تھا یا عوام کو دھوکا دینے کے لیے متشیع کو رافضی بنایا حالانکہ سلف مین جو تمام خلفائے کرام رضی اللہ تعالے عنہم کے ساتھ حسن عقیدت رکھتا اور حضرت امیر المؤمنین مولے علی کرم اللہ تعالی وجہہ الکریم کو انھین افضل جانتا شیعی کہا جاتا بلکہ جو صرف امیر المؤمنین عثمن غنی رضی اللہ تعالی عنہ پر تفضیل دیتا اُسے بھی شیعی کہتے حالانکہ یہ مسلک بعض علمائے اہلسنت کا تھا اسی بنا پر متعدد ائمہ کوفہ کو شیعہ کہا گیا بلکہ کبھی محض غلبہ محبت اہلبیت کرام رضی اللہ تعالے عنہم کو شیعیت سے تعبیر کرتے حالانکہ یہ محض سنیت ہے امام ذہبی نے تذکرۃ الحفاظ مین خود انھین محمد بن فضیل کی نسبت تصریح کی کہ انکا تشیع صرف موالات تھا وبس حیث قال محمد بن فضیل بن غزوان المحدث الحافظ کان من علماء هذا الشان وثقہ یحیی بن معین وقال احمد حسن الحدیث شیعی قلت کان متوالیا فقط

رابعا ذرا رواۃ صحیحین دیکھ کر شیعی کو رافضی بنا کر تضعیف کی ہوتی کیا بخاری ومسلم سے بھی ہاتھ دھونا ہے اُن کے رواۃ مین بیسیون ۔ یاد رہے ایسے لوگ ہین جنھین اصطلاح قدما پر بلفظ تشیع ذکر کیا جاتا یہان تک کہ تدریب مین حاکم سے نقل کیا کتاب مسلم ملآن من الشیعۃ دور کیون جایئے خود یہی ابن فضیل کہ واقع کو شیعی صرف بمعنے محب اہلبیت کرام اور آپ کے زعم مین معاذ اللہ رافضی صحیحین کے راوی ہین خامسا اُسکے ساتھ ہی حدیث کی متابعین و ثقات عدول ابن جابر و عبد اللہ بن العلا سے ابو داؤد ذکر کر دین اور سنن نسائی وغیرہ مین بھی موجود تھین پھر ابن فضیل پر مدار کب رہا

ولکن الجهلة لا یعلمون اور یہ تو ادنے نزاکت ہو کہ تقریب مین ابن فضیل کی نسبت
صدوق عارف لکھا تھا ملاجی نے نقل مین عارف اڑا دیا کہ جو کلمہ مدح کم ہو وہی سہی
لطیفہ ۲ طرفہ تماشا کہ متابعت جابر جو امام ابوداود نے ذکر کی آپ اُسے یون کہکر
ٹال گئے کہ وہ تعلیق ہے اور تعلیق حجت نہین اب کون کہے کہ کسی سے آنکھین قرض ہی
لیکر دیکھیے کہ ابوداود نے رواہ ابن جابر عن نافع کہکر اُسے یوہین معلق چھوڑ دیا یا
یہین حدثنا ابراھیم بن موسی الرازی انا عیسے عن ابن جابر
فرماکر موصول کر دیا ہے ولکن النجدیة لا یبصرون **لطیفہ ۳** امام طحاوی
کی حدیث بطریق ابن جابر عن نافع پر بشر بن بکر سے طعن کیا کہ وہ غریب الحدیث ہی
ایسی روائتین لاتا ہے کہ سب کے خلاف قال الحافظ فی التقریب **اقول اولا** ذرا شرم
کی ہوتی کہ یہ بشر بن بکر رجال صحیح بخاری سے ہین صحیح حدیثین رد کرنے بیٹھے تو اب
بخاری بھی بالائے طاق ہے **ثانیا** صریح خیانت کو دیکھیے کہ تقریب مین صاف
صاف بشر کو ثقہ فرمایا تھا وہ ہضم کر گئے **ثالثا** محدث جی تقریب مین ثقہ یغرب
ہی کسی ذی علم سے سیکھو کہ فلان یغرب اور فلان غریب الحدیث مین کتنا فرق ہے
رابعا اغراب کی یہ تفسیر کہ ایسی روائتین لاتا ہے کہ سب کے خلاف ۔ محدث جی
غریب و منکر کا فرق کسی طالب علم سے پڑھو **خامسا** با وصف ثقہ ہونے کے
مجرد اغراب باعث رد ہو تو صحیحین سے ہاتھ دھو لیجیے یہ اپنی مبلغ علم تقریب ہی دیکھیے
کہ بخاری و مسلم کے رجال مین کتنون کی نسبت یہی لفظ کہا ہے اور ہان یہ بشر خود ہی
جو رجال بخاری سے ہین **سادسا** ذرا میزان تو دیکھیے کہ اما بشر بن بکر التنیسی
فصدوق ثقة لا اعرفه معنی بشر بن بکر تنیسی خوب راست گو ثقہ ہین نہین اصلا

کسیوجہ سے طعن نہین) کیون شرمائے تو نہ ہوگے ایسی ہی اندھیری ڈال کر جاہلونکو بہکا دیا کرتے ہو کہ حنفیہ کی حدیثین ضعیف ہین۔ ع شرم بادت از خدا واز رسول ؐ
لطیفہ ۴ طریق ابن جابر سے سنن نسائی کی حدیث کو ولید بن قاسم سے رد کیا کہ روایت مین اُس سے خطا ہوتی تھی کہا تقریب مین صدوق یخطے۔
اقول ولا مسلمانو اس تحریف شدید کو دیکھنا اسناد نسائی مین یہان نام ولید غیر منسوب واقع تھا کہ اخبرنا محمود بن خالد ثنا الولید ثنا ابن جابر ثنا نافع الحدیث ملاجی کو چالاکی کا موقع ملا کہ تقریب مین اسی طبقہ کا ایک شخص رواۃ نسائی سے کہ نام کا ولید اور قدر سے تکلم فیہ ہے چھانٹ کر اپنے دل سے ولید بن قاسم تراش لیا حالانکہ یہ ولید بن قاسم نہین ولید بن مسلم ہین رجال صحیح مسلم وائمہ ثقات وحفاظ اعلام سے اسی تقریب مین ان کی ثقہ ہونیکی شہادت موجود ہان تدلیس کرتے ہین مگر بحمد اللہ اسکا احتمال یہان مفقود کہ وہ صراحۃً حدثنا ابن جابر قال حدثنی نافع فرمارہے ہین میزان مین ہے الولید بن مسلم ابو العباس الدمشقی احد الاعلام وعالم اہل الشام له مصنفات حسنة قال احمد ما رأيت في الشاميين اعقل منه وقال ابن المديني عنده علم كثير قال ابو مسهر الوليد مدلس قلت اذا قال الوليد عن ابن جريج او عن الاوزاعي فليس بمعتمد لانه يدلس عن كذابين فاذا قال حدثنا فهو حجة اھ ملخصاً ملاجی ؎ در بساط نکتہ دانان خود فروشی شرط نیست یا سخن دانستہ گو اے مرد عاقل یا خموش کیوں تم نے جانا کہ آپکے کید پر کوئی آگاہ نہ ہوگا ذرا بتایئے تو کہ آپنے ولید کا ولید بن قاسم کس دلیل سے متعین کر لیا اس طرفہ

مین اس نام کا رواۃ نسائی مین کوئی اور نتھا اگر اب عاجز آکر ہمسے پوچھنا ہو کہ تم نے ولید
بن مسلم کیسے جانا اول تو بقانون مناظرہ جب آپ ناصب منصب ہین ہمسے سوال کا
محل نہین اور استفادۃً پوچھو تو پہلے اپنی جزاف کا صاف صاف اعتراف کرو پھر
شاگردی کیجیے تو ایک ہی کیا بعونہ تعالے بہت کچھ سکھا دین وہ قواعد بتا دین جس سے
اسمائے مشترکہ مین اکثر جگہ تعیین نکال سکو **ثانیا** بفرض غلط ابن قاسم ہی سہی پھر وہ
بھی کب مستحق رد ہین امام احمد نے انکی توثیق فرمائی اُن سے روایت کی محدثین کو حکم دیا
کہ اُنسے حدیث لکھو ابن عدی نے کہا اذا روی عن ثقۃ فلا باس بہ (وہ جب
کسی ثقہ سے روایت کرین تو اُنمین کوئی عیب نہین) اور ابن جابر کا ثقہ ہونا خود ظاہر
ثالثا ذرا رواۃ صحیح بخاری و مسلم پر نظر ڈالے ہوتے کہ انمین کتنون کی نسبت
تقریب مین یہی صدوق یخطئ بلکہ اس سے زائد کہا ہے کیا قسم کھائے بیٹھے ہو کہ
صحیحین کا رد ہی کر دو گے **رابعا** صحیح بخاری مین حسان بن حسان بصری سے روایت
کی تقریب مین انھین بھی کہا صدوق یخطئ پھر حسان بن واسطی کی نسبت لکھا
خلطہ ابن مندہ بالذی قبلہ فوھم وھذا ضعیف دیکھو صاف بتا دیا
کہ جسے صدوق یخطی کہا وہ ضعیف نہین ملا جی اپنی جہالت سے مردود و واہیات
کا رہی ہین **لطیفہ** حدیث صحیح نسائی و طحاوی و عیسی بن ابان بطریق عطاف عن نافع
کو عطاف سے معلول کیا کہ وہ وہمی ہے کہا تقریب مین صدوق یھم **اقول**
اولا عطاف کو امام احمد و امام ابن معین نے ثقہ کہا و کفی بھما قدوۃ ان مین
انکی نسبت کوئی جرح مفسر منقول نہین **ثانیا** کسی سے پڑھو کہ وہمی اور صدوق
یھم مین کتنا فرق ہے **ثالثا** صحیحین سے عداوت کہان تک بڑھیگی تقریب مااسو

صالح بن رستم المزنی صدوق کثیر الخطاء عبد اللہ بن صالح صدوق کثیر الغلط ثبت فی کتابہ وکانت

کہ آپ کے وہم کے ایسے وہمی اُنمین کسقدر ہین رالعا بالفرض یہ سب رواۃ مطعون
ہی ہہی مگر جب بالیقین اُنمین کوئی بھی درجۂ سقوط مین نہین تو تعدد طرق سے پھر
حدیث حجت تامہ ہے ولکن الوهابية قوم یجهلون **لطیفہ** آپکے امتحان
علم کو پوچھا جاتا ہی کہ روایت طحاوی **حدثنا** فہد ثنا الحمانی ثنا ابن المبارک
عن اسامة بن زید اخبرنی نافع مین آپنے کہان سے معین کرلیا کہ یہ اسامہ بن زید
عدوی مدنی ضعیف الحافظہ ہی اسی طبقہ سے اسامہ بن زید لیثی مدنی بھی تو ہے کہ رجال صحیح
مسلم وسنن اربعہ و تعلیقات بخاری سے ہے جسے یحییٰ بن معین نے کہا ثقہ ہے ثقہ
صالح ہے ثقہ حجت ہی دونون ایک طبقہ ایک شہر ایک نام کے ہین اور دونون
نافع کے شاگرد پھر منشاء تعیین کیا ہے اور آپکو تو شاید اس سوال مین بھی دقت
پڑے کہ کہان سے مان لیا کہ یہ حمانی حافظ کبیر یحییٰ بن عبد الحمید صاحب مسند ہے
جسکی جرح آپنے نقل کی اور امام یحییٰ بن معین وغیرہ کا ثقہ اور ابن عدی کا ارجو انہ
لا باس بہ اور ابن نمیر کا هو اکبر من هؤلاء کلهم فاکتب عنہ کہنا چھوڑ دیا
اسی طبقہ تاسعہ سے اُسکا والد عبد الحمید بن عبد الرحمن بھی تو ہے کہ رجال صحیحین سے
ہی اور دونون حمانی کہلاتے جاتے ہین کما فی التقریب **لطیفہ** روایت
نسائی بطریق کثیر بن قاروندا عن سالم عن ابیہ مین جھوٹ کو بھی کچھ گنجائش نملی
تو اُسے یون کہکر ٹالا کہ وہ شاذ ہے اسلیے کہ مخالف ہی روایات شیخین وغیرہما کے
وہ ارجح ہین سب بالاتفاق اور مقدم ہوتی ہین سب پر جب کہ موافقت اور لنسخ
نہ بن سکے **اقول** ولا شیخین کا نام کس مونھ سے لیتے اور اُنکی احادیث کو ارجح
کہتے ہو یہ وہی شیخین تو ہین جو محمد بن فضیل سے حدیثین لاتے ہین جسے تمہارے

نزدیک رافضی کہا گیا اور حدیثون کا پلٹ دینے والا اور موقوف کو مرفوع کردینے کا عادی تھا **ثانیا ثالثا رابعا** یہ وہی شیخین تو ہین جنکے یہان سب کے خلاف حدیث لانیوالے حدیثون مین خطا کرنیوالے وہمی کئی درجن بھرے ہوئے ہین **خامسا** مخالفت شیخین کا دعوے محض باطل ہے جیسا کہ بعونہ تعالے عنقریب ظاہر ہوتا ہو **لطیفہ**

اس حدیث جلیل صحیح کے رد مین ملاجی نے جو جو چالاکیان بیاکیان بر تین انکا پردہ تو فاش ہو چکا جابجا ثقات کو مجروح فرمایا رواۃ بخاری و مسلم کو مردود ٹھہرایا حدیث موصول کو معلق بنایا متابعات سے انکھین بند کرلین نقل عبارت مین جابجا تین کین معانی مین تحریف کی راہین لین راوی کو کچھ سے کچھ بنالیا مشترک کو جزافا معین کر دیا جہان کچھ نہ بن پڑا مخالفت شیخین کا ادعا کیا اب خود حدیث صحیح بخاری شریف کو کیا کرین رجال بخاری کو رد کردینا اور بات تھی کہ عوام کو انکی کیا خبر مگر خود حدیث بخاری کا نام لیکر رد کرنی مین سخت مشکل پیش نظر لہذا یہ چال چلے کہ لاؤ اُسے بزور زبان و زور و بہتان اپنے موافق بنالیجیے اسلیے حدیث مذکور باب ہل یؤذن او یقیم کا ایک ٹکڑا جسمین دو تین میل چلکر مغرب پڑھنے کا ذکر تھا اپنے ثبوت کی احادیث مین نقل کرکے فرمایا یہ بات ادنے عاقل بھی جانتا ہو کہ بعد دخول وقت مغرب کے دو تین کوس مسافت چلین تو اتنے مین شفق غائب ہو جاتی ہے اور وقت عشا کا داخل ہو جاتا ہے **اولا** ہیل کا کوس نہ بنایا کہ کچھ تو دیر بڑھے دو میل کا نو سوا ہی کوس ہوا اور تین ہی لیجیے جب بھی دو کوس پورے نہین پڑتے **ثانیا اقول** فریب عوام کو چالاکی یہ کی کہ حدیث کا ترجمہ نہ کیا دو تین کوس مسافت چلین لکھدیا کہ جاہل سمجھین غروب کے بعد پیادہ تین کوس چلے ہون ترجمہ کرتے تو کھلتا کہ سوار تھے اور کیسی سخت جلدی کی حاجتین تھے

ہمنے حدیث ابو داود سے نقل کیا کہ انھون نے اسدن ستہ منزلہ فرمایا تو صرف میل بھر یا اُس سے بھی کم چلنے کی دیر رہگئی اگر پیادہ ہی چلیے تو اتنی دیر مین ہرگز وقت عشا نہین آتا تو حدیث سے مغرب کا وقت مغرب ہی مین پڑھنا پیدا تھا جسے صاف کا یا پلٹ کر دیا کہ معظمہ اور اُسکے حوالی مین جنکا عرض ما بین کا الحہ سے ہے غروب شمس سے انحطاط تحہ تک ہر موسم مین ایک ساعت فلکیہ سے زیادہ وقت رہتا ہے اور پھر مدینہ طیبہ کیطرف جتنے بڑھیے وقت بڑھتا جائیگا کما لا یخفی علی العارف بالھیأۃ تو غروب سے گھنٹے بھر بعد بھی نماز مغرب وقت مین ممکن آپکے نزدیک جبکہ دو میل چلنے مین عشا آجاتی ہے تو لازم کہ اتنی مسافت مین ایک گھنٹہ سے زیادہ صرف ہونا واجب ہوا اور امام مالک موطا مین روایت فرماتے ہین کہ حضرت امیر المومنین عثمان غنی رضی اللہ تعالے عنہ مدینہ طیبہ مین نماز جمعہ سے فارغ ہو کر سوار ہوئے اور موضع ملل مین عصر کے لیے اُترے مالک عن عمرو بن یحیی المازنی عن ابن ابی سلیط ان عثمن بن عفان صلے الجمعۃ بالمدینۃ وصلی العصر بملل ملل مدینہ طیبہ سے سترہ میل ہے کما فی النہایۃ بعض نے کہا اٹھارہ میل کما حکاہ الزرقانی ابن وضاح نے کہا بائیس میل کما نقلہ عن ابن رشیق عن ابن وضاح بلکہ بعض نسخ موطا مین خود امام مالک سے اسکی تصریح قال مالک وبینھما اثنان وعشرون میلا وہ سترہ ہی میل سہی آپکے طور پر کوئی رات کے نو دس بجے تک عصر کا وقت رہا ہوگا کہ جمعہ پڑھنے سے آٹھ نو گھنٹے بعد امیر المومنین نے عصر ادا کی کہ مدینہ طیبہ اور اُس حوالی مین جنکا عرض الکہ سے زائد نہین مقدار نہار روز تحویل سرطان بھی صرف ستر تیرہ ہے کما لا یخفی علی من یعلم استخراج طول النھار من عرض البلد

ثالثاً اقول ایسلیے خود آخر حدیث بخاری مین مذکور تھا کہ مغرب کے بعد کچھ
دیر انتظار کرکے عشا پڑھی اگر خود عشا ہی کے وقت مین مغرب پڑھتے تو ابھی جلدی
واضطراب شدید کی حالت مین اب عشا کے لیے انتظار کس بات کا تھا یہ ٹکڑا حدیث کا
ہضم کر لیا کہ بھرم کھلتا رابعاً اقول آپ تو اسی بحث مین فرما چکے کہ تعلیقات
حجت نہین صحیح بخاری مین یہ ٹکڑا جو آپ اپنی سند بنا کر نقل کر رہے ہین تعلیقاً ہی
مذکور تھا اصل حدیث بطریق حدثنا ابو الیمان قال اخبرنا شعیب
عن الزہری ذکر کی جسمین آپکے اس مطلب کا کچھ پتا نہ تھا اسکے بعد یہ ٹکڑا تعلیقاً
بڑھایا کہ وزاد اللیث قال حدثنی یونس عن ابن شہاب اب تعلیق کیون حجت
ہوگئی وہان تو آخر حدیث کو ہضم کیا تھا یہان اول کلام تناول فرمایا کہ اپنا عیب
نہ ظاہر ہو خامساً اقول آپ تو راوی کو اسکے وہم وخطا بلکہ صرف اغراب پر رد فرماتے
ہین اگرچہ رجال بخاری ومسلم سے ہو اب یہ تعلیق کیونکر مقبول ہوگئی اسمین زہری سے
راوی یونس بن یزید ہین جنھین اسی تقریب مین فرمایا ثقة الا ان فی روایته
عن الزہری وہما قلیلا وفی غیر الزہری خطاء (ہین تو ثقہ مگر زہری سے انکی
روایت مین کچھ وہم ہوا اور غیر زہری سے روایت مین خطا) اثرم نے کہا ضعف
احمد امر یونس (امام احمد نے یونس کا کام ضعیف بتایا) امام ابن سعد نے کہا لیس
بحجة (یونس قابل احتجاج نہین) امام وکیع بن الجراح نے کہا سیئ الحفظ (یونس کا حافظہ
برا ہے) یونہین امام احمد نے انکی کئی حدیثون کو منکر بتایا کل ذلک فی المیزان
تنبیہ یہ ہمنے آپکا ظلم وتعصب ثابت کرنیکو آپکی طرح کلام کیا ورنہ ہمارے
نزدیک نہ تعلیق مطلقاً مردود نہ یونس ساقط نہ وہم وخطا جب تک فاحش نہون

موجب رد نہ یہ حدیث بخاری اصلاً تمہارے موافق بلکہ صراحۃً ہمارے مؤید وباللہ التوفیق

چند اوہام یا کچھ خطائین محدث سے صادر ہونا اُسے ضعیف کر دیتا ہے نہ اُسکی حدیث کو مردود ورنہ وہ کتنے ہین جو بالکل پاک صاف گزر گئے یہ ہین تمام محدثین کے امام الائمہ سفین بن عیینہ جنھون نے زہری سے روایت مین بیس سے زیادہ حدیثون مین خطا کی امام احمد رضی اللہ تعالے عنہ فرماتے ہین مجھ مین اور علی بن مدینی مین مذاکرہ ہوا کہ زہری سے روایت مین ثابت تر کون ہے علی نے کہا سفیان بن عیینہ مین نے کہا امام مالک کہ انکی خطا سفین کی خطاؤن سے کم ہے قریب بیس حدیثون کے ہین جنمین سفیان نے خطا کی پھر مین نے اٹھارہ گنا دین اور اُن سے کہا آپ مالک کی خطائین بتایئے وہ دو تین حدیثین لائے پھر جو مین نے خیال کیا تو سفین نے بیس سے زیادہ حدیثون مین خطا کی ہے ذکرہ فی المیزان باایہمہ امام سفین کے ثقہ ثبت حجت ہونے پر علماے امت کا اجماع ہے۔

لطیفہ ۹ ملاجی کی یہ ساری کارگزاریان حیاداریان حدیث صحیح عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما کے متعلق تھین حدیث ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا مروی امام طحاوی ونیز امام احمد وابن ابی شیبہ باسناد ان بخاری ومسلم کے رد کو یہی

معمولی شگوفہ چھوڑا کہ ایک راوی اسکا مغیرہ بن زیاد موصلی ہے اور یہ مجروح ہے کہ وہمی تھا قالہ الحافظ فی التقریب **اقول اولاً** تقریب مین صدوق کہا تھا وہ صدوق مین رہا **ثانیاً** وہی اپنی وہمی نزاکت کہ لہ اوہام کو وہمی کہنا سمجھ لیا **ثالثاً** وہی صحیحین سے پرانی عداوت تقریب دور نہین دیکھیے تو کتنے رجال بخاری ومسلم کو یہی صدوق لہ اوہام کہا ہے **رابعاً** مغیرہ رجال سنن اربعہ سے ہے امام ابن معین و امام نسائی دونون صاحبون نے آن تشدد شدید فرمایا لیس بہ باس اُسمین کوئی

برائی نہین مراد یحیی لہ حدیث واحد منکر اسکی صرف ایک حدیث منکر ہے)
لاجرم وکیع نے ثقہ ابو داود نے صالح ابن عدی نے عندی لا باس بہ کہا تو اسکی
حدیث حسن ہونے مین کلام نہین اگرچہ درجہ صحاح پر بالغ نہ ہو جسکے سبب نسائی نے لیس
بالقوی ابو احمد حاکم نے لیس بالمتین عندہم کہا لانہ لیس بقوی لیس بمتین و شتان
ما بین العبارتین حافظ نے ثقہ سے درجہ صدوق مین رکھا اس قسم رجال سانید صحیحین
مین صدہا ہین لطیفہ ۰ احدیث مولی علی کرم اللہ تعالی وجہہ الکریم مروی سنن ابی داود
کے رد کو طرفہ تماشا کیا سند ابی داود مین یون تھا قال اخبرنی عبد اللہ بن محمد بن عمر
بن علی بن ابیطالب عن ابیہ عن جدہ ان علیا کان اذا سافر الحدیث
جسکا صاف صریح حاصل یہ تھا کہ عبد اللہ بن محمد بن عمر بن علی اپنے والد محمد سے راوی ہین
اور وہ ان کے دادا یعنے اپنے والد عمر سے کہ ان کے والد ماجد مولے علی نے جمع صوری
خود بھی کی اور سید عالم صلے اللہ تعالی علیہ وسلم سے بھی روایت فرمائی م ابیہ اور جدہ
دونون ضمیرین عبد اللہ کیطرف تھین حضرت نے بزور زبان ایک ضمیر عبد اللہ دوسری
محمد کیطرف قرار دیکر یہ معنے ٹھیرلئے کہ عبد اللہ روایت کرتے ہین اپنے باپ محمد سے
اور وہ محمد اپنے دادا اعلی سے اور آپ اسپر اعتراض جڑ دیا کہ محمد کو اپنے دادا اعلی سے ملاقات
نہین تو مرسل ہوئی اور مرسل حجت نہین قطع نظر اس سے کہ مرسل ہمارے اور جمہور ائمہ کے
نزدیک حجت ہے ایمان سے کہنا کہ ان ڈھٹائیون سے صحیح و ثابت حدیثون کو رد کرنا
کونسی دیانت ہے مین کہتا ہون آپنے ناحق اتنی محنت بھی کی اور حدیث متصل کو قسرا مرسل بنا لیا
حیا و دیانت کی ایک ادنے جھلک ابن الجوزی بالکل موضوع ہوئی جاتی تھی اور بات بھی مدلل
ہوتی کہ ضمیر اقرب کیطرف پھرتی ہے اور ابیہ سے اقرب ابوطالب ورجدہ سے اقرب ابیہ

تو معنی یون کیسے ہونے کہ عبد اللہ نے روایت کی ابو طالب سے باپ حضرت عبد المطلب سے
اور عبد المطلب نے اپنے دادا عبد مناف سے کہ مولے علی نے جمع صوری کی اب رسالہ بھی
دیکھیے کتنا بڑھ گیا کہ مولی علی کے پرپوتے مولے علی کے دادا سے روایت کرین اور
حدیث صراحۃً موضوع بھی ہو گئی کہ کہان عبد المطلب وعبد مناف اور کہان مولی علی
سے روایت حدیث مفید احناف ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم **مسلمانو** دیکھا
یہ عامل الحدیث کا جھوٹا دعوے کرنے والے جب صحیح حدیثون کے رد کرنے پر آتے ہین
تو ایسی ایسی بددیانتیون بیغیرتیون بیباکیون چالاکیون سے صحیح بخاری کو بھی پس پشت
ڈال کر ایک ہانک بولتے ہین کہ سب واہیات اور مردود ہین انا للہ وانا الیہ
راجعون **افادۂ ثانیہ** احادیث وطرق پر نظر انصاف فرمایئے تو ارادہ جمع
صوری پر متعدد قرائن پایئے مثلاً (۱) یہ کہ احادیث جمع بین الصلاتین کے راویون
سے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالے عنہ ہین کما سیأتی فی الحدیث
التاسع من الافادۃ الرابعۃ حالانکہ یہی عبد اللہ رضی اللہ تعالے عنہ فرماتے
ہین کہ انھون نے عرفات ومزدلفہ کے سوا کبھی نہ دیکھا کہ حضور سید عالم صلے اللہ تعالے
علیہ وسلم نے دو نمازین جمع فرمائی ہون کما سیأتی تحقیقہ فی الفصل الرابع
ان شاء اللہ تعالے تو ضرور ہے کہ روایت جمع سے جمع صوری مراد ہو (۲) **اقول**
خود حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالے عنہ سے بھی جمع کرنا مروی ہوا حالانکہ انکا مذہب
معلوم کہ جمع حقیقی کو منسک حج کے سوا نا جائز جانتے (۳) **اقول** ملاجی نے ان
پندرہ (۱۵) صحابیون مین جنکی نسبت دعوے کیا کہ انھون نے جمع بین الصلاتین حضور پر نور
صلی اللہ تعالے علیہ وسلم سے روایت کی سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالے عنہ کو

بھی گنا حالانکہ انکا بھی مذہب وہی منع جمع ہے ان دونوں صحابی جلیل الشان کا یہ مذہب ہونا خود امام شافعی المذہب ابو العزیز یوسف بن رافع اسدی حلبی شہیر بابن شداد متوفی ۳۱ نے کتاب دلائل الاحکام مین ذکر فرمایا کما فی عمدۃ القاری للامام البدر العینی عن التلویح شرح الجامع الصحیح للامام علاء الدین مغلطائی عن دلائل الاحکام لابن شداد تو مراد وہی جمع صوری ہوگی جیسا کہ خود اُن کے فعل سے مروی ہوا کما تقدم فی الحدیث الرابع (۴) **اقول** بہت زور شور سے جمع کے راوی حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما گنے جاتے ہین و سیاتی لبعض روایاتہ فی الحدیث الاول والباقی فی الفصل الثالث انشاء اللہ تعالی حالانکہ وہ خود فرماتے ہین کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے مغرب وعشا کو سفر مین ایکبار کے سوا کبھی جمع نہ فرمایا کما سیاتی فی آخر الفصل الرابع انشاء اللہ تعالی ظاہر ہے کہ وہ بار حجۃ الوداع کی شب مزدلفہ تھی تو ضرور وہی جمع صوری منظور جیسا کہ انکی روایات صریحہ نے واضح کر دیا جسکا بسط حدیث اول مین گزرا (۵) **اقول** لطف یہ کہ ان عبد اللہ بن عمر سے قصہ صفیہ بنت ابی عبید مین عشائین کا جمع جو مروی ہوا اُسکے جمع حقیقی ہونے پر بہت زور دیا جاتا ہے حالانکہ خود اُن کے صاحبزادے سالم کہ اُس شب بھی انکی ہمراہ تھے صراحۃً فرما چکے کہ حضرت عبد اللہ نے مزدلفہ کے سوا کبھی جمع نہ کی جیسا کہ حدیث نسائی سے گزرا اور سالم کا اُس رات ساتھ ہونا وہین حدیث بخاری سے ظاہر ہو چکا قلت لہ الصلوۃ قال سر الحدیث تو قطعا یقینا جمع صوری ہی مراد ہے لاجرم روایات مفسرہ نے تصریح فرما دی یہ نکتہ یاد رکھنے کا ہے کہ بعونہ تعالی بہت سے خیالات مخالفین کا علاج کافی ہوگا (۶) رواۃ جمع مین حضرت عبد اللہ

یہ ہی کہ جمع بین الصلاتین یعنے دو نمازین ملاکر پڑھنا دو قسم ہی جمع فعلی جسے جمع
صوری بھی کہتے ہین کہ واقع مین ہر نماز اپنے وقت مین واقع مگر ادا مین ملائین جیسے
ظہر اپنے آخر وقت مین پڑھی کہ اُسکے ختم پر وقت عصر آگیا اب فوراً عصر اول وقت
پڑھ لی ہو تین تو دونون اپنے اپنے وقت اور فعلاً و صورۃً مل گئین اسیطرح مغرب
مین دیر کی یہانتک کہ شفق ڈوبنے پر آئی اُسوقت پڑھی ادھر فارغ ہوئے کہ شفق
ڈوب گئی عشا کا وقت ہوگیا وہ پڑھ لی ایسا ملانا بعذر مرض ضرورت سفر بلاشبہہ
جائز ہی ہمارے علماے کرام رضے اللہ تعالے عنہم بھی اسکی رخصت دیتے ہین رد المحتار
مین ہے للمسافر والمریض تاخیر المغرب للجمع بینہا وبین العشاء فعلا کما فی الحلیۃ
وغیرھا اھ ای ان تصلی فی اٰخر وقتھا والعشاء فی اول وقتھا **اقول** تاخیر مغرب
کا تو یہ خاص جزئیہ ہے اور اسیطرح تاخیر ظہر کہ عصر سے ملجائے بلکہ بدرجہ اولے کہ ظہر
مین تو کوئی وقت کراہت نہین کما صرح بہ فی البحر الرائق وحققناہ فیما علقنا
علی رد المحتار بخلاف مغرب کہ اُسکی اتنی تاخیر بعید کروہ شدید ہے کما
فی البحر والدر وغیرھما ونطقت بکراھۃ ذلک ۲ احادیث یہ جزئیہ
ظہر بھی کتاب الحجج مین نظر فقیر سے گزرا اس کتاب جلی الصواب جلی الخطاب رفیع
النفع ابن کلام کلام امام ہمام محرر المذہب سیدنا محمد بن الحسن تلمیذ سید الائمۃ امام اعظم
ابو حنیفہ اور تالیف تالیف امام فقیہ محدث عیسی بن ابان تلمیذ امام محمد ہے رضی اللہ تعالے
عنہم اجمعین فرماتے ہین قال ابو حنیفۃ رضی اللہ تعالی عنہ الجمع بین الصلاتین
فی السفر فی الظہر والعصر والمغرب والعشاء سواء یؤخر الظہر الی اٰخر
وقتھا ثم یصلی ویعجل العصر فی اول وقتھا فیصلی فی اول وقتھا وکذلک

مقرر فرمائے اور اُن کے لیے اول و آخر بتائے اور اُنپر واضح و عام فہم نشان بنائے کہ
اُنکا ادراک ہر خاص و عام کو آسان ہو جائے ہمارے دین مین کوئی تنگی نہ رکھی اور ہمپر
کسیطرح دشواری نہ چاہی ما جعل علیکم فی الدین من حرج یرید اللّٰہ بکم الیسر و
لا یرید بکم العسر تو ہر وقت کے اول و آخر شرعی کا پہچاننا خواص و عوام سبکو
آسان خصوصًا سفر مین جہان افق سامنے اور صاف میدان جو نہ سمجھے یا توجہ نہ کرے الزام
اُسپر ہے نہ شرع مطہر پر ہان فصل مشترک حقیقی کہ آن واحد و جزء لا یتجزے ہے اُسکا علم
بے طرق مخصوصہ انبیا و اولیا علماء بشر کی طاقت سے ورا ہے مگر نہ اُسکے ادراک کی
تکلیف نہ اُسپر جمع صوری کی توقیف **ثانیا اقول** اول و آخر کا پہچاننا تو شاید تم بھی
فرض جانتے ہو کہ تقدیم و تاخیر بے عذر بالاجماع مبطل و حرام ہے کیا اللہ عزوجل نے
امر محال کی تکلیف دی لا یکلف اللہ نفسا الا وسعها فافہم **ثالثا اقول** تحقیق تام
یہ ہے کہ اوقات متصلہ مین عامہ کے لیے ایک ما بین ہین وقت اول پر یقین اُسپر ظن
دونون مین شک آخر کا ظن اُسکا یقین فقہیات مین ظن ملتحق بیقین ہے اور یقین شک
سے زائل نہین ہوتا تو بین الوقتین جسکا کبھی اصلا فاصل نہین مسئلہ تیسیر مسئلہ صلاۃ الفجر
فی آخر الوقت وغیرہا مین تصریحات علما دیکھیے **رابعا اقول** کسنے کہا کہ جمع صوری مین
وصل حقیقی بے فصل آنی لازم ہے حدیث مذکور ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما بروایت
صحیح بخاری و حدیث امیر المومنین مولی علی کرم اللہ تعالی وجہہ الکریم بروایت ابی داود
دیکھیے مصطفے صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کی رحمت پر نثار حضور نے عوام ہی کے ارشاد
کو طرز ملحوظ رکھی کہ مغرب آخر شفق مین پڑھ کر قدرے انتظار فرمایا پھر عشا پڑھی
یا بین الصلاتین کھانا ملاحظہ فرمایا اور لطف الٰہی یہ کہ تمام احادیث جمع مین اگر منقول ہے

تو حضور پر نور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا فعل اسکے ساتھ امت کو بھی ارشاد کہ جسے
ضرورت ہو ایسا ہی کرے اسی حدیث ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما مین ہے جسمین
بروایت صحیح بخاری ثابت کہ دو نمازون کے بیچ مین قدرے انتظار فرمایا تو آپ کے
جہل کا خود رخصت عطا فرمانے والے رؤف رحیم خبیر علیم صلے اللہ تعالے علیہ وسلم
نے لحاظ کر لیا تھا مگر افسوس کہ اب بھی انکو شکایت ورحمت کا نام معاذ اللہ مصیبت
ہو ہر عاقل جانتا ہے کہ مسافر کو بار بار اترنے چڑھنے وضو نماز کا جدا جدا سامان کرنی
سے یہ بہت آسان ہے کہ ایکبار اُترکر دفعۃً دونون نمازون سے فارغ ہو لے
اول قریب آخر پڑھے اور ایک لطیف انتظار کے بعد آغاز اپنے اول مین اسکا انکا
صریح مکابرہ ہے ہان یہ کہیے کہ وقت گزار کر پڑھنے کی اجازت ملے تو اور آسانی
ہے **اقول** دن ٹال کر گھر پہنچکر اکھٹی پڑھ لینے کی رخصت ہو تو اور آسانی ہے اور
بالکل معاف ہو جائے تو پوری چھٹی رخصت مین آسانی درکار ہے پوری آسانی کسنے
مانی خامسا احمد بخاری مسلم ابو داود نسائی طحاوی وغیرہم بطریق عمرو بن دینار عن جابر
بن زید حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے راوی وھذا لفظ مسلم
قال صلیت مع النبی صلے اللہ تعالی علیہ وسلم ثمانیا جمیعا وسبعا جمیعا
قلت یا ابا الشعثاء اظنه اخر الظھر وعجل العصر واخر المغرب وعجل العشاء
قال وانا اظن ذلك مالك احمد مسلم ابو داود ترمذی النسائی طحاوی وغیرہم اسی جناب
سے بطرق شتی والفاظ عدیدہ راوی وھذا حدیث مسلم بطریق زھیرنا
ابی الزبیر عن سعید بن جبیر عن ابن عباس قال صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الظھر والعصر
جمیعا بالمدینۃ فی غیر خوف ولا سفر قال ابو الزبیر فسألت سعیدا لم فعل ذلك

فقال سألت ابن عباس کما سألتنی فقال اراد ان لا یحرج احد من امتہ و فی اخری لہ و للترمذی بطریق حبیب بن ابی ثابت عن سعید بن جبیر عن ابن عباس قال جمع رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم بین الظہر و العصر و بین المغرب و العشاء بالمدینۃ فی غیر خوف و لا مطر و للطحاوی عن مسلم موسی التو أمۃ عن ابن عباس فی غیر سفر و لا مطر و فی لفظ للنسائی اخبرنا قتیبۃ ثنا سفین عن عمرو عن جابر بن زید عن ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما قال صلیت مع النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم بالمدینۃ ثمانیا جمیعا و سبعا جمیعا اخر الظہر و عجل العصر و اخر المغرب و عجل العشاء و فی لفظۃ لہ عن عمرو بن ھرم عن جابر بن زید عن ابن عباس انہ صلی بالبصرۃ الاولی و العصر لیس بینہما شیء و المغرب و العشاء لیس بینہما شیء فعل ذلک من شغل و زعم ابن عباس انہ صلی مع رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم بالمدینۃ الاولی و العصر ثمان سجدات لیس بینہما شیء و لمسلم بطریق الزبیر بن الخریت عن عبد اللہ بن شقیق ان التاخیر کان لاجل خطبۃ خطبہا و لہ بطریق عمران بن حدیر عن عبد اللہ المذکور عن ابن عباس فی القصۃ قال کنا نجمع بین الصلاتین علی عہد رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم و للطحاوی مذھب الی الوجہ فذلک کان النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ربما جمع بینہما بالمدینۃ ان روایات صحاح سے واضح کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ایسی حالت میں کہ نہ خوف تھا نہ سفر نہ مرض نہ مطر محض بلا عذر خاص ربسبب طیبہ میں ظہر و عصر اور مغرب و عشا بجماعت جمع فرمائیں

سفر وخطر ومطر کی نفی تو خود احادیث مین مذکور اور مرض بلکہ ہر عذر مجمع کی نفی سوق بیان
سے صاف مستفاد معہذا جب نماز مین جماعت سے نجمین تو سب کا مریض معذور ہونا
مستبعد پھر راوی حدیث عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما کا اسی بنا پر صرف
طول خطبہ کے سبب تاخیر مغرب و استناد بجمع مذکور انتفاے اعذار پر صریح دلیل
حالانکہ مقیم کے لیے بعینہ جمع وقتی ملا جی بھی حرام جانتے ہین حدیث مسلم انما التفریط
علی من لم یصل الصلاۃ حتی یجیئ وقت الصلاۃ الاخری کے جواب مین
فرمائینگے یہ حدیث اسی شخص کے حق مین ہے کہ بلا عذر نماز مین تاخیر کرے حدیث
امیر المؤمنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالے عنہ ان الجمع بین الصلاتین فی وقت
واحد کبیرۃ من الکبائر کے جواب مین کہہ چکے ہین یعنی اگر ۔۔۔ کا جمع بین الصلاتین
سے حالت اقامت مین بلا عذر مخاطب ۔۔۔ سے ۔۔۔ یا ۔۔۔
ومن بعدہم کا اوپر عدم جواز جمع بلا عذر کے تو اس حدیث ابن عباس رضی اللہ تعالی
عنہما مین جمع فعلی مراد لینے سے چارہ نہین اور خود ملا جی امام ابن حجر شافعی در ان کے
توسط سے امام قرطبی و امام الحرمین و ابن الماجشون و ابن سید الناس وغیرہم سے یہان
ارادہ جمع فعلی کی تقویت ونیز جمع نقل کی معہذا قطع نظر اس سے کہ روایت صحیحین مین
حضرت ابن عباس کے تلامذہ وراویان حدیث جابر بن زید و عمرو بن دینار نے خود
حدیث کا یہی محمل مانا قال ابن سید الناس وراوی الحدیث ادری بالمراد
من غیرہ روایت نسائی مین خود ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما نے اس جمع کی جمع
فعلی ہونیکی تصریح فرمادی کہ ظہر و مغرب مین دیر کی اور عصر و عشا مین جلدی یہ خاص
جمع صوری ہے اب کسیکو محل سخن نہ رہا تمہارے امام شوکانی غیر مقلد نے نیل الاوطار

ہین کہا مما یدل علی تعین حمل حدیث الباب علی الجمع الصوری ما اخرجہ النسائی
عن ابن عباس (و ذکر لفظہ قال) فہذا ابن عباس راوی حدیث الباب
قد صرح بان ما رواہ من الجمع المذکور ہو الجمع الصوری شوکانی نے اس
ارادہ کے اور چند مؤیدات بھی بیان کیے اور انکار جمع صوری اور آپکے زعم باطل مصیبت
کی اپنی بساط بھر خوب خوب خبرین لی ہین جسمین آئے تو ملاحظہ کر لیجیے بالجملہ شک نہین
کہ حدیث مین مراد جمع صوری ہے ایک اسی حدیث مین حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ
تعالی عنہما کی تصریح موجود ہے کہ یہ جمع حضور اقدس صلے اللہ تعالی علیہ وسلم نے بنظر
رحمت و آسانی امت کی تھی ملاجی اب اپنی مصیبت کی خبرین کہیے **سادسا** عجب تریہ
کہ یہی صاحب جنھون نے جمع صوری کو باعث مشقت و منافی رخصت ما ماخوذ اسی
حدیث ابن عباس کو جمع صوری سے تاویل کر گئے کما افادہ الامام الزیلعی
وغیرہ یہ صریح منافضت ہے **اقول** ملاجی تو تقلید جامد کا جامہ پہنے بیٹھے ہین
اس تناقض مین بھی تقلید کر گئے حدیث طبرانی مفید جمع صوری کہ عنقریب آتی ہے
حضرت اُسکے جواب مین انکھی بولتے ہین کہ اسمین کیفیت اُس جمع کی ہے جو حالت
قیام مین بلا عذر آنحضرت ﷺ نے جمع کی تھی جیساکہ روایت مین ابن عباس کی ہے کہ
آنحضرت ﷺ نے حالت قیام مین مدینہ مین جمع صوری کی تھی ملاجی ذرا آنکھ ملا کر بات کیجیے
اب وہ مصیبت رحمت و رافت کیونکر ہو گئی **سابعا** حدیث حمنہ بنت جحش رضی اللہ
تعالے عنہا مروی احمد وابو داود و ترمذی جسمین حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم
نے زنان مستحاضہ کے لیے جمع صوری پسند فرمائی ہے ملاجی کو وہان بھی یہی عذر
معمولی پیش آیا کہ وہ مقیم تھی پس مقیم پر مسافر کی نماز کو قیاس مع الفارق ہے

ﷺ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ۱۲ ﷺ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ۱۲

اقول لاجرم جمع صوری تو عوام کیا اکثر خواص کو بھی نہ صرف دشوار بلکہ ناممکن تھی وہ بھی سفر کے کھلے میدانون مین ایک کاریبا پلٹی کہ پردہ نشین زنان ناقصات العقل کے لیے گھر کی چار دیواری مین ممکن ہو گئی **ثامنا** عبد الرزاق مصنف مین بطریق عمرو بن شعیب راوی قال قال عبد اللہ جمع لنا رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم مقیما غیر مسافر بین الظہر والعصر والمغرب والعشاء فقال رجل لابن عمر لم تری النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فعل ذلک قال لان لا تحرج امتہ ان جمع رجل ابن جریر اسی جناب سے باین لفظ راوی خرج علینا رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فکان یؤخر الظہر ویعجل العصر فیجمع بینھما ویؤخر المغرب ویعجل العشاء فیجمع بینھما نیز ابن جریر کی دوسری روایت مین اسی جناب سے یون ہے اذا بادر احدکم الحاجۃ فشاء ان یؤخر المغرب ویعجل العشاء ثم یصلیھما جمیعا فعل ان حدیثون سے بھی ظاہر کہ جمع صوری مین بیشک آسانی ورحمت اور وقت حاجت عام لوگون کو اسکی اجازت **تاسعا** عبد الرزاق صفوان بن سلیم سے راوی قال جمع عمر بن الخطاب بین الظہر والعصر فی یوم مطیر یعنے امیر المومنین فاروق اعظم نے مینہ کے سبب ظہر وعصر جمع کی **اقول** ظاہر ہے کہ امیر المومنین کے نزدیک جمع وقتی حرام وگناہ کبیرہ ہے جسکا بیان ان شاء اللہ المنان فصل چہارم مین آتا ہے لاجرم جمع صوری فرمائی **عاشرا** طبرانی حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے راوی ان النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کان یجمع بین المغرب والعشاء یؤخر ھذہ فی آخر وقتھا ویعجل ھذہ فی اول وقتھا یعنی حضور سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم مغرب وعشا کو جمع

فرماتے مغرب کو اُسکے آخر وقت مین پڑھتے اور عشا کو اُس کے اول وقتمین)
یہ وہی حدیث طبرانی ہے جسمین جمع صوری ملاجی ابھی مان چکے ہین اسکی لنسبت
باقی کلام کار دانشاء اللہ العزیز آیندہ آتا ہے غرض شنا باش ہے تمھارے جگر گرکو
کہ صحیح حدیثون کے ردو ابطال مین کوئی دقیقہ مغالطہ جاہلین ومکابرہ عالمین وتقلید
مقلدین کا اُٹھا نہ رکھو اور پھر عمل بالحدیث کی شیخی کو ٹھیس تک نہ لگے ع چون وضوے
محکم بی بی تمیز افادۂ رابعہ الحمد للہ جب کہ احادیث جمع صوری کی صحت مہر نیمروز
وماہ نیم ماہ کیطرح روشن ہوگئی تو اب جسقدر حدیثون مین مطلق جمع بین الصلاتین
وارد ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالے علیہ وسلم نے ظہر وعصر یا مغرب وعشا
کو جمع فرمایا یعنی عصر وعشا سے ملانے کو ظہر ومغرب مین تاخیر فرمائی وامثال ذلک کسی مین
مخالف کے لیے اصلا حجت نہ رہی سب اسی جمع صوری پر محمول ہونگی۔ اور استدلال
مخالف احتمالِ موافق سے سطرود ومخذول مثل حدیث بخاری ومسلم ومالک
ودارمی ونسائی وطحاوی وبیہقی بطریق سالم بن عبداللہ بن عمر رضے اللہ تعالے
عنہم ومسلم ومالک ونسائی وطحاوی بطریق نافع عن ابن عمر رضی اللہ تعالی
عنہما کان النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم یجمع بین المغرب والعشاء اذا
جد به السیر وفی لفظ لمسلم والنسائی من طریق سالم رأیت رسول اللہ صلی
اللہ تعالی علیہ وسلم اذا اعجله السیر فی السفر یؤخر صلاۃ المغرب حتی یجمع
بینها وبین صلاۃ العشاء یہ معنے مجمل بروایات سالم ونافع مستفیض ہین
فرواه البخاری عن ابی الیمان والنسائی عن بقیة وعثمن کلهم عن شعیب
بن ابی حمزة ومسلم عن ابن وهب عن یونس والبخاری عن علی بن المدینی

ومسلم عن یحیی بن یحیی وقتیبة بن سعید وابی بکر بن ابی شیبة وعمرو الناقد والدارمی عن محمد بن یوسف والنسائی عن محمد بن منصور والطحاوی عن الحمانی ثمانیتهم عن سفیان بن عیینة ثلثتهم اعنی شعیبا و یونس وسفیان عن الزهری عن سالم ومسلم عن یحیی بن یحیی والنسائی عن قتیبة والطحاوی عن ابن وهب کلهم عن مالک والنسائی بطریق عبد الرزاق ثنا معمر عن موسی بن عقبة والطحاوی عن لیث والبیهقی فی الخلافیات من طریق یزید بن هارون عن یحیی بن سعید اربعتهم عن نافع کلاهما عن ابن عمر رضی الله تعالی عنهما حدیث معلق بخاری ووصله البیهقی عن ابن عباس رضی الله تعالی عنهما کان رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم یجمع بین صلاة الظهر والعصر اذا کان علی ظهر سیر ویجمع بین المغرب والعشاء وهو عند مسلم والاخرین بذکر غزوة تبوک ولابن ماجة من طریق ابرهیم بن اسمعیل عن عبد الکریم عن مجاهد وسعید بن جبیر وعطاء بن ابی رباح وطاؤس اخبروه عن ابن عباس رضی الله تعالی عنهما انه اخبرهم ان رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم کان یجمع بین المغرب والعشاء فی السفر من غیر ان یعجله شئ ولا یطلبه عدو ولا یخاف شیئا قلت ابرهیم هذا هو ابن اسمعیل بن مجمع الانصاری ضعیف وعبد الکریم ان لم یکن ابن مالک الجزری فابن ابی المخارق وهو اضعف واضعف والمعروف حدیثه فی الجمع بالمدینة رواه الشیخان وجماعة کما قدمناه بطرقها والفاظها عما قریب وحدیث بخاری

تعليقاً وصلاً وطحاوي وصلاً عن انس رضي الله تعالى عنه ان رسول الله
صلى الله تعالى عليه وسلم كان يجمع بين هاتين الصلاتين في السفر يعني المغرب
والعشاء وحديث مالك وشافعي ودارمي ومسلم وابوداود وترمذي ونسائي و
ابن ماجه وطحاوي مطولاً ومختصراً عن عامر بن واثلة ابي الطفيل عن
معاذ بن جبل رضي الله تعالى عنهم قال جمع رسول الله صلى الله تعالى
عليه وسلم في غزوة تبوك بين الظهر والعصر وبين المغرب والعشاء
قال فقلت ما حمله على ذلك قال فقال اراد ان لا يحرج امته هذا
لفظ مسلم في الصلاة ومثله للطحاوي وعند الترمذي صدره فقط
وهو احد لفظي الطحاوي ولمالك ومن طريقه عند مسلم في الفضائل
خرجنا مع رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم عام غزوة تبوك وكان يجمع
الصلاة فصلى الظهر والعصر جميعا والمغرب والعشاء جميعا حتى اذا كان يوما اخر الصلاة
ثم خرج فصلى الظهر والعصر جميعا ثم دخل ثم خرج بعد ذلك فصلى المغرب والعشاء جميعا الحديث
لفظ لمسلم وهو بهذا القدر دون زيادة عند الباقين وحديث مالك مرسلا ومسندا من طريق داود
بن الحصين عن الاعرج عن ابي هريرة رضي الله تعالى عنه ان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم كان يجمع
بين الظهر والعصر في سفره الى تبوك هكذا روى عن يحيى مسنداً وهو عند محمد وجمهور رواة
الموطأ عن عبد الرحمن بن هرمز مرسلا وعبد الرحمن هو الاعرج وهو
عند البزار عن عطاء بن يسار عن ابي هريرة عن النبي صلى الله تعالى
عليه وسلم كان يجمع بين الصلاتين في السفر وحديث احمد وابن ابي شيبة
بطريق حجاج بن ارطاة مختلف فيه عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده

وهو عبد الله بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالی عنہما قال جمع رسول
اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم بین الصلاتین فی غزوۃ بنی المصطلق وحدیث
ترمذی فی کتاب العلل حدثنا ابو السائب عن الجہری عن ابی
عثمن عن اسامۃ بن زید رضی اللہ تعالی عنہما قال کان رسول
اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اذا جد بہ السیر جمع بین الظہر والعصر والمغرب
والعشاء قال الترمذی سالت محمدا یعنی البخاری عن ہذا الحدیث
فقال الصحیح ہو موقوف عن اسامۃ بن زید حدیث احمد بطریق
ابن لہیعۃ عن ابی الزبیر قال سالت جابرا رضی اللہ تعالی عنہ ہل
جمع رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم بین المغرب والعشاء
قال نعم عام غزونا بنی المصطلق وحدیث ابن ابی شیبہ والو جعفر
طحاوی اما الاول فبطریق ابن ابی لیلی عن ہذیل واما الآخر فعن
ابی قیس الاودی عن ہذیل بن شرحبیل عن عبد اللہ بن مسعود
رضی اللہ تعالی عنہ ان النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم جمع و لفظ الآخر
کان یجمع بین الصلاتین فی السفر وللطبرانی فی معجمیہ الکبیر والاوسط
عنہ رضی اللہ تعالی عنہ قال جمع رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم
بین الظہر والعصر والمغرب والعشاء فقیل لہ فی ذلک فقال صنعت
ذلک لئلا تحرج امتی وحدیث طبرانی فی المعجم الاوسط عن ابی نضرۃ
عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالی عنہ ان النبی صلی
اللہ تعالی علیہ وسلم کان یجمع بین الصلاتین فی السفر وحدیث مرسل و

وبلاغ مالک انه بلغه عن علی بن حسین ھو ابن علی رضی اللہ تعالی عنہم
انہ کان یقول کان رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اذا اراد
ان یسیر یومہ جمع بین الظہر والعصر واذا اراد ان یسیر لیلۃ جمع
بین المغرب والعشاء ولہذا سیدنا امام محمد رضی اللہ تعالی عنہ موطا شریف
مین حدیث پنجم روایت کرکے فرماتے ہین بھذا ناخذ والجمع بین الصلوٰتین
ان تؤخر الاولی منہما فتصلی فی اٰخر وقتہا وتعجل الثانیۃ فتصلی فی
اول وقتہا یعنے جو اس حدیث مین آیا کہ سید عالم صلے اللہ تعالے علیہ وسلم
سفر تبوک مین ظہر وعصر جمع فرماتے ہم اسیکو اختیار کرتے ہین اور جمع کے معنے
جمع صوری ہین) ملاجی تو ایک ہوشیار ان احادیث اور ان کے امثال کو
محتمل و سوسے دیکھکر خود بھی زبان پر نہ لاتے اور اغوائے عوام کے لیے یون
گول در پردہ کہہ گئے کہ جمع بین الصلاتین فی سفر صحیح اور ثابت ہے رسول اللہ صلے
سے بروایت جماعت عظیمہ کے صحابہ کبار سے پھر پندرہ صحابہ کرام کے
اسمائے طیبہ گنا کر خود ہی کہا لاکن مجموعہ روایات مین بعضی ایسی ہین کہ انہین
فقط جمع کرنا رسول اللہ صلے کا دو نمازون کو بیان کیا ہے کیفیت جمع کی بیان
نہین کی پس حنفی لوگ ان حدیثون مین یہ تاویل کرتے ہین کہ مراد اس سے
جمع صوری ہے اسیلیے وہ حدیثین جنہین تاویل کو مخالف کی دخل نہین کرتے
ہین تو منصفین با فہم ان حدیثون مجمل الکیفیۃ کو بھی انھین احادیث مبینۃ الکیفیۃ
پر محمول سمجھین اھ ملخصا **اقول** بالفرض اگر جمع صوری ثابت نہ ہوتی تاہم
محتمل تھی اور احتمال قاطع استدلال نہ کہ جب آفتاب کیطرح روشن دلیلون سے

عہ صلی اللہ علیہ وسلم بتمامہا ترجمتین بر ہمین نے حکایتہ عن الحکم بالغیب کے طور پر کرام و صحابہ بیلم اللہ عنہم
عہ صلی اللہ علیہ وسلم بتمامہا و حضرت نے کرامہ و صحابہ بلیلم اللہ عنہم

جمع صوری کا احادیث صحیحہ سے ثبوت ظاہر تو آپ براہ تلبیس پندرہ صحابہ کی روایت سے اپنے مطلب کا ثبوت صحیح بتانا اور جا بجا عوام کو وحشت دلانے کے لیے کہین چودہ کہین پندرہ ستانا کیا مقتضائے ملائیت ہے انہو ملاجی کی تحریر خود اُنپر بازگشتی تیر ہوئی کہ جب احادیث صحیحہ صریحہ سے جمع صوری ثابت تو منصفین یا فہم اُن حدیثون مجمل الکیفیہ کو بھی انھین احادیث مبینۃ الکیفیہ پر محمول سمجھین رہے وہ صحابہ جن کی روایات اپنے زعم مین صریح سمجھکر لائے اور نص مفسر ناقابل تاویل کہنے ناظرین نقاد کا خوف نہ لائے وہ صرف چار ہین دو جمع تقدیم دو جمع تاخیر مین اُن روایات کا حال بھی عنقریب انشاء اللہ القریب المجیب کھلا جاتا ہے اُسوقت ظاہر ہوگا کہ دعوے کر دینا آسان ہے مگر ثبوت دیتے تیرہا تھ پیر ٹوٹتا ہی ولله الحجۃ البالغہ

فصل دوم ابطال دلائل جمع تقدیم

واضح ہو کہ جمع تقدیم غایت درجہ ضعف و سقوط مین ہے حتے کہ بہت علما سے شافعیہ و مالکیہ تک معترف ہین کہ اُسکے باب مین کوئی حدیث صحیح نہ ہوئی مگر ملاجی اپنی ملائیت کے بھروسے بیڑا اُٹھاکر چلے ہین کہ اُسے احادیث صحیحہ صریحہ مفسرہ قاطعہ سے ثابت کر دکھائینگے ؏ چلا تو ہے وہ بت سیمتن شب وعدہ، اگر حجاب نہ روکے حیا نہ یاد آئے ؛ جمع تقدیم و تاخیر دونون کی نسبت حضرت کے یہی دعوے ہین ابھی سُن چکے کہ وہ حدیثین جنمین تاویل کو مخالف کی دخل نہین پھر بعد ذکر احادیث فرمایا یہ ہین دلائل ہمارے جواز جمع پر جنمین کسیطرح عذر اور تاویل اور جرح اور قدح کو دخل نہین آخر کتاب مین فرمایا النصوص قاطعۃ تاویل اُس سے اوپر لکھا احادیث صحاح جو جمع بین الصلاتین پر قطعًا اور یقینًا دلالت کرتی ہین

بہت اچھا ہم بھی مشتاق ہین مگر بیحاصل سے بہت شور سنتے تھے پہلو مین دل کا، جو چیرا تو اک قطرۂ خون نکلا، حضرت بکمال عرق ریزی دو حدیثین تلاش کیکے لائے وہ بھی ثمرۂ نظر شریف نہین بلکہ مقلدین شافعیہ کی تقلید جامد سے

حدیث اول بعض طرق حدیث سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ تعالی عنہ اس جناب سے روایت صحیحہ معروفہ مشہورہ مرویۂ کبار ائمہ تو وہ تھی جو ان احادیث مجملہ حدیث چہارم مین گزری جسمین سوا جمع کے کوئی کیفیت مخصوصہ مذکور نہ تھی جماہیر ائمہ وحفاظ نے اُسے یوہین روایت کیا رواہ عن ابی الزبیر عن ابی الطفیل عن معاذ جماعۃ من الحفاظ منہم سفین الثوری وقرۃ بن خالد ومالک بن انس واٰخرون اما سفین فعند ابن ماجۃ واما قرۃ فعنہ خالد بن الحارث عند مسلم وعبدالرحمن بن مہدی عند الطحاوی واما مالک فعنہ الشافعی فی مسندہ وابن وہب عند الطحاوی وابوالقاسم عند النسائی وابو علی الحنفی عند الدارمی وعن الامام مسلم فی صحیحہ یہی اہل علم کے نزدیک معروف ہے مگر ایک روایت غریبہ شاذہ بطریق لیث بن سعد عن یزید بن حبیب عن ابی الطفیل یوں آئی ان النبی صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کان فی غزوۃ تبوک اذا ارتحل قبل ان تزیغ الشمس اخر الظہر حتی یجمعہا الی العصر فیصلیہما جمیعا واذا ارتحل بعد زیغ الشمس صلی الظہر والعصر جمیعا ثم سار وکان اذا ارتحل قبل المغرب اخر المغرب حتی یصلیہا مع العشاء واذا ارتحل بعد المغرب عجل العشاء فصلاہا مع المغرب رواہ احمد وابو داود والترمذی وابن حبان والحاکم والدارقطنی والبیہقی

وزاد الترمذی بعد قولہ اذا ارتحل بعد زیغ الشمس عجل العصر الی الظہر وصلی الظہر والعصر جمیعا الحدیث یعنی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غزوۂ تبوک میں جب سورج ڈھلنے سے پہلے کوچ فرماتے تو ظہر میں دیر کرتے یہاں تک کہ اسے عصر سے ملاتے تو دونوں کو ساتھ پڑھتے اور جب دوپہر کے بعد کوچ فرماتے تو عصر میں تعجیل کرتے اور ظہر وعصر ساتھ پڑھتے پھر چلتے اور جب مغرب سے پہلے کوچ کرتے مغرب میں تاخیر فرماتے یہاں تک کہ عشا کے ساتھ پڑھتے اور مغرب کے بعد کوچ فرماتے تو عشا میں تعجیل کرتے اسے مغرب کے ساتھ پڑھتے) امام ترمذی فرماتے ہیں یہ غریب ہے معروف روایت ابی الزبیر ہے حیث قال حدثنا اللیث عن یزید بن ابی حبیب عن ابی الطفیل عن معاذ حدیث غریب والمعروف عند اہل العلم حدیث معاذ من حدیث ابی الزبیر عن ابی الطفیل عن معاذ ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جمع فی غزوۃ تبوک بین الظہر والعصر وبین المغرب والعشاء رواہ قرۃ بن خالد وسفین الثوری ومالک وغیر واحد عن ابی الزبیر المکی پھر ائمہ شان مثل ابوداود وترمذی وابوسعید بن یونس فرماتے ہیں اسے سوا قتیبہ بن سعید کے کسی نے روایت نہ کیا یہاں تک کہ بعض ائمہ نے اس پر غلط ہونے کا حکم فرمایا کما نقلہ الامام البدر فی العمدۃ والشوکانی الظاہری فی شرح المنتقی عن الحافظ ابی سعید بن یونس امام ابوداود سے کہا کما فی البدر المنیر وعنہ فی النیل بلکہ رئیس الناقدین امام بخاری نے اشارہ فرمایا کہ یہ حدیث نہ لیث نے روایت کی نہ قتیبہ نے لیث سے سنی بلکہ خالد بن قاسم مدائنی متروک بالاجماع مطعون بالکذب نے قتیبہ کو دھوکا دیکر ان سے روایت

کرادی اُسکی عادت تھی کہ براہ مکر و حیلہ شیوخ پر اُنکی ناشنیدہ روایتین داخل کر دیتا
لاجرم حاکم نے علوم الحدیث مین اُسکے موضوع ہونیکی تصریح کی یہ سب باتین علمائے
حنفیہ مثل امام زیلعی شارح کنز و امام بدر عینی شارح صحیح بخاری و علامہ ابرہیم حلبی شارح
منیہ کے سوا شافعیہ و مالکیہ و ظاہر یہ قائلان جمع بین الصلاتین مثل امام قسطلانی شافعی
شارح بخاری و علامہ زرقانی مالکی شارح مؤطا و مواہب و شوکانی ظاہری شارح
منتقی وغیرہم نے امام ابن یونس و امام ابوداود و ابو عبد اللہ حاکم و امام المحدثین بخاری
سے نقل کین بلکہ انھین نے اور ان کے غیر مثل صاحب بدر منیر وغیرہ نے امام ابوداود
سے حکم مطلق نقل کیا کہ جو مضمون اس روایت کا ہے اس باب مین اصلا کوئی حدیث قابل
استناد نہین کما سیأتی انشاء اللہ تعالی تو باوصف تصریحات ائمہ شان خصوصًا
بخاری کے پھر ملاجی کا اس روایت کی تصحیح مین عرق ریزی بیجا اصلا ور توثیق لیث
و قتیبہ وغیرہما رواۃ و قبول تفرد ثقہ کے اثبات مین تطویل لاطائل کرنا کیسی جہالت
فاحشہ ہے کسنے کہا تھا کہ قتیبہ یا لیث یا یزید بن ابی حبیب یا معاذ اللہ حضرت ابو الطفیل
رضی اللہ تعالی عنہ ضعیف ہین ملاجی باین پیرانہ سالی و دعوے محدثی ابھی حدیث معلول
ہی کو نہین جانتے کہ اُسکے لیے کچھ ضعف راوی ضرور نہین بلکہ باوصف وثاقت و عدالت
رواۃ حدیث مین علت قادحہ ہوتی ہے کہ اُسکا رد واجب کرتی ہے جسے بخاری و ابوداود
وغیرہما سے ناقدین پہچانتے ہین بخاری و ابو سعید و حاکم نے بھی تو قتیبہ پر جرح
نہ کی تھی بلکہ یہ کہا تھا کہ انھین دھوکا دیا گیا غلط مین پڑ گئے پھر اس سے عدالت
قتیبہ کو کیا نقصان پہنچا و ثاقت قتیبہ سے حدیث کو کیا نفع ملاجی یہ دفتر تو ثوق
اپنے پیشوا ابن حزم غیر مقلد لا مذہب کو سنا ئیے جس خبیث اللسان نے آپکی اس

ٹھہرائیں سکے رد مین سیدنا ابو الطفیل صحابی رضی اللہ تعالی عنہ کو عیاذاً باللہ مقدوح
ومجروح بتایا جسے دوسرے غیر مقلد شوکانی نے نقل کیا غیر مقلدون کی عادت ہے
کہ جب حدیث کی رد پر آتے ہین خوف خدا و شرم دنیا سب بالائے طاق رکھ جاتے
ہین اسی ابن حزم نے باجے حلال کرنیکے لیے صحیح بخاری شریف کی صحیح ومتصل حدیث کو
بزعم تعلیق رد کیا جسکا بیان امام نووی رحمۃ اللہ تعالے علیہ نے شرح صحیح مسلم شریف
مین فرمایا وہی ڈھنگ موصول کو معلق مسند کو مرسل بنا کر احادیث صحیحہ جیدہ کو رد
کرنے کے آپنے سیکھے ہین کما تقدم ومن یشبہ اباءہ فما ظلم **ثم اقول**
وتحسین الترمذی یرجع الی حدیث معاذ لقولہ حدیث معاذ حدیث
حسن غریب واذا اتی علی ہذہ الروایۃ لم یحسنہ انما قال وحدیث اللیث
عن یزید غریب وافاد انہ خلاف المعروف فقال والمعروف عند اہل العلم حدیث
معاذ الخ واما ابن حبان فلا نعلم لہ فضلا علی ابی سعید بن یونس فانہ ایضا
ثبت حافظ امام من ائمۃ الشان کلاہما من الاقران من تلامذۃ الامام النسائی
ابی عبد الرحمن وابن یونس لنزاہتہ من نفس فلسفی احب الی الناس من ابن
حبان وقد قال الامام ابو عمرو بن الصلاح فی طبقات الشافعیۃ ربما
غلط الغلط الفاحش فی تصرفاتہ کما نقلہ الذہبی فی تذکرۃ الحفاظ فانی
یدانی اباداود فضلا ان یوازیہ فضلا ان یباریہ فضلا عن ذاک الجبل الجلیل محمد بن
اسمعیل وقد عرف بالتساہل فی باب التصحیح بل والتحسین ہو والترمذی
کما نص علیہ الائمۃ وحققناہ فی رسالتنا **مدارج طبقات** ۱۳۱۳ھ
الحدیث علی ان الجرح مقدم فی مثل المقام فان من اثبت فانما نظر الی

ثقۃ الرواۃ و لم یطلع علی ما اطلع علیہ غیرہ من العلۃ ومن حیلم قاض علی من لا یعلم واللہ اعلم من کل اعلم ثم اقول اس روایت مین اسیطرح مقال واقع ہوئی اور ہنوز کلام علا طویل ہے مگر فقیر غفر اللہ تعالی لہ کہتا ہے نظر تحقیق کو رخصت تدقیق دیجیے تو اس روایت کا کونسا حرف جمع حقیقی مین نص ہے اسکا حاصل تو صرف اسقدر کہ حضور والا صلے اللہ تعالی علیہ وسلم سفر تبوک مین ظہر و عصر کو جمع فرماتے اگر دوپہر سے پہلے کوچ ہوتا تو راہ مین اُتر کر ورنہ منزل ہی پر پہلی صورت مین جمع بعد سیر ہوتی اور دوسری مین سیر بعد جمع پھر اسمین جمع صوری کا خلاف کیا ہے حدیث کا کونسا لفظ حقیقی کی تعیین کر رہا ہے اذا ارتحل بعد زیغ الشمس مین خواہی نخواہی بعدیت منصلہ پر کیا دلیل ہے بلکہ اسکے عدم پر دلیل قائم کہ جزا صلّی ثم سار ہے بلکہ الفاظ اخر الظہر وعجل العصر سے جمع صوری ظاہر ہے ظہر دیر کرکے پڑھی عصر جلد پڑھی اس سے یہی معنی مفہوم و متبادر ہوتے ہین کہ ظہر اپنے آخر وقت مین عصر اپنے شروع وقت مین نہ یہ کہ ظہر عصر مین پڑھی یا عصر ظہر مین ولہذا علمائے کرام مثل امام اجل طحاوی و ابو الفتح ابن سید الناس وغیرہما بلکہ ان کے علاوہ آپکے امام شوکانی نے بھی ان الفاظ تاخیر و تعجیل کو جمع صوری کی صریح دلیل مانا شرح منتقی مین کہا مما یدل علی تعین حمل حدیث الباب علی الجمع الصوری ما اخرجہ النسائی عن ابن عباس بلفظ صلیت مع النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم الظہر والعصر جمیعا والمغرب والعشاء جمیعا اخر الظہر وعجل العصر واخر المغرب وعجل العشاء فہذا ابن عباس راوی حدیث الباب قد صرح بان ما رواہ من الجمع المذکور

هو الجمع الصوری ہے اسمین ہے ومن المؤید ات للحمل علی الجمع الصوری ایضا ما اخرجه ابن جریر عن ابن عمر قال خرج علینا رسول الله صلی الله تعالے علیہ وسلم فکان یؤخر الظهر ویعجل العصر فیجمع بینهما ویؤخر المغرب ویعجل العشاء فیجمع بینهما وهذا هو الجمع الصوری یعنے ظہر ومغرب کا جب وقت دیکھو نیا ٹھہرا تو عصر وعشا مین جلدی کا ہیکی اطمینان سے منزل پر پہنچکر دونون پڑھ لیجائین یہ جمع صوری انکی تعجیل ہی سے ممکن تو حدیث اسی طرف ناظر بالجملہ شک نہین کہ یہ روایت بھی انھین احادیث مجملۃ الکیفیۃ سے ہے جسے ملاجی نے خواہی نخواہی جمع حقیقی مین نص مفسر نا قابل تاویل مان لیا الحمد للہ اس تحریر کے بعد مرقاۃ شرح مشکوٰۃ کے مطالعہ نے ظاہر کیا کہ مولانا علی قاری علیہ رحمۃ الباری نے حدیث کی یہی تفسیر کی جو فقیر نے تقریر کی فرماتے ہین (جمع بین الظهر والعصر) ای فی المنزل بان اخر الظهر الی اٰخر وقتہ وعجل العصر فی اول وقته۔ پھر فرمایا (جمع بین المغرب والعشاء) ای فی المنزل کما سبق حدیث دوم اور تمنے کیا جانا کیا حدیث دوم وہ حدیث جسے جمع ملاجی سے اصلا علاقہ نہین جسمین اثبات جمع کا نام نہین نشان نہین بو نہین گمان نہین خود قائلین جمع نے بھی اُسے مناظرہ مین پیش نہ کیا ہان بعض علماے شافعیہ نے شرح حدیث مین استطرادا جسطرح شراح بعض فوائد زوائد حدیث سے استنباط کر جاتے ہین لکھدیا کہ اسمین جمع سفر پر دلیل ہے ملاجی چار طرف ٹٹول مین تھے یہی تقلید جامد شافعیہ کی لاٹھی پکڑے آنکھین بند کیے پیچھے ہو لیے دلیل پر اتر پڑا بجکم لکل ساقطۃ لاقطۃ جھٹ خوش خوش اٹھا لائے اور معرکہ مناظرہ مین جا دی وہ کیا یعنی حدیث صحیحین عن ابی جحیفۃ رضی الله تعالی عنه خرج علینا النبی صلی الله تعالی

علیہ وسلم بالہاجرۃ الی البطحاء فتوضأ فصلی لنا الظہر والعصر و لفظ البخاری خرج علینا رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم بالہاجرۃ فصلی بالبطحاء الظہر رکعتین والعصر رکعتین سچ تو ہے ملاجی کی داد نہ دیجئے اب کون کہہ سکتا ہے کہ حضرت اسے جمع حقیقی کی دلیل نہ صرف دلیل بلکہ صاف صریح ناصالح تاویل بتا نا کن کھلی آنکھون کا کام ہے سبحن اللہ حدیث کا مفاد صرف اتنا کہ حضور والا صلے اللہ تعالے علیہ وسلم نے دوپہر کو یا ظہر کے اول وقت یا عصر سے پہلے خیمہ اقدس سے برآمد ہو کر وضو کیا اور ظہر وعصر دونون اُسی موضع بطحا مین ادا فرمائین اسمین تو مطلق جمع بھی نہ نکلی نہ کہ جمع حقیقی مین نص ہو ملاجی تو آپ جانین ایک ہوشیار ہین خود سمجھے کہ حدیث مطلب سے محض بعلاقہ ہے لہذا ناپا مندمل زخم بھرنے کو بنشرم عوام کچھ عربی بولے اور یون اپنی نحو دانی کے پردے کھولے کہ ہاجرہ خروج و وضو وصلاۃ سبکی ظرف ہے اور فا ترتیب نے مہلت کے لیے تو بمقتضائے فا معنے یہ ہوئے کہ یہ سب کام ہاجرہ ہی مین ہوئے ظاہر بھی ہے تو اس سے عدول بے مانع قطعی نارو اعلاوہ برین عصر ظہر پر معطوف اور صلے توضأ سے بے مہلت مربوط تو معطوف معمول کو جدا کر لینا کیونکر جائز اھ ملخصا مھذبا مترجما اسپر بہت وجوہ سے رد ہین مثلا **اول** فاکو ترتیب ذکری کافی مسلم الثبوت مین ہے الفاء للترتیب علی سبیل التعقیب ولو فی الذکر **ثانیا** عدم مہلت ہر جگہ اُسکے لائق ہوتی ہے کما فی فواتح الرحموت تزوج فولد لہ مین کون کہیگا کہ نکاح کرتے ہی اُسی آن مین بچہ پیدا ہوا تو جیسے وہان تقریبًا ایک سال کا فاصلہ منافی مقتضائے فا نہین ظہر وعصر مین دو ساعت کا فاصلہ کیون منافی ہوگا **ثالث** ہاجرہ ظرف خروج

ہی ممکن کہ خروج آخر ہاجرہ مین ہو کہ وضو و نماز ظہر تک تمام ہو جائے اور نماز عصر بلا
مہلت اُسکے بعد ہو ہاجرہ کچھ دو پہر ہی کو نہین کہتے زوال سے عصر تک سارے
وقت ظہر کو بھی شامل ہے کما فی القاموس تو مخالفت ظاہر کا ادعا بھی محض باطل رابع
حدیث مروی بالمعنے ہی اور شاہ ولی اللہ صاحب نے تصریح کی کہ ایسی حدیث کے
مما و واو وغیرہا سے استدلال صحیح نہین کما فی الحجۃ البالغۃ یہ تلخیص و تہذیب
اجوبہ ہے وقد ترکنا مثلہا فی العدد وانا اقول بحول اللہ اصول
خامس ہاجرہ کو ظرف افعال ثلثہ کہنا محض دعائے بے دلیل ہے فا تعقیب چاہتی ہی
اتحاد زمانہ نہین چاہتی نہین بلکہ تعدد واجب کرتی ہے کہ تعقیب کیلئے تعدد معقول
نہین سادس ظرفیت ثلثہ فا سے ثابت یا خارج سے اول بداہۃ باطل کما علمت بہ تقدیر
ثانی حدیث فالغو محض ہے کہ عصر فے الہاجرہ اُسیقدر سے ثابت پھر باوصف لغو
اُسکی طرف اسناد کیمقتضائے فا یہ معنے ہوئے اور عجیب تر سابع ذرا صفت
حجۃ الوداع مین حدیث طویل سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہما صحیح
مسلم وغیرہ مین ملاحظہ ہو فرماتے ہین فلما کان یوم الترویۃ توجھوا الی منی فاھلوا
بالحج ورکب رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فصلی بھا الظھر والعصر والمغرب
والعشاء والفجر جب آٹھوین ذی الحجہ کی ہوئی صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہم حج کا
احرام باندھ کر منے کو چلے اور حضور پر نور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سوار ہوئے تو
منے مین ظہر و عصر و مغرب و عشا و فجر پانچون نمازین پڑھین) ملاجی وہی فا ہے
وہی ترتیب وہی عطف وہی ترکیب اب یہان کہدینا کہ سوار ہوتے ہی معًا
منے مہلت پانچون نمازین ایک وقتمین پڑھ لین جو معنے صلی الظھر والعصر

الخ کے یہان ہین وہی وہان اور یہ قطعاً محاورۂ عامہ شائعہ سائغہ ہے کہ اصلا فید وصل صلوات نہین ہوتا ومن ادعی فعلیه البیان **ثامن** کلام متناقض ہی کہ اول کلام مین حکم وصل سے عصر کا فصل خلاف ظاہر مانا یہ دلیل صحت ہے آخر مین کیونکر جائز کہا یہ دلیل فساد **تاسع** تاویل کے لیے قطعیت مانع ضروری جاننا عجب جہل ہے کیا اگر کسی حدیث کے ظاہر سے ایک معنے متبادر ہون اور دوسری حدیث صحیح اُسکے خلاف مین صریح تو حدیث اول کو اسکے خلاف ہی پر حمل واجب ہی کہ سُنے مانع قطعی ظاہر سے عدول کیونکر ہو نقل کر لانا بہل ہے محل ومقام ومقصد کلام کا سمجھنا نصیب اعدا **عاشر** آپ جو اپنی نصرت خیالات کو احادیث صحیحہ مین جابجا تاویلات رکیکہ باردہ کرتے ہین اُن کے جواز کا فتوے کہان سے پایا مجتہدات مین قاطع کہان مثلاً مسئلہ وقت ظہر یک مثل کے بنانے کو جو حدیث صحیح صریح صحیح بخاری حتی ساوی الظل التلول کے معنے بگاڑے جن کا ذکر انشاء اللہ تعالے عنقریب آتا ہے اُسکا عذر کیا معقول ارشاد ہوتا ہے منشاء تاویلات کا یہی ہے کہ احادیث صحیحہ جنسے یہ معلوم ہوتا ہے کہ بعد ایک مثل کے وقت ظہر کا نہین رہتا ثابت ہین پس جمعاً بین الادلہ یہ تاویلین حقہ ٹھہرگئین اب خدا جانے بے قطعیت مانع یہ تاویلین حقہ کیونکر ہوئین مخالفتِ ظاہر کے باعث سلفہ کیون نہ ہوگئین **حادی عشر** طرفہ نزاکت صدر کلام مین یہ بیڑا اُٹھا کر چلے کہ وہ حدیثین جنمین تاویل مخالف کو دخل نہین ذکر کرتے ہین اور یہان ایسے گرے کہ صرف ظاہر سے سند لائے تاویل خود ہی مان گئے **ثانی عشر** آپکی فضولیات کی گنتی کہانتک اصل مقصود کی جانب لیجیے صحیحین مین حدیث مذکور کے یہ لفظ تو دیکھے جنمین صاف یہ فی نکالی گر یہی حدیث

اسکو صحیحین مین تعدد دوار ق سے بلفظ ثم آئی جو آپکی تعقیب دے مہلت کو تعاقب سے دم لینے کی مہلت نہین دیتی صحیح بخاری شریف باب صفۃ النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم بطریق شعبۃ عن الحکم قال سمعت ابا جحیفۃ قال خرج رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم بالہاجرۃ الی البطحاء فتوضأ ثم صلی الظہر رکعتین والعصر رکعتین نیز باب مذکور بطریق مالک بن مغول عن عون عن ابیہ وفیہ خرج بلال فنادی بالصلاۃ ثم دخل فاخرج فضل وضوء رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فوقع الناس علیہ یاخذون منہ ثم دخل فاخرج العنزۃ وخرج رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کانی انظر الی وبیص ساقیہ فرکز العنزۃ ثم صلی الظہر رکعتین والعصر رکعتین چلو کہان کوان دونے تو آپکی تعقیب ہی بگاڑ دی ہے تیسرا اور نہ لیے جاؤ جو خود ظہر وعصر مین فاصلہ کر دکھائے صحیح مسلم شریف بطریق سفین ثنا عون بن ابی جحیفۃ عن ابیہ وفیہ فخرج النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فتوضأ واذن بلال ثم رکزت العنزۃ فتقدم فصلی الظہر رکعتین ثم صلی العصر رکعتین ثم لم یزل یصلی رکعتین حتی رجع الی المدینۃ ملاجی آپ مزاج کا حال بتائیے۔

ع حفظت شیئا وغابت عنک اشیاء بحمد اللہ اس فصل کی بھی اصل کلام نے وصل ختام بروجہ احسن پایا اب حسب فصل اول چند افادات لیجیے افاضۃ اولے ہمارے اجلۂ ائمہ حنفیہ مالکیہ شافعیہ اور ملاجی کے امام ظاہر یہ سب بالاتفاق اپنی کتب مین نقل کر رہے ہین کہ امام اجل ابو داود صاحب سنن نے فرمایا لیس فی تقدیم الوقت حدیث قائم جمع تقدیم مین کوئی حدیث ثابت نہین امام

مرقاۃ البیہقی فرماتے ہین قال ابو داود ولیس فی تقدیم الوقت حدیث قائم
امام علامہ محمود عینی حنفی عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری مین فرماتے ہین قلت حکی
عن ابی داود انہ انکر ھذا الحدیث وحکی عنہ ایضا انہ قال لیس فی
تقدیم الوقت حدیث قائم اسیطرح علامہ سید میرک شاہ حنفی نے نقل
فرمایا مولانا علی قاری کی مرقاۃ شرح مشکوۃ مین فرماتے ہین حکی عن ابی داود
انہ قال لیس فی تقدیم الوقت حدیث قائم نقلہ میرک فھذا شھادۃ
بضعف الحدیث وعدم قیام الحجۃ للشافعیۃ امام احمد قسطلانی ارشاد الساری
شرح صحیح البخاری مین فرماتے ہین فقد قال ابو داود ولیس فی تقدیم
الوقت حدیث قائم بعینہ اسیطرح علامہ زرقانی مالکی نے شرح موطا
امام مالک ونیز شرح مواہب لدنیہ ومنح محمدیہ مین فرمایا شوکانی غیر مقلد کی
نیل الاوطار مین ہے قال ابو داود وھذا حدیث منکر ولیس فی
جمع التقدیم حدیث قائم بھلا ابو داود سا امام جلیل الشان یہ تصریح فرما گیا جسے
علماے مابعد حتے کہ قائلان جمع بھی بلا نکیر و انکار نقل فرماتے آئے آج تک کوئی اُسکا
پتا دیسکا اب ملاجی چاہین کہ مین حدیث صحیحین سے ثابت کر دون یہ کیونکر بنی مگر
قیامت لطیفہ دلربا کھسیانی ادا یہ ہے کہ جھنجھلائی نظرون سے جلکر فرمایا
کچھ غیرت آوے تو نشاندہی کرین کہ ابو داود نے کونسی کتاب مین یہ قول کہا ہے
یعنے نقول ثقات عدول محض مردود و نامقبول جب تک قائل خود اپنی کتاب
مین تصریح نہ کرے اُس سے کوئی نقل معتبر نہ ہوگی اقول ملاجی ان جھنجھلاہٹون
مین حق بجانب تمھارے ہے تم دلی کی ٹھنڈی سڑک پر ہوا کھلانے کے قابل تھے

یہ حنفی لوگ عبث تمھین چھیڑ کر بو کھلاتے دیتے ہین بھلا اولا اتنا تو ارشاد ہو کہ بہت
ائمۂ جرح و تعدیل و تصحیح و تضعیف وغیرہم ایسے گزرے جنکی کوئی کتاب تصنیف
نہین اُنسے نقل معتبر ہونے کا کیا ذریعہ ہوگا **ثانیا** آپ جو اپنی مبلغ علم تقریب کے
بھروسے رواۃ مین کسیکو ثقہ کسیکو ضعیف کسیکو چنین کسیکو چنان کہہ رہے ہین ظاہر
ہے کہ مصنف تقریب نے ائمین کسیکا زمانہ تک نپایا صدہا سال بعد پیدا ہوئے
اُنھین دیکھنا اور اپنی نگاہ سے پرکھنا تو قطعًا نہین اسیطرح ہر غیر ناظر بین ہی کلام
ہوگا اب رہی دیکھنے والون سے نقل سو مواضع عدیدہ کے ثبوت تو دیجیے کہ ناظرین
مبصرین نے اپنی کس کتاب مین اُن کی نسبت یہ تصریحین کی ہین **ثالثا** آپکی
اسی کتاب مین اور بیسیون نقول سلف سے ایسی نکلینگی کہ آپ حکایات متاخرین کے
اعتقاد پر نقل کر لائے اور اُنسے احتجاج کیا کچھ غیرت رکھاتے ہو تو نشاندہی کرو کہ
وہ باتین منقول عنہم نے کس کتاب مین لکھی ہین مگر یہ کہیے کہ یجوز للوہابی مالا
یجوز لغیرہ **افاضۂ ثانیہ** رہی اسباب مین حدیث ابن عباس رضی
اللہ تعالے عنہما مروی احمد و شافعی و عبد الرزاق و بیہقی و ھذا حدیث احمد
اذ یقول حدثنا عبد الرزاق اخبرنا ابن جریج اخبرنی حسین بن
عبد اللہ بن عبید اللہ بن عباس عن عکرمۃ و کریب عن ابن عباس رضی اللہ
تعالی عنہما قال الا اخبرکم عن صلاۃ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ
وسلم فی السفر قلنا بلی قال کان اذا زاغت الشمس فی منزلہ جمع بین الظھر
والعصر قبل ان یرکب واذا لم تزغ لہ فی منزلہ سار حتی اذا کانت العصر
نزل فجمع بین الظھر والعصر واشار الیہ ابو داؤد تعلیقا فقال رواہ ھشام

بن عمر وقا عن حسین بن عبد اللہ عن کریب عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ولم یذکر لفظہ خود قائلان جمع اسکا ضعف تسلیم کر گئے شاید اسیلیے کچھ سوچ سمجھ کر ملا جی بھی اُسکا ذکر زبان پر نہ لائے لہذا اُسمین زیادہ کلام کی ہمین حاجت نہین تاہم اتنا معلوم رہے کہ اُسکے راوی حسین مذکور ائمہ شان کے نزدیک ضعیف ہین یحیی نے فرمایا ضعیف ابو حاتم رازی نے فرمایا ضعیف یکتب حدیثہ ولا یحتج بہ ابو زرعہ وغیرہ نے کہا لیس بقوی جوزجانی نے کہا لا یشتغل بہ ابن حبان نے کہا یقلب الاسانید ویرفع المراسیل محمد بن سعد نے کہا کان کثیر الحدیث ولم ارھم یحتجون بحدیثہ یہانتک کہ نسائی نے فرمایا متروک الحدیث امام بخاری نے فرمایا علی بن مدینی نے کہا ترکت حدیثہ لاجرم حافظ نے تقریب مین کہا ضعیف اس حدیث کی تضعیف شرح بخاری قسطلانی شافعی وشرح موطا زرقانی مالکی وشرح منتقی شوکانی ظاہری مین دیکھیے ارشاد مین فتح الباری سے ہو لکن لہ شاھد من طریق حماد عن ایوب عن ابی قلابۃ عن ابن عباس لا اعلمہ الا مرفوعا انہ کان اذا نزل منزلا فی السفر فاعجبہ اقام فیہ حتی یجمع بین الظھر والعصر ثم یرتحل فاذا لم یتھیأ لہ المنزل مد فی السیر فسار حتی ینزل فیجمع بین الظھر والعصر اخرجہ البیھقی ورجالہ ثقات الا انہ مشکوک فی رفعہ والمحفوظ انہ موقوف وقد اخرجہ من وجہ اخر مجزوما بوقفہ علی ابن عباس ولفظہ اذا کنتم سائرین فذکر نحوہ شرح موطا مین اسے ذکر کرکے فرمایا وقد قال ابو داود ولیس فی تقدیم الوقت حدیث قائم

اقول وہ ضعیف اور اُسکا یہ شاہد موقوف اگر بالفرض صحیح ومرفوع بھی ہوتو

کیا کام دیتی کہ اُن کا حاصل تو یہ کہ جو منزل حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو پسند آتی اور دوپہر وہین ہو جاتا تو ظہر و عصر دونون سے فارغ ہو کر سوار ہوتے اسمین عصر کا پیش از وقت پڑھ لینا کہان نکلا بعینہ اسی بیان سے شاہد کا ساتا حتی ینزل فیجمع جمع حقیقی پر اصلا شاہد نہین اور کانت العصر کا جواب بعونہ تعالی بیانات آئندہ سے لیجیے وباللہ التوفیق اگر کہیے روایت شافعی یون ہے اخبرنی ابن ابی یحیی عن حسین بن عبد اللہ بن عبید اللہ بن عباس عن کریب عن ابن عباس رضی اللہ عنہما فذکر الحدیث وفیہ جمع بین الظہر والعصر فی الزوال **اقول** اسکی سند مین ابن ابی یحیی رافضی قدری معتزلی جہمی متروک واقع ہے امام اجل یحیی بن سعید قطان وامام اجل یحیی بن معین وامام اجل علی بن مدینی وامام یزید بن ہارون وامام ابوداود وغیرہم اکابر نے فرمایا کذاب تھا امام احمد نے فرمایا ساری بلائین اسمین تھین امام مالک نے فرمایا نہ وہ حدیث مین ثقہ ہے نہ دین مین امام بخاری وغیرہ نے فرمایا ائمہ محدثین کے نزدیک متروک ہے میزان الاعتدال مین ہے ابراہیم بن ابی یحیی احد العلماء الضعفاء قال یحیی بن سعید سألت مالکا عنہ اکان ثقۃ فی الحدیث قال لا ولا فی دینہ وقال یحیی بن معین سمعت القطان یقول ابراہیم بن ابی یحیی کذاب وروی ابو طالب عن احمد بن حنبل قال ترکوا حدیثہ قدری معتزلی یروی احادیث لیس لہا اصل وقال البخاری ترکہ ابن المبارک والناس وروی عبد اللہ بن احمد عن ابیہ قال قدری جہمی کل بلاء فیہ ترک الناس حدیثہ وروی عباس عن ابن معین کذاب رافضی وقال محمد بن عثمان بن ابی شیبۃ سمعت

علیاً یقول ابراھیم بن ابی یحیی کذاب وقال النسائی والدارقطنی وغیرھما متروک اسیمین ہے قال ابن حبان کان یکذب فی الحدیث اسیمین ہے قال ابو محمد الدارمی سمعت یزید بن ھارون یکذب بابراھیم بن ابی یحیی تہذیب التہذیب میں ہے عن الزھری وصالح مولی التوأمۃ وعنہ الشافعی واخرون وقال عبد اللہ بن احمد عن ابیہ کان قدریا معتزلیا جھمیا کل بلاء فیہ قال ابو طالب عن احمد بن حنبل ترک الناس حدیثہ وکان یأخذ احادیث الناس فیضعھا فی کتبہ وقال یحیی القطان کذاب وقال احمد بن سعید بن ابی مریم قلت لیحیی بن معین فابن ابی یحیی قال کذاب تذکرۃ الحفاظ میں ہے قال ابن معین وابو داود رافضی کذاب لاجرم تقریب میں ہے متروک اھ الکل باختصار یہانتک کہ ابو عمر بن عبد البر نے کہا اسکے ضعف پر اجماع ہے کما نقل فی المیزان فی ترجمۃ عبد الکریم بن ابی المخارق واللہ تعالی اعلم **افاضۃ ثالثۃ** یوہیں حدیث دارقطنی حدثنا احمد بن محمد بن سعید ثنا المنذر بن محمد ثنا ابی ثنا ابی ثنا محمد بن الحسین بن علی بن الحسین ثنی ابی عن ابیہ عن جدہ عن علی رضی اللہ تعالی عنہ قال کان النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اذا ارتحل حین تزول الشمس جمع بین الظھر والعصر واذا جد بہ السیر اخر الظھر وعجل العصر ثم جمع بینھما اسیمین سوا عترت طاہرہ کے کوئی راوی ثقہ معروف نہیں عمدۃ القاری میں فرمایا لا یصح اسنادہ شیخ الدارقطنی ھو ابو العباس بن عقدۃ احد الحفاظ لکنہ شیعی (قلت بل نص فی موضع اخر من المیزان فیہ وفی ابن خراش انہما رافضیان وبدعتھما اھ) وقد تکلم فیہ الدارقطنی وحمزۃ السھمی وغیرھما وشیخہ المنذر بن محمد بن المنذر لیس بالقوی

ایضاً قالہ الدارقطنی ایضاً وابو وجدہ یحتاج الی معرفتہا **اقول** وہ صحیح ہی سہی توالفاظاً صاف صاف ہمارے مفید وموافق ہے اُسکا صریح مفادیہ کہ سورج ڈھلنے ہی کوچ ہوتا توظہر مین جمع فرمانے پر ظاہر کہ زوال ہوتے ہی کوچ اور جمع تقدیم کا جمع محال کیا پیش از زوال ظہر وعصر پڑھ لیتے لاجرم وہی جمع مراد جسکا صاف بیان خود آگے موجود کہ ظہر بدیر اور عصر جلد پڑھتے یہی جمع صوری ہے کما لا یخفے **افاضۂ رابعہ** حدیث انس رضی اللہ تعالے عنہ کہ انشاء اللہ العزیز جمع تاخیر مین آتی ہے اُسمین معروف ومحفوظ ومروی جماہیر ائمۂ ثقات وعدول مذکور صحیح بخاری وصحیح مسلم وسنن ابی داود وسنن نسائی ومصنف طحاوی وغیرہا عامۂ دواوین اسلام صرف اسقدر ہے کہ حضور پرنور صلوات اللہ تعالے وسلامہ علیہ اگر دوپہر ڈھلنے سے پہلے کوچ فرماتے ظہر مین عصر تک تاخیر کرکے ساتھ ساتھ پڑھتے اور اگر منزل ہی پر وقت ظہر آجاتا صلی الظہر ثم رکب ظہر پڑھکر سوار ہوجاتے جس سے بحکم مقابلہ وسکوت فی معرض البیان صاف ظاہر کہ تنہا ظہر پڑھتے عصر اُسکے ساتھ نملاتے ولہذا نافیان جمع تقدیم نے اُس سے تمسک کیا کما فی عمدۃ القاری وارشاد الساری وغیرہما مگر بعض روایات غریبہ مین آیا کہ ظہر وعصر دونون پڑھکر سوار ہوتے حاکم نے اربعین مین بطریق ابی العباس محمد بن یعقوب عن محمد بن اسحٰق الصاغانی عن حسان بن عبد اللہ عن المفضل بن فضالۃ عن عقیل عن ابن شہاب عن انس رضی اللہ تعالی عنہ یہ روایت کی فان زاغت الشمس قبل ان یرتحل صلی الظہر والعصر ثم رکب جعفر فریابی نے بتفرد اسحٰق بن راہویہ سے روایت کی عن

شبابۃ بن سوار عن اللیث عن عقیل عن الزہری عن انس رضی اللہ تعالی
عنہ قال کان النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اذا کان فی سفر فزالت الشمس
صلی الظہر والعصر جمیعا ثم ارتحل اوسط طبرانی میں ہے حدثنا محمد
بن ابرھیم بن نصر بن سندر الاصبہانی ثنا ھارون بن عبد اللہ الجمال
ثنا یعقوب بن محمد الزہری ثنا محمد بن سعدان ثنا ابن عجلان عن عبد اللہ
بن الفضل عن انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ ان النبی صلی اللہ
تعالی علیہ وسلم کان اذا کان فی سفر فزاغت الشمس قبل ان یرتحل صلی الظہر
والعصر جمیعا روایت اسحق پر امام ابو داود نے انکار کیا اسمعیلی نے اُسے معلول بتایا
کما فی العمدۃ وغیرہا اقول للامام اسحق رضی اللہ تعالی عنہ کلام فی جلالۃ
قدرہ وعظمۃ فخرہ لکن نص الامام ابی داود انہ کان تغیر قبل موتہ
باشھر قال وسمعت منہ فی تلک الایام فرمیت بہ کما فی التہذیب
وذکر الحافظ المزی حدیثہ الذی زاد فیہ علی اصحاب سفین فقال
قیل اسحق اختلط فی اخر عمرہ کما فی المیزان ولاشک انہ رحمہ اللہ تعالی
کان کثیر التحدیث عن ظہر قلبہ املی المسند کلہ من حفظہ کما فی
التہذیب قال قال احمد بن اسحق الضبعی سمعت ابرھیم بن ابی طالب یقول
فذکرہ فلاغروان یعتریہ خطؤ فی حدیث اوحدیثین ومن المعصوم عن
مثل ذلک فی سعۃ ماروی وکثرتہ لاجرم امام ذہبی شافعی نے اس حدیث کو منکر کہا
اور امام اسحق کی لغزش حفظ واشتباہ سے گنا حیث قال وکذا حدیث رواہ
جعفر الفریابی ثنا اسحق بن راھویہ ثنا شبابۃ عن اللیث عن عقیل

عن ابن شہاب عن انس رضی اللہ تعالی عنہ کان رسول اللہ صلی اللہ تعالے علیہ وسلم اذا کان فی سفر فزالت الشمس صلی الظہر والعصر ثم ارتحل فہذا علی نکارتہ منکر فقد رواہ مسلم عن الناقد عن شبابۃ (وذکر لفظہ) تابعہ الزعفرانی عن شبابۃ واخرجہ مسلم من حدیث عقیل عن ابن شہاب عن انس (وذکر لفظہ ای ولیس فی شیٔ منہما والعصر قال) ولا ریب ان اسحٰق کان یحدث الناس من حفظہ فلعلہ اشتبہ علیہ اسکے بعد ہمین شبابہ بن سوار مین کلام کی حاجت نہین کہ وہ اگرچہ رجال جماعہ وموثقین ابن معین وسعد وابی شیبہ سے ہو مگر مبتدع سکلب تھا امام احمد نے اُسے ترک کیا امام ابو حاتم رازی نے درجہ حجیت سے ساقط بتایا تہذیب التہذیب امام ابن حجر عسقلانی مین ہے شبابۃ بن سوار الفزاری قال احمد بن حنبل ترکتہ لم اکتب عنہ للارجاء فقیل لہ یا ابا عبد اللہ وابومعویۃ قال شبابۃ کان داعیۃ وقال زکریا الساجی صدوق یدعو الی الارجاء کان احمد یحمل علیہ اسی مین ہے قال ابو حاتم صدوق یکتب حدیثہ ولا یحتج بہ اسی مین ہے قال ابو بکر الاثرم عن احمد بن حنبل کان یدعو الی الارجاء وحکی عنہ قول اخبث من ھذہ الاقاویل قال اذا قال فقد عمل بجارحتہ وھذا قول خبیث ما سمعت احدا یقولہ اسی مین ہے قال ابو بکر محمد بن ابی الثلج حدثنی ابو علی بن سختی المدائنی حدثنی رجل معروف من اھل المدائن قال رأیت فی المنام رجلا نظیفا لثوب حسن الھیأۃ فقال لی من این انت قلت من اھل المدائن قال انا من اھل الجانب الذی فیہ شبابۃ قلت نعم قال فانی ادعو اللہ فامن علی دعائی اللھم ان کان

شبابۃ ببغض اہل نبیک فاضربہ الساعۃ بنا بلغ قال فاتبعت وجئت الی المدائن قبل الظہر واذا الناس فی ھرج فقلت ما للناس فقالوا قتل شبابۃ فی السحر ومات الساعۃ روایت حاکم وطبرانی کو خود ملاجی بھی ضعیف مان چکے فرماتے ہین مولف نے دلائل ہین وہ حدیثین بیان کی ہین جنکی طرف ہمکو کچھ التفات نہین یعنی ایک روایت ابوداود جسکے راوی مین ضعف تھا ایک روایت معجم اوسط طبرانی ایک روایت اربعین حاکم نقل کرکے اُنپر طعن کردیا اور جو روایتین صحیحہ متداول تھین نقل کرکے اُن کا جواب نہین دیا یہ کیا دینداری ہے اور کیا مردانگی کہ بخاری وسلم چھوڑکر اربعین حاکم اور اوسط طبرانی کو جا پکڑا اور اُن سے دو روایتین ضعیف نقل کرکے انکا جوابدیا لہذا ہمین اُن کے باب مین تفصیل کلام کی حاجت نہین ع مدعی لاکھ پہ بھاری ہے گواہی تیری خیر یہ تو ملاجی سے خدا جانے کس مجبوری نے کھلوا چھوڑا گر ستم **لطیفہ** اس مافات کی تلافی یہ ہے کہ جب یہ روایتین ناقابل احتجاج نکل گئین خود روایت صحیحین مین لفظ والعصر بڑھادیا فرماتے ہین روایت کی بخاری اور مسلم نے انس سے (الی قولہ) فان زاغت الشمس قبل ان یرتحل صلے الظہر والعصر ثم رکب **اقول** ملاجی حنفیہ کی مردی تو بحمد اللہ آپ نے دیکھ لی ور بعونہ تعالے اور دیکھیے گا یہان تک کہ آپکی سب ہوسون کی تسکین ہوجائے مگر دینداری ومردانگی اسکا نام ہوگا کہ مشہور ومتداول کتب مین تحریف کیجیے مردانہ پن کا دعوے ہے تو صحیحین مین اس عبارت کا نشان دیجیے ایک زمانہ مین آنکو خبط کفری جاگا تھا کہ زمین کے طبقات زیرین مین حضور پر نور منزہ عن الشبہ والنظیر صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کے معاذ اللہ چھ مثل موجود ہین یہ بخاری مسلم

شاید انھین طبقات کی ہونگی **ثم اقول** وباللہ التوفیق یہ سب کلام بالائی تھا
فرض کر لیجیے کہ یہ روایت صحیحہ بلکہ خود صحیحین مین موجود سہی پھر تمھین کیا نفع اور ہمین
کیا ضرر اُسکا تو اتنا حاصل کہ سورج منزل ہی مین ڈھل جاتا تو ظہر و عصر دونون سے
فارغ ہو کر سوار ہوتے اس سے عصر کا پیش از وقت پڑھ لینا کہان سے
نکلا **اولا** واو مطلق جمع کے لیے ہے نہ معیت و تعقیب کیواسطے جمیعًا بھی اُسی مطلق
جمع کی تاکید کرتا ہی جو مفاد واو ہے اُسکا منطوق صریح اجتماع فی الحکم ہو ف۱ نہ خواہی
نخواہی اجتماع فی الوقت آیۂ کریمہ وتوبوا الی اللہ جمیعا ایہ المؤمنون
لعلکم تفلحون ۝ نے یہ ارشاد فرمایا کہ سب مسلمان توبہ کرین حکم توبہ سب کو شامل
ہوا یہ فرض کیا کہ تمام دنیا کے مسلمان ایک وقت ایک ساتھ ملکر معًا توبہ کرین
ثانیا اجتماع فی الوقت کہ بذریعۂ فردیت اجتماع فی الحکم مفاد ہو یا خود اُسکے
لیے بھی وضع مانو اُسوقت سے وقت نماز مراد نہین ہو سکتا کہ وضع الفاظ تعیین
اوقات نماز سے مقدم ہے لفظ جمیعا اپنے معنی لغوی پر اہل جاہلیت بھی بولتے
تھے جنھین نماز سے خبر تھی نہ اُسکے وقت سے تو لاجرم اس تقدیر پر اُسکا مفاد
اتحاد زمانۂ وقوع و مقارنت فی الصدور ہوگا وہ دو نماز فرض مین ناممکن اور
اتصال بروجہ تعقیب اس معنے جمیعا کا فرد نہین بلکہ صریح مباین لاجرم پھر اُسی
معنے واضح و روشن و اقل متیقن یعنے اجتماع فی الحکم کیطرف رجوع لازم کہ
تا صحت حقیقت مجاز کیطرف مصیر نا مجاز خصوصًا مستدل کو **ثالثا** تعقیب ہی
سہی پھر جمع صوری کی نفی کہان سے ہوئی صلے جمیعا یون بھی صادق اور ادعاے
تقدیم باطل و زاہق ھکذا ینبغی التحقیق واللہ ولی التوفیق بحمد اللہ آفتاب کی

ف۱ یعنی قرآن شریف میں جو آیۂ کریمہ قلنا اھبطوا منھا جمیعا ہے جمیعا حال فی اللفظ تاکید فی المعنی کانہ قیل اھبطوا انتم اجمعون لا دلالۃ علیہ علی اجتماعھم علی الھبوط فی زمان واحد کما فی جاؤا جمیعا ۱۲ منہ

طرح روشن ہوا کہ جمع تقدیم پر اصلا کوئی دلیل نہین کسی حدیث صحیح مین اُسکی بو بھی نہین ملاجی کا قطعی و مفسر کہدینا خدا جانے کس نشہ کی ترنگ تھی سبحٰن اللہ کیا ایسی ہی ہو سو نپر توقیت منصوص قرآن ونصوص وپیش از وقت نماز کے بطلان پر اجماع امت ترک کر دیے جائینگے اور خدا و رسول جل جلالہ وصلی اللہ تعالے علیہ وسلم کے باندھے ہوئے اوقات اولٹ پلٹ ہو سکینگے یہ اچھا عمل بالحدیث ہے کہ اپنی خیال بندیونپر رگ دعوے بلند اور قرآن عظیم وحدیث واجماع سب سے آنکھین بند ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم وصلے اللہ تعالےٰ علی سید المرسلین سیدنا ومولٰنا محمد وآلہ وصحبہ اجمعین

فصل سوم تضعیف دلائل جمع صوری

الحمد للہ جمع تقدیم کے جواب سے فراغ تام ملا اب جمع تاخیر کیطرف چلیے ملاجی بہزار کاوش وکاہش یہان بھی وہی حدیثین چھانٹ پاتے جن کے الفاظ متعددہ کے ذکر سے شاید عوام کو یہ وہم دلانا ہو کہ اتنی حدیثین ہین یہ دو حدیثین وہی احادیث ابن عمر وانس رضی اللہ تعالے عنہم مذکورہ صدر فصل اول وافاضۂ ثالثہ ہین جن کے بعض طرق والفاظ حدیث اول جمع صوری وحدیث اول ودوم احادیث مجملہ مین گزرے ان کے بعض الفاظ بعض طرق کو ملاجی جمع حقیقی مین نص صریح سمجھکر لاتے اور بزعم خود بہت چمک چمک کر دعوے فرماتے ادھر کے متکلمین نے اکثر افادات علمائے سابقین اور بعض اپنے سوانح جدیدہ سے اُن کے جوابون مین کلام طویل کیے فقیر غفرلہ المولی القدیر کا یہ مختصر جواب نقل اقاویل وجمع اقال وقیل کے لیے نہین لہذا بعونہ تعالے وہ افاضات تازہ سنیے کہ فیض مولا تے اجل سے قلب عبد اذل

اقول ملاجی جمع صوری تو عوام کیا اکثر خواص کو بھی نہ صرف دشوار بلکہ ناممکن تھی وہ بھی سفر کے کھلے میدانون مین ایک ادنیٰ پلٹی کہ پردہ نشین زنان ناقصات العقل کے لیے گھر کی چار دیواری مین ممکن ہو گئی **ثامنا** عبد الرزاق مصنف مین بطریق عمرو بن شعیب راوی قال قال عبد اللہ جمع لنا رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم مقیما غیر مسافر بین الظہر والعصر والمغرب والعشاء فقال رجل لابن عمر لم ترى النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فعل ذلک قال لان لا تخرج امتہ ان جمع رجل ابن جریر اُس جناب سے یون لفظ راوی خرج علینا رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فکان یؤخر الظہر ویعجل العصر فیجمع بینہما ویؤخر المغرب ویعجل العشاء فیجمع بینہما نیز ابن جریر کی دوسری روایت مین اُسی جناب سے یون ہے اذا بادر احدکم الحاجۃ فشاء ان یؤخر المغرب ویعجل العشاء ثم یصلیہما جمیعا فعل ان حدیثون سے بھی ظاہر کہ جمع صوری مین بیشک آسانی ورحمت اور وقت حاجت عام لوگون کو اسکی اجازت **تاسعا** عبد الرزاق صفوان بن سلیم سے راوی قال جمع عمر بن الخطاب بین الظہر والعصر فی یوم مطیر یعنے امیر المومنین فاروق اعظم نے مینہ کے سبب ظہر وعصر جمع کی **اقول** ظاہر ہے کہ امیر المومنین کے نزدیک جمع وقتی حرام وگناہ کبیرہ ہے جسکا بیان ان شاء اللہ المنان فصل چہارم مین آتا ہے لاجرم جمع صوری فرمائی **عاشرا** طبرانی حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالے عنہ سے راوی ان النبی صلی اللہ تعالے علیہ وسلم کان یجمع بین المغرب والعشاء یؤخر ہذہ فی آخر وقتہا ویعجل ہذہ فی اول وقتہا حضور اقدس سید عالم صلی اللہ تعالے علیہ وسلم مغرب وعشا کو جمع

اقول لاجرم جمع صوری تو عوام کیا اکثر خواص کو بھی نہ صرف دشوار بلکہ نا ممکن تھی وہ
بھی سفر کے کھلے میدانوں میں اب کیا دیبا بلٹی کہ پردہ نشین زنان ناقصات العقل کے لیے
گھر کی چار دیواری میں ممکن ہو گئی **ثامنا** عبد الرزاق مصنف میں بطریق عمرو بن شعیب
راوی قال قال عبد اللہ جمع لنا رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم
مقیما غیر مسافر بین الظہر والعصر والمغرب والعشاء فقال رجل لابن عمر
لم ترى النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فعل ذلک قال لان لا تحرج امتہ ان
جمع رجل ابن جریر اُسی جناب سے باین لفظ راوی خرج علینا رسول اللہ
صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فکان یؤخر الظہر ویعجل العصر فیجمع بینہما ویؤخر
المغرب ویعجل العشاء فیجمع بینہما نیز ابن جریر کی دوسری روایت میں اُسی جناب سے
یوں ہے اذا بادر احدکم الحاجۃ فشاء ان یؤخر المغرب ویعجل العشاء
ثم یصلیہما جمیعا فعل ان حدیثوں سے بھی ظاہر کہ جمع صوری میں بیشک آسانی
ورحمت اور وقت حاجت عام لوگوں کو اسکی اجازت **تاسعا** عبد الرزاق صفوان
بن سلیم سے راوی قال جمع عمر بن الخطاب بین الظہر والعصر فی یوم مطیر
یعنے امیر المؤمنین فاروق اعظم نے مینہ کے سبب ظہر و عصر جمع کی **اقول** ظاہر
ہے کہ امیر المؤمنین کے نزدیک جمع وقتی حرام وگناہ کبیرہ ہے جسکا بیان ان شاء اللہ
المنان فصل چہارم میں آتا ہے لاجرم جمع صوری فرمائی **عاشرا** طبرانی حضرت عبد اللہ
بن مسعود رضی اللہ تعالے عنہ سے راوی ان النبی صلی اللہ تعالے علیہ
وسلم کان یجمع بین المغرب والعشاء یؤخر ہذہ فی آخر وقتہا ویعجل ہذہ
فی اول وقتہا حضور اقدس سید عالم صلی اللہ تعالے علیہ وسلم مغرب وعشا کو جمع

قال غابت الشمس وانا عند عبد اللہ بن عمر فسرنا فلما رأیناہ قد امسی قلنا الصلوٰۃ فسار حتی غاب الشفق وتصوبت النجوم ثم انہ نزل فصلی الصلوتین جمیعا ثم قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا جد بہ السیر صلی صلاتی ہذہ یقول یجمع بینہما بعد لیل روایت ترمذی حدثنا ہناد نا عبدۃ عن عبید اللہ بن عمر عن نافع عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما انہ استغیث علی بعض اہلہ فجد بہ السیر واخر المغرب حتی غاب الشفق ثم نزل فجمع بینہما ثم اخبرہم ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان یفعل ذلک اذا جد بہ السیر قال ابو عیسیٰ ہذا حدیث حسن صحیح روایت نسائی اخبرنا اسحٰق بن ابرہیم ثنا سفین عن ابن ابی نجیح عن اسمٰعیل بن عبد الرحمٰن شیخ من قریش قال صحبت ابن عمر الی الحمی فلما غربت الشمس ہبت ان اقول لہ الصلوٰۃ فسار حتی ذہب بیاض الافق وفحمۃ العشاء ثم نزل فصلی المغرب ثلث رکعات ثم صلی رکعتین علی اثرہما قال ہکذا رأیت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یفعل بظاہر زیادہ مستحق جواب یہی تین روایتیں تھیں مگر فقیر بعون الملک القدیر عزوجل وہ جوابات شافیہ وکافیہ وتقریرات صافیہ ووافیہ بیان کرے کہ یہ ساتوں طرق وران کے سوا اور بھی کچھ ہوں تو سب کو بحول اللہ تعالیٰ کفایت کریں **فاقول** وباللہ التوفیق وبہ العروج علی اوج التحقیق **جواب اول** اسی حدیث ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے طرق کثیرہ جلیلہ صحیحہ کہ سابقاً ہمنے ذکر کیے صاف وواشگاف باواز بلند تصریحات قاہرہ فرمارہے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے نماز مغرب غروب شفق سے پہلے پڑھی اور عشا غروب شفق کے بعد اور اسیکو حضور اقدس سید عالم

صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے روایت کیا اُن روایات صحاح وحسان وجلیلۃ الشان پر
پھر نگاہ تازہ کیجیے امام سالم صاحبزادہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہم اپنی روایات مرویہ
صحیح بخاری وسنن نسائی وصحیح اسمعیلی وغیرہا مین فرما رہے ہین کہ دو تین میل چلکر جب
تارے کھل آئے اُترکر مغرب پڑھی پھر ٹھہرکر عشا۔ عبد اللہ بن واقد شاگرد حضرت
ابن عمر اپنی روایت مرویہ سنن ابی داود مین روشن تر فرماتے ہین کہ غروب شفق سے
پہلے اُترکر مغرب پڑھی پھر منتظر رہے یہانتک کہ شفق ڈوبگئی اُسوقت عشا پڑھی
طرفہ یہ کہ وہی امام نافع تلمیذ خاص ورفیق سفر حضرت ابن عمر کہ ان غروب شفق والی
سات روایتون مین چار اُنھین سے ہین وہی وہان اپنی روایات کثیرہ مرویہ سنن
ابی داود وسنن نسائی وغیرہا مین یوہین واضح وجلی تر فرما رہے ہین کہ جب تک
مغرب پڑھی ہی شفق ہرگز نہ ڈوبی تھی بلکہ بعد کو بھی انتظار فرمانا پڑا جب ڈوبگئی
اُسوقت عشا کی تکبیر کہی اور اول تا آخر ان سب روایات مین تصریح صریح ہے
کہ حضور اقدس سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم بھی ایسا ہی کیا کرتے بلکہ حدیث امام
سالم مین یون ہے کہ حضور پرنور صلے اللہ تعالی علیہ وسلم نے حکم دیا کہ جسے جلدی ہو
وہ اسطرح پڑھا کرے بعد انصاف ان صاف الفاظ مفسر النصوص مین کہین بھی گنجائش
تاویل وتبدیل ہے اور شک نہین کہ قصۂ صفیہ زوجۂ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالے
عنہم جو وہان اور یہان دونون طرف کی روایات مین مذکور ایک ہی بار تھا بلکہ انھین
امام نافع سے مروی کہ ابن عمر سے عمر بھر مین صرف اسی بار جمع معلوم ہے اس کے
سوا کسی سفر مین اُنھین جمع کرتے نہین دیکھا سنن ابی داود مین بطریق امام ایوب
سختیانی مذکور انہ لم یر ابن عمر جمع بینہما قط الا تلک اللیلۃ یعنی لیلۃ

یستصرخ علی صفیۃ اھ اما ما قال وروی من حدیث مکحول عن نافع
انہ رای ابن عمر فعل ذلک مرۃ او مرتین اھ فاقول فیہ شک والشک
لا یعارض الجزم حدیث نسائی وطحاوی میں انھیں امام نافع سے گزرا کہ میں نے
انکی عادت یہی پائی تھی کہ نماز کی محافظت فرماتے حدیث کتاب الحج میں انھیں نافع
سے تھا کہ ابن عمر اذان ہوتے ہی مغرب کے لیے اُترتے اس بار دیر لگائی روایت
نسائی وطحاوی وحجم میں تھا ہمیں گمان ہوا کہ اسوقت نماز انھیں یاد نہ رہی یہ سب اسی
قول نافع کے مؤید ہیں بعہذا شک نہیں کہ اصل عدم تعدد ہے تو جب تک صراحۃ
تعدد ثابت نہ ہوتا اُسکے ادعا کیطرف راہ نہ تھی خصوصا مستدل کو جسے احتمال کافی
نہیں دفع تعارض کے لیے اسکا اختیار اُسوقت کام دیتا کہ خود قصہ صفیہ میں
دونوں روایات صحیحہ قبل غروب و بعد غروب موجود نہ ہوتیں فسقط ما التجأ الیہ بعض
المتاخرین من العلماء المخالفین فی المسألۃ ظنا منہ انہ یدرأ بہ
التعارض وما کان لیندرئ بہ ناچار خود ملاجی کو بھی ماننا پڑا کہ یہ سب طرق وروایات
ایک ہی واقعہ کی حکایات ہیں قصہ صفیہ میں حضرت سالم بن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالے
عنہم بطریق کثیر بن قاروندا مروی سنن نسائی پر براہ عیاری یہی جب کوئی طعن
نہ گڑھ سکے تو اُسے مخالف حدیث شیخین ٹھہرا کر رد کر دیا کہ اسمیں مغرب کا بین الوقتین
پڑھنا ہے اور اُن میں بعد غروب شفق لہذا یہ شاذ ومردود ہے جسکی نقل لطیفہ ششم
افادہ یکم میں گزری حالانکہ حدیث مسلم کے لفظ ابھی سُن چکے اُسمیں قصہ صفیہ کا
کہیں ذکر نہیں تو جب تک روایت مطلقہ بھی اسی قصہ صفیہ پر محمول نہو حدیث قصہ
صفیہ کو مخالف روایت شیخین کہنا معنے چہ بالجملہ اس حدیث کی اتنی روایات کثیرہ

ہین یہ تصریح صریح ہو کہ مغرب غروب شفق سے پہلے پڑھی اور اسکی اُن روایات ہین یہ کہ شفق ڈوبنے پر پڑھی اور دونون جانب طرق صحاح وحسان ہین جن کے رد کیطرف کوئی سبیل نہین تو اب یہ دیکھنا واجب ہوا کہ انمین کونسا الفاظ مفسر ناقابل تاویل ہے جسے چار وناچار معتمد رکھین اور کونسا محتمل کہ اُسے مفسر کیطرف پھیر کر رفع تعارض کرین ہر عاقل جانتا ہو کہ ہمارے طرف کے نصوص اصلا احتمال معنے خلاف نہین رکھتے شفق ڈوبنے سے پہلے پڑھی اتنی ہی لفظ کے یہ معنے کسیطرح نہو سکتے کہ جب شفق ڈوبگئی اُسوقت پڑھی نہ کہ جب اُسکے ساتھ یہ تصریحات جلیہ ہون کہ پھر مغرب پڑھ کر انتظار کیا یہانتک کہ شفق ڈوبگئی اسکے بعد عشا پڑھی ان لفظون کو کوئی نیم مجنون بھی مغرب بعد شفق پڑھنے پر حمل نکر سکیگا ہان پورے پاگل ہین کلام نہین مگر اُدھر کے نصوص کہ چلے یہانتک کہ شفق ڈوبگئی پھر مغرب پڑھی یا جمع کی یا بعد غروب شفق اُتر کر جمع کی یہ اچھے خاصے محتمل وصالح تاویل ہین جن کا اُن نصوص صریحہ مفسرہ سے موافق مطابق ہو جانا بہت آسان عربی فارسی اُردو سب کا محاورہ عامہ شائعہ مشہورہ واضحہ ہے کہ قرب وقت کو اُسوقت سے تعبیر کرتے ہین عصر کے اخیر وقت کہتے ہین شام ہوگئی حالانکہ ہنوز سورج باقی ہے کسی سے اول وقت آنے کا وعدہ تھا وہ اسوقت آتے تو کہتے ہین اب سورج چھپے آئے قریب طلوع تک کوئی سوتا ہو تو اُسے اُٹھاتے مین کہینگے سورج نکل آیا شروع چاشت کے وقت کسی کام کو کہا تھا مامور نے قریب نصف النہار آغاز کیا تو کہیگا اب دوپہر ڈھلے لیکر بیٹھے ان کی صدہا مثالین ہین کہ خود ملاجی اور اُن کے موافقین بھی اپنے کلامون مین رات دن انکا استعمال کرتے ہون گے بعینہ اسیطرح یہ محاورے زبان مبارک عرب وخود

اقول لاجرم جمع صوری تو عوام کیا اکثر خواص کو بھی نہ صرف دشوار بلکہ ناممکن تھی وہ
بھی سفر کے کھلے میدانوں میں اب کیا دیا پلٹی کہ پردہ نشین زنان ناقصات العقل کے لیے
گھر کی چار دیواری میں بھی ممکن ہو گئی **ثامنا** عبد الرزاق مصنف میں بطریق عمرو بن شعیب
راوی قال قال عبد اللہ جمع لنا رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم
مقیما غیر مسافر بین الظہر والعصر والمغرب والعشاء فقال رجل لابن عمر
لم ترى النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فعل ذلک قال لان لا تحرج امتہ ان
جمع رجل ابن جریر اسی جناب سے بایں لفظ راوی خرج علینا رسول اللہ
صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فکان یؤخر الظہر ویعجل العصر فیجمع بینہما ویؤخر
المغرب ویعجل العشاء فیجمع بینہما نیز ابن جریر کی دوسری روایت میں اسی جناب سے
یوں ہے اذا بادر احدکم الحاجۃ فشاء ان یؤخر المغرب ویعجل العشاء
ثم یصلیہما جمیعا فعل ان حدیثوں سے بھی ظاہر کہ جمع صوری میں بیشک آسانی
ورحمت اور وقت حاجت عام لوگوں کو اسکی اجازت **تاسعا** عبد الرزاق صفوان
بن سلیم سے راوی قال جمع عمر بن الخطاب بین الظہر والعصر فی یوم مطیر
یعنے امیر المومنین فاروق اعظم نے مینہ کے سبب ظہر وعصر جمع کی **اقول** ظاہر
ہے کہ امیر المومنین کے نزدیک جمع وقتی حرام و گناہ کبیرہ ہے جسکا بیان ان شاء اللہ
المنان فصل چہارم میں آتا ہے لاجرم جمع صوری فرمائی **عاشرا** طبرانی حضرت عبد اللہ
بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے راوی ان النبی صلی اللہ تعالی علیہ
وسلم کان یجمع بین المغرب والعشاء یؤخر ہذہ فی آخر وقتہا ویعجل ہذہ
فی اول وقتہا یعنی حضور سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم مغرب وعشا کو جمع

رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں
صلی بی العصر حین کان ظلہ مثلہ فلما کان الغد صلی بی الظہر حین کان ظلہ
مثلہ ترمذی کے لفظ یوں ہیں صلی المرۃ الثانیۃ الظہر حین کان ظل کل شیئ
مثلہ لوقت العصر بالامس شافعی کے لفظ یہ ہیں ثم صلی المرۃ الاخرۃ الظہر حین
کان کل شیئ قدر ظلہ قدر العصر بالامس حدیث ۲ نسائی وطحاوی و
حاکم وبزار نے ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی حضور اقدس صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ھذا جبریل جاء کم یعلمکم دینکم وفیہ ثم
صلی العصر حین رای الظل مثلہ ثم جاءہ الغد ثم صلی بہ الظہر حین کان
الظل مثلہ بزار کے لفظ یوں ہیں جاءنی فصلی بی العصر حین کان فیئ مثلی
ثم جاءنی من الغد فصلی بی الظہر حین کان الفیئ مثلی حدیث ۳
نیز نسائی وامام احمد واسحٰق بن راہویہ وابن حبان وحاکم جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ
عنہما سے راوی ان جبریل اتی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حین کان
الظل مثل شخصہ فصلی العصر ثم اتاہ فی الیوم الثانی حین کان ظل الرجل
مثل شخصہ فصلی الظہر حدیث ۴ امام اسحٰق بن راہویہ اپنی مسند میں حضرت
ابومسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بطریق حدثنا بشر بن عمر
الزہرانی ثنی مسلمۃ بن بلال ثنا یحیی بن سعید ثنی ابوبکر بن عمرو بن حزم عن
ابی مسعود الانصاری اور بیہقی کتاب المعرفۃ میں بطریق ایوب بن عتبۃ
ثنا ابوبکر بن عمرو بن حزم عن عروۃ بن الزبیر عن ابن ابی مسعود عن ابیہ
راوی اور یہ لفظ حدیث اسحٰق ہیں قال جاء جبریل الی النبی صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم فقال قم فصل وذلک لدلوک الشمس حین زالت فقام رسول اللہ

صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فصلی الظہر اربعا ثم اتاہ حین کان ظلہ مثلہ

فقال قم فصل فقام فصلی العصر اربعا ثم اتاہ من الغد حین کان ظلہ

مثلہ فقال لہ قم فصل فقام فصلی الظہر اربعا **حدیث ۵** ابن

راہویہ مسند میں عبد الرزاق سے اور عبد الرزاق مصنف میں بطریق **اخبرنا**

معمر عن عبد اللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم عن ابیہ عن جدہ عمرو

بن حزم رضی اللہ تعالی عنہ سے راوی قال جاء جبریل فصلی بالنبی صلی اللہ

تعالی علیہ وسلم وصلی النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم بالناس حین زالت الشمس

الظہر ثم صلی العصر حین کان ظلہ مثلہ قال ثم جاء جبریل من الغد فصلی

الظہر بالنبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم وصلی النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم

بالناس الظہر حین کان ظلہ مثلہ **حدیث ۶** دارقطنی سنن اور

طبرانی معجم کبیر اور ابن عبد البر تمہید میں بطریق ایوب بن عتبۃ عن ابی بکر بن حزم

عن عروۃ بن الزبیر حضرت ابو مسعود انصاری و بشیر بن ابی مسعود دونوں صحابی

رضی اللہ تعالی عنہما سے راوی ان جبریل جاء الی النبی صلی اللہ تعالی

علیہ وسلم حین دلکت الشمس فقال یا محمد صل الظہر فصلی ثم جاء حین کان ظل

کل شیٔ مثلہ فقال یا محمد صل العصر فصلی ثم جاءہ الغد حین کان ظل کل شیٔ

مثلہ فقال صل الظہر الحدیث والکل مختصرا ان سب حدیثوں میں کل کی

عصر کی نسبت یہ ہے کہ جب سایہ ایک مثل ہوا نماز پڑھائی اور بعینہ یہی لفظ

آج کی ظہر میں ہیں کہ جب سایہ ایک مثل ہوا پڑھائی اور روایت ترمذی تو صاف صاف

ہے کہ آج کی ظہر اُسوقت پڑھی جسوقت کل عصر پڑھی تھی حالانکہ مقصود اوقات کی تمیز اور ہر نماز کا اول و آخر وقت جدا جدا بتانا ہے لاجرم امام ابو جعفر وغیرہ نے ظہر امروزہ میں ان لفظوں کے یہی معنے لیے کہ جب سایہ ایک مثل کے قریب آیا پڑھائی معانی الآثار میں قال احتمل ان یکون ذلک علی قرب ان یصیر ظل کل شیء مثلہ وھذا جائز فی اللغۃ قال اللہ عزوجل فذکر الایۃ وشرح المراد وافاد واجاد حدیث ۷ سائل نے جو خدمت اقدس حضور سید المرسلین صلے اللہ تعالے علیہ وسلم میں حاضر ہو کر اوقات نماز پوچھے اور حضور والا نے ارشاد فرمایا ہے کہ دو دن حاضر رہکر ہمارے پیچھے نماز پڑھ پہلے دن ہر نماز اپنے اول وقت اور دوسرے دن ہر نماز آخر وقت پڑھا کر ارشاد ہوا ہے الوقت بین ھذین وقت ان دونوں وقتوں کے درمیان ہے اس حدیث میں نسائی وطحاوی نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی سال رجل رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم عن مواقیت الصلوٰۃ فقال صل معی فصلی الظہر حین زاغت الشمس والعصر حین کان فی کل شیء مثلہ قال ثم صلی الظہر حین کان فیء الانسان مثلہ اس حدیث میں بھی عصر دیروز و ظہر امروز کا وہی حال اور علما کے وہی مقال حدیث ۸ سنن ابی داود میں بسند صحیح ابو موسے اشعری رضی اللہ تعالے عنہ سے حدیث سائل یوں ہے ان سائلا سال النبی صلے اللہ تعالی علیہ وسلم فلم یرد علیہ شیأ حتی امر بلالا فاقام الفجر حین انشق الفجر وفیہ فلما کان من الغد اقام الظہر فی وقت العصر الذی کان قبلہ وصلی العصر وقد اصفرت الشمس او قال امسی اس حدیث سے دو فائدہ زائدہ حاصل ہوتے اولاً یہیں صاف تصریح ہے کہ آج کی ظہر کل کی

عصر کے وقت پڑھی حالانکہ یہی حدیث ابی موسےٰ اسی طریق بدر بن عثمٰن ثنا
ابو بکر بن ابی موسیٰ عن ابیہ سے مسلم و نسائی و ابن ابان و طحاوی کے یہاں
ان لفظوں سے ہے ثم اخر الظھر حتےٰ کان قریبا من وقت العصر بالامس
و لفظ النسائی الی قریب پھر ظہر کی تاخیر فرمائی یہانتک کہ وقت عصر دیروزہ سے
قریب ہوگئی) ثابت ہوا کہ وہان بھی قرب ہی مراد ہے اور قرب وقت کو نام
وقت سے تعبیر کرنا صراحۃً ان لفظون سے بھی تعبیر کر لیتے ہین کہ دوسری
نماز کے وقت مین نماز پڑھی یہ فائدہ یاد رکھنے کا ہے ثانیا اسمین یہ بھی تصریح
ہو کہ عصر اس حال مین پڑھی کہ سورج زرد ہو گیا تھا یا کہا شام ہو گئی یہ بھی قطعاً
قرب شام پر محمول حدیث ۹ صحیح مسلم شریف مین حضرت عبد اللہ بن
عمرو رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے ہے حضور اقدس سید عالم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم
نے فرمایا وقت الظھر اذا زالت الشمس و کان ظل الرجل کطولہ ما لم یحضر العصر
ظہر کا وقت اسوقت سے ہے جب سورج ڈھلے اور سایہ آدمی کا اسکے قد کی برابر ہو جائے
جب تک عصر کا وقت نہ آئے حدیث ۱۰ امام طحاوی حضرت ابو سعید خدری
رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے حدیث امامت جبریل مین راوی حضور والا صلوات
اللہ تعالےٰ علیہ و سلامہ نے فرمایا صلے الظھر فی کل شیئ مثلہ ظہر اسوقت
پڑھی کہ سایہ ہر چیز کا اسکی برابر ہو گیا) جنکے نزدیک ایک مثل کے بعد وقت
ظہر نہین رہتا ان حدیثون مین ایک مثل ہونیکو ایک مثل کے قریب پہنچنے پر حمل
کرتے ہین حدیث ۱۱ امیر المومنین عمر بن عبد العزیز رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا
ایک وزنماز عصر کو بہت تاخیر کرنا اور عروہ بن زبیر کا آکر حدیث امامت جبریل سنانا

کہ صحیحین وغیرہما مین مروی آمین طبرانی کی روایت یون ہے دعا المؤذن لصلاۃ العصر فامسے عمر بن عبد العزیز قبل ان یصلیہما یعنے عمر نے شام کر دی اور ہنوز نماز عصر نہ پڑھی امام قسطلانی شافعی ارشاد الساری شرح صحیح بخاری اور علامہ عبد الباقی زرقانی مالکی شرح موطا مین فرماتے ہین لیحمل علی انہ قارب المساء لا انہ دخل فیہ حدیث کی مراد یہ ہے کہ شام قریب آئی نہ یہ کہ شام ہو ہی گئی خود صحیح بخاری کتاب بدء الخلق مین ہے اخر العصر شیئا عصر مین کچھ تاخیر کی افادہ الحافظ فی فتح الباری حدیث ۲۱ حضور اقدس صلی اللہ تعالے علیہ وسلم نے جو ارشاد فرمایا کہ سحری کھاؤ پیو یہانتک کہ ابن مکتوم اذان دے اسپر صحیح بخاری شریف مین عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے ہے قال کان رجلا لا ینادی حتی یقال لہ اصبحت اصبحت وہ اذان نہ دیا کرتے تھے یہانتک کہ انسے کہا جاتا تمھین صبح ہو گئی صبح ہو گئی) اگر انکی اذان سے پہلے صبح ہو چکی تھی تو اس ارشاد کے کیا معنے کہ جب تک وہ اذان نہ دین کھاتے پیتے رہو لہذا قسطلانی شافعی ارشاد اور امام عینی عمدہ مین فرماتے ہین واللفظ للارشاد المعنی قاربت الصبح علی حد قولہ تعالی فاذا بلغن اجلہن یعنے لوگون کے اس قول کی کہ صبح ہو گئی صبح ہو گئی یہ معنے ہین کہ صبح قریب آئی قریب آئی جیسے آیت مین فرمایا کہ عورتین میعاد کو پہنچین یعنے قریب میعاد نیز اسی حدیث مین ارشاد اقدس سید عالم صلے اللہ تعالے علیہ وسلم ہے فانہ لا یؤذن حتے یطلع الفجر ابن ام مکتوم اذان نہین دیتے یہانتک کہ فجر طلوع کرے) ارشاد شافعی کتاب الصیام مین ہے ای حتی یقارب طلوع الفجر یعنے یہانتک کہ طلوع فجر قریب آئے بالجملہ اس محاورہ

شیوع تمام سے کسیکو انکار نہین ہو سکتا اگر بالفرض وہ روایات صحیحہ جلیلہ صریحہ صلاۃ
مغرب پیش از غروب شفق مین نہ بھی آتین تاہم جب کہ ہر نماز کے لیے جدا وقت کی تعیین
اور پیش از وقت یا وقت فوت کرکے نماز پڑھنے کی تحریم یقینی قطعی اجماعی تھی
ان روایات مین یہ مطلب بنظر محاورہ عمدہ محتمل اور استدلال مستدل بتطرق احتمال
باطل و مختل اور آیات و احادیث تعیین اوقات کا ان سے معارضہ غلط و مہمل ہوتا نہ کہ خود
اسی حدیث مین بالخصوص وصاف صریح مفسر بخصوص اور انھین بزور زبان بخاری و
مسلم سب بالائے طاق رکھ کر مردود و واہیات بتلایئے یا الٹا ان محتملات کے
معارض بتا کر شاذ و مردود ٹھہرایئے یہ کیا مقتضائے انصاف و دیانت ہے یہ کیا
محدثی کی شان نزاکت سے اب تو بحمد اللہ سب جہل کھل گیا حق و باطل میزان نظر مین تل گیا
اور واضح ہوا کہ یہ ساتون روایتین بھی انھین محاورات سے ہین جنمین دو آیتین اور بارہ
حدیثین ہمنے نقل کین ان سات سے ملکر اکیس[۲۱] شالین ہوئین وباللہ التوفیق **جواب دوم**
جانے دو انمین قبل انمین بعد یوہین سمجھو پھر ہمین کیا مضر اور تمھین کیا مفید شفقین
دو ہین احمر و ابیض آن روایات قبل مین سپید مراد ہے ان روایات بعد مین
سرخ یون بھی تعارض مندفع اور سب طرق مجتمع ہو گئے حاصل یہ نکلا کہ شفق احمر
ڈوبنے کے بعد شفق ابیض مین نماز مغرب پڑھی اور انتظار فرمایا جب سپیدی
ڈوبی عشا پڑھی یہ بعینہ ہمارا مذہب مہذب اور ہمارے امام اعظم رضی اللہ تعالی
عنہ کیطور پر جمع صوری ہے حقیقی تو جب ہوتی کہ مغرب بعد غروب سپیدی
پڑھی جاتی اسکا ثبوت تم ہرگز نہ دیسکے یہ جواب بنگاہ اولین ذہن فقیر مین
آیا تھا پھر دیکھا کہ امام ابن الہمام قدس سرہ نے یہی افادہ فرمایا رہی روایت ہفتم

سا رحتی ذهب بیاض الافق وفحمة العشاء جسمین افق کی سپیدی جانے کے
بعد نزول ہے **اقول** وباللہ استعین **اولا** یہ بھی کب رہی آمین بھی وہی
تقریر جاری جیسے غاب الشفق بمعنے کاد ان یغیب یوہین ذهب البیاض بمعنے
کاد ان یذهب **ثانیا** حدیث مین بیاض افق ہے نہ بیاض شفق کنارہ
شرقی بھی افق ہے بعد غروب شمس مشرق سے سیاہی اٹھتی اور اُسکے اوپر سپیدی
ہوتی ہے جسطرح طلوع فجر مین اسکا عکس جیسے قرآن عظیم مین حتی یتبین لکم الخیط
الابیض من الخیط الاسود من الفجر فرمایا جب فجر بلند ہوتی ہے وہ خیط اسود جاتا رہتا
ہے یونہی جب شرق سے سیاہی بلند ہوتی ہے سپیدی کی شرقی جاتی رہتی ہے اور
ہنوز وقت مغرب مین وسعت ہوتی ہے اور اُسپر عمدہ قرینہ یہ کہ بیاض کے بعد فحمة
عشا جانے کا ذکر کیا فحمة عشا سر شام کا دھندلکا ہے کہ موسم گرما مین تیزی نور شمس کے سبب
بعد غروب نظر کو ظاہر ہوتا ہے جب تارے کھلکر روشنی دیتے ہین زائل ہوجاتا ہے جیسے
چراغ کے سامنے سے تاریکی مین آکر کچھ دیر سخت ظلمت معلوم ہوتی پھر نگاہ ٹھہر جاتی
ہے زہر الربے مین ہے فحمة العشاء هی اقبال اللیل و اول سواده شرح
جامع الاصول للمصنف مین ہے هی شدة سواد اللیل فی ابتدائه حتی اذا سکن
فورہ قلت بظهور النجوم وبسط نورها ولان العین اذا نظرت الی الظلمة
ابتداء لا تکاد ترے شیئا ظاہر ہے کہ اسکا جانا بیاض شفق کے جانے سے
بہت پہلے ہوتا ہے تو بیاض شفق جانا بیان کرکے پھر اسکے ذکر کی کیا حاجت ہوتی
ہان بیاض شرقی اس سے پہلے جاتی ہے تو اس معنے صحیح پر فحمة عشا کا ذکر عبث
ولغو نہ ہوگا **ثالثا** یہی حدیث اسی طریق مذکور سفین سے امام طحاوی نے یون

روایت فرمائی حدثنا فہد ثنا الحمانی ثنا ابن عیینہ عن ابن ابی نجیح عن اسمعیل بن ابی ذویب قال کنت مع ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما فلما غربت الشمس ھبنا ان نقول الصلاۃ فسار حتی ذھبت فحمۃ العشاء ورأینا بیاض الافق فنزل فصلے ثلثا المغرب واثنتین العشاء وقال ھکذا رأیت رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم یفعل یہ بقائے شفق ابیض مین نص صریح ہے کہ سر شام کا دھندلکا جاتا رہا اور ہمین افق کی سپیدی نظر آئی اسوقت نماز پڑھی اور کہا اسیطرح حضور اقدس صلے اللہ تعالے علیہ وسلم نے کیا ار ایعا ملاجی آپتو بہت محدثی مین دم بھرتے ہین صحیح حدیثین بوجہ محض نوردکرتے آئے بخاری ومسلم کے رجال کا خون مردود الروایہ بناتے اب اپنے لیے یہ روایت حجت بنالی جو آپکے مقبولہ اصول محدثین پر ہرگز کسیطرح حجت نہین ہوسکتی اسکا مدار ابن ابی نجیح پر ہے وہ مدلس تھا اور یہان روایت مین عنعنہ کیا اور عنعنہ مدلس جمہور محدثین کے مذہب مختار ومعتمد مین مردود و نامستند ہے اسی آپکی مبلغ علم تقریب مین ہے عبد اللہ بن ابی نجیح یسار المکی ابو یسار الثقفی مولاھم ثقۃ رمی بالقدر وربما دلس وہ قسم مرسل سے ہے تقریب وتدریب مین ہے الصحیح التفصیل فما رواہ بلفظ محتمل لم یبین فیہ السماع فمرسل لا یقبل وما بین فیہ کسمعت وحدثنا واخبرنا وشبہہا فمقبول یحتج بہ اور مرسل کی نسبت

آپ خود فرما چکے روایت مرسل حجت نہین ہوتی تمہیک جماعت فقہا جمہور محدثین کے یہ آپنے اُس حدیث صحیح متصل کو مردود مرسل بناکر فرمایا تھا جسکا ذکر لطیفہ دہم مین گزرا جھوٹے ادعائے ارسال پر تو یہ جوش وخروش اور سچے ارسال مین یون گنگ

وخاموشی یہ کیا مقتضائے حیا و دیانت ہے **جواب سوم** حدیث مذکور کی اصلا کسی طریق مین نہین کہ حضور پر نور سید المرسلین صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے بعد غروب شفق ابیض نماز مغرب پڑھی نہ ہرگز ہرگز کسی روایت مین آیا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالے علیہ وسلم نے بعذر سفر وقت حقیقۃً قضا کرکے دوسری نماز کے وقت مین پڑھنے کو فرمایا ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما کا مذہب یہ ہے کہ وقت مغرب شفق احمر تک ہے الدارقطنی عن ابن عمر رفعہ والصحیح وقفہ ا فادہ البیہقی والنووی انہ قال الشفق الحمرۃ اور ہمارے نزدیک شفق ابیض تک ہے ھو الصحیح سروایۃ والرجیح درایۃ وقضیۃ الدلیل فعلیہ التاویل ہمارا مذہب اجلائے صحابہ مثل افضل الخلق بعد الرسل صدیق اکبر وام المومنین صدیقہ وامام العلماء معاذ بن جبل وسید القرا ابی بن کعب وسید الحفاظ ابو ہریرہ وعبد اللہ بن زبیر وغیرہم رضی اللہ تعالی عنہم واکابر تابعین مثل امام اجل محمد باقر وامیر المومنین عمر بن عبد العزیز واجلائے تبع تابعین مثل امام الشام اوزاعی وامام الفقہا والمحدثین والصالحین عبد اللہ بن مبارک وزفر بن الہذیل وائمہ لغت مثل مبرد وثعلب وفراء وبعض اکابر شافعیہ مثل ابو سلیمان خطابی وامام مزنی تلمیذ خاص امام شافعی وغیرہم رحمۃ اللہ تعالے علیہم سے منقول کما فی عمدۃ القاری وغنیۃ المتملی وغیرہما اب اگر ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما سے صراحۃً ثابت بھی ہو کہ انھون نے بعد غروب ابیض مغرب پڑھی تو صاف محتمل کہ انھون نے کسی سفر مین سید المرسلین صلی اللہ تعالے علیہ وسلم کو بعد شفق احمر شفق ابیض مین مغرب اور اسکے بعد عشا پڑھتے دیکھا اور اپنے اجتہاد کی بنا پر یہی سمجھا ہو کہ حضور والا صلوات اللہ تعالے وسلامہ

علیہ نے وقت قضا کر کے جمع فرمائی آپ چاہے ابن عمر سے ثابت ہو جائے کہ انہوں نے پہر رات گئے بلکہ آدھی رات ڈھلے مغرب پڑھی یہ اُنکو اپنے مذہب مبنی ہوگا کہ جب وقت قضا ہو گیا تو گھڑی اور پہر سب یکسان مگر ہمپر حجت نہو سکیگا کہ ہمارے مذہب پر وہ جمع صوری ہی تھی جسے جمع حقیقی سے اصلا علاقہ نہ تھا یہ تقریر بحمد اللہ تعالے وافی وکافی اور مخالف کے تمام دلائل وشبہات کی دافع ونافی ہے اگر ہمت ہے تو کوئی حدیث صحیح صریح ایسی لاؤ جس سے صاف صاف ثابت ہو کہ حضور اقدس صلے اللہ تعالے علیہ وسلم نے حقیقۃً شفق ابیض گزار کر وقت اجماعی عشا مین مغرب پڑھی یا اسطور پڑھنے کا حکم فرمایا مگر بحول اللہ تعالے قیامت تک کوئی حدیث ایسی نہ دکھا سکو گے بلکہ احادیث صحیحہ صریحہ جنمین حضور اقدس صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کا جمع فرمانا اور اُسکا حکم دینا آیا وہ صراحۃً ہمارے موافق اور جمع صوری مین ناطق ہین جنکا بیان واضح ہو چکا پھر ہمپر کیا جبر ہے کہ ایسی احتمالی باتون مذبذب جیالون پر عمل کرین اور اُنکے سبب نمازونکی تعیین وتخصیص اوقات کہ نصوص قاطعہ قرآن وحدیث واجماع امت سے ثابت ہے چھوڑ دین۔ ھکذا ینبغی التحقیق واللہ تعالی ولی التوفیق حدیث انس رضی اللہ تعالی عنہ مروی بطریق عُقیل بن خالد عن ابن شہاب عن انس جسکے ایک لفظ مین ہے کہ ظہر کو وقت عصر تک تاخیر فرماتے الشیخان وابو داود والنسائی حدثنا قتیبۃ زاد ابو داود وابن موھب المعنی قالا نا المفضل ح والبخاری وحدثنا حسان الواسطی وھذا لفظہ ثنا المفضل بن فضالہ عن عقیل عن ابن شہاب عن انس بن مالک قال کان

رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اذا ارتحل قبل ان تزیغ الشمس اخر الظہر
الی وقت العصر ثم یجمع بینہما واذا زاغت صلی الظہر ثم رکب لفظ
قتیبۃ ثم نزل فجمع بینہما فان زاغت الشمس قبل ان یرتحل صلی الظہر ثم رکب
دوسرے لفظ مین ہے ظہر کو موخر فرماتے یہانتک کہ عصر کا اول وقت داخل
ہوتا پھر جمع کرتے مسلم حدثنی عمرو الناقد نا شبابۃ بن سوار المدائنی
نا لیث بن سعد عن عقیل فذکرہ وفیہ اخر الظہر حتی یدخل اول وقت
العصر ثم یجمع بینہما تیسرے لفظ مین یہ لفظ زائد ہے کہ مغرب کو تاخیر
کرتے یہانتک کہ شفق ڈوبنے کے وقت آتے اور عشا کو ملاتے یا اُنھین جمع
فرماتے کہ شفق ڈوب جاتی مسلم حدثنی ابو الطاہر و عمرو بن السواد
قالا انا ابن وہب ثنی جابر بن اسمعیل عن عقیل وفیہ یؤخر المغرب حتی یجمع
بینہما وبین العشاء حین یغیب الشفق ورواہ النسائی قال اخبرنی
عمرو بن سواد بن الاسود بن عمرو وابو داود مختصرا قال حدثنا سلیمان
بن داود المھری کلاہما عن ابن وہب ورواہ الطحاوی حدثنا یونس
قال انا ابن وہب وفیہ حتی یغیب الشفق غیبت شفق کے جوابات شافیہ تو
بحمد اللہ اوپر گزرے ملاجی کا بڑا ناز یہان ان لفظون پر ہے کہ ظہر کو وقت عصر
تک موخر فرماکر جمع کرتے اُسپر حتے کے معنے مین لاطائل نحویت بگھار کر فرماتے
ہین پس مطلب یہ ہوا کہ تاخیر ظہر کی اس حد تک کرتے کہ منتہے تاخیر کا اول
وقت عصر کا ہوتا یعنے ابھی تک ظہر نہ پڑھتے کہ عصر کا وقت آجاتا ان معنے
حتے کا کسیکو انکار نہین مگر مخالفین النصوص کو اول وقت عصر کا منتہے تاخیر کا ہے

نہ نماز ظہر کا اگر ظہر کا ہو تو تم یجمع بینہما کے کچھ معنے نہیں بنتے کہ بعد ہو چکنے ظہر کے

اول وقت عصر تک پھر جمع کرنا ساتھ عصر کے کسطرح ہو ۱ھ ملخصا ھذا بالن

لنتر انیون کا **جواب** تو بہت واضح ہے عصر یا وقت عصر یا اول وقت عصر

یا دخول وقت عصر تک ظہر کو موخر کرنے کی جسطرح یہ معنے ممکن کہ ظہر نہ پڑھی یہانتک

کہ وقت عصر داخل ہوا یونہی یہ بھی متصور کہ ظہر مین اسقدر تاخیر فرمائی کہ اُس کے

ختم ہوتے ہی وقت عصر آگیا خود علمائے شافعیہ ان معنے کو تسلیم کرتے ہین صحیح

بخاری شریف مین فرمایا باب تاخیر الظہر الی العصر امام عسقلانی شافعی نے

فتح الباری پھر قسطلانی شافعی نے ارشاد الساری مین اسکی شرح فرمائی باب

تاخیر الظہر الی اول وقت العصر بحیث انہ اذا فرغ منہا یدخل وقت

تالیہا لا انہ یجمع بینہما فی وقت واحد حافظ الشان کے لفظ یہ ہین المراد

انہ عند فراغہ منہا دخل وقت العصر کما سیأتی عن ابی الشعثاء الخ اور اُس سے

فارغ ہوتے ہی جو عصر اپنے شروع وقت مین پڑھی جائیگی بداہۃً دونون نمازین مجتمع

ہو جائینگی تو اس معنے کو تحریف یا جمع بینہما کے مخالف کہنا صریح جہالت ہے

اقول وباللہ التوفیق تحقیق مقام یہ ہے کہ یؤخر الظہر مین ظہر سے صلاۃ ظہر مراد

ہونا تو مدیہی نماز ہی قابل تاخیر و تعجیل ہے نہ وقت جسکی تاخیر و تعجیل مقدورات عباد

مین نہین اور صلاۃ ظہر حقیقۃً تکبیر تحریمہ سے سلام تک مجموع افعال کا نام ہے نہ ہر

فعل یا آغاز نماز کہ جزء نماز ہے اور ایسے حقائق مین جزء سے شئے نہین جو اسم کسی مرکب

مجموع اجزائے متعاقبہ فی الوجود کے مقابل موضوع ہو بنظر حقیقت اُسکا صدق جزء

آخر کے ساتھ ہوگا نہ اُس سے پہلے مثلاً مکان اس مجموع جدران و سقف وغیرہا کا نام ہے

توجب نیو بھری گئی یا پہلی اینٹ چنائی کی رکھی گئی مکان نہ کہینگے پس قبل فراغ
حقیقت صلاۃ جسے شرع مطہر نماز گنے اور معتبر رکھے متحقق نہین تو بحکم حقیقت
انتہائے تاخیر نماز عین وقت فراغ پر ہے نہ وقت تکبیر کہ ہنوز زمانہ عدم صدق
اسم باقی ہے اب حدیث کے الفاظ دیکھیے تاخیر نماز کی انتہا ابتدائے وقت عصر
پر بتائی گئی ہے اور اسکی انتہا فراغ پر تھی تو ثابت ہوا کہ ظہر سے فراغ وقت ظہر کے
جزء اخیر مین ہوا یہی بعینہ ہمارا مقصود ہے اگر معنے وہ لیے جائین جو ملاجی بناتے
ہین کہ اول وقت عصر مین نماز ظہر شروع کی تو تاخیر ظہر اول وقت عصر پر منتہی نہ ہوئی
بلکہ اوسط وقت عصر تک رہی یہ خلاف ارشاد حدیث ہے تو بلحاظ حقیقت شرعیہ معنے
حدیث وہی ہین جنھین ملاجی تحریف نصوص بتا رہے ہین ہان مجازاً آغاز نماز پر بھی
اسم نماز اطلاق کرتے ہین تو ہمارے اور ملاجی کے معنے مین وہی فرق ہے جو حقیقت
و مجاز مین بحمد اللہ اس بیان جلی البرہان سے واضح ہو گیا کہ ملاجی کا منتہائے تاخیر و
منتہائے نماز ظہر مین تفرقہ پر حکم کرنا جہالت تھا ملاجی نے اتنا ہیچ کہا کہ منتہی تاخیر کا
اول وقت عصر کا ہوتا آگے جو یہ حاشیہ چڑھایا کہ یعنی ابھی تک ظہر نہ پڑھے کہ وقت
عصر آجاتا نرا ادعائے بیدلیل ہے طرفہ یہ کہ خود بھی حضرت نے انھین لفظون سے تعبیر
کی جنھین دونون معنے محتمل مگر عقل و وہابیت تو باہم اقصے طرفین نقیض پر ہین للہ الحمد
ثم اقول وبحول اللہ اصول ظہر کی وقت عصر تک تاخیر در کنار اگر صاف یہ لفظ
آئے کہ ظہر اول وقت عصر مین پڑھی مدعائے مخالف مین نص نہ تھی ظہر مین و عشائین
مین آخر وقت اول و اول وقت آخر آن واحد فصل مشترک بین الزمانین ہے اور صلاۃ بمعنی ابتدائے
صلاۃ و فراغ عن الصلاۃ دونون مستعمل تو بحکم مقدمہ اولے جس نماز کے فراغ پر اسکا وقت

ختم ہو جائے اُسے جسطرح یون کہہ سکتے ہین کہ اپنے وقت کے جزء اخیر مین تمام ہوئی
یوہین یہ بھی کہ وقت آیندہ کے جزء اول مین اُس سے فراغ ہوا اور بحکم مقدمۂ ثانیہ
تعبیر ثانی کو ان لفظون سے بھی ادا کر سکتے ہین کہ نماز وقت نماز آیندہ مین پڑھی کہ نماز
پڑھنا فراغ عن الصلاۃ تھا اور فراغ عن الصلاۃ آخر وقت مین ہوا اور آخر وقت ماضی
اولِ وقت آتی ہے ولہذا سائلون احادیث مذکورۂ امامت جبریل و سوال سائل
مین جب کہ بظاہر عصر ماضی و ظہر حال دونون ایک وقت پڑھنا نکلتا تھا بلکہ حدیث
امامت عند الترمذی و حدیث سائل عند ابی داود مین صاف تصریح تھی کہ آج کی ظہر
کل کی عصر کے وقت پڑھی خود امام شافعی و جمہور علمائے کرام رحمہم اللہ تعالے نے
انھین صلاۃ عصر دیروزہ کو ابتدائے نماز اور صلاۃ ظہر امروزہ کو فراغ نماز پر حمل کیا یعنی
ایک مثل سایہ پر کل کی عصر شروع فرمائی تھی اور آج کی ظہر ختم اسیکو یون تعبیر فرمایا
کہ ظہر امروزہ عصر دیروزہ کے وقت مین پڑھی امام اجل ابو زکریا نووی شافعی رحمہ اللہ
تعالی شرح صحیح مسلم شریف مین زیر حدیث اذا صلیتم الظہر فانہ وقت الی ان
یحضر العصر فرماتے ہین احتج الشافعی والاکثرون بظاہر الحدیث الذی نحن فیہ واجابوا
عن حدیث جبریل علیہ السلام بان معناہ فرغ من الظہر حین صار ظل
کل شیئ مثلہ وشرع فی العصر فی الیوم الاول حین صار ظل کل شیئ مثلہ فلا
اشتراک بینہما مرقاۃ شرح مشکوۃ مین ہے فی روایۃ حین کان ظل کل شیئ
مثلہ لوقت العصر بالامس ای فرغ من الظہر حینئذ کما شرع فی العصر
فی الیوم الاول حینئذ قال الشافعی وبہ یندفع اشتراکہما فی وقت واحد
ثم اقول ہان مین علما سے کیون نقل کرون خود ملا جی اپنے ہی لکھے کو نہ رو [illegible]

اقرء کتابک کفی بنفسک الیوم علیک شہیدا مسئلہ وقت ظہر میں جو ایک مثل کا اثبات پیش نظر تھا پاؤن تلے کی سوجھی آگا پیچھا نہ سوچے سمجھے صاف صاف انھین معنے کا اقرار کر گئے یہ کیا خبر تھی کہ دو قدم چلکر یہ اقرار جان کا آزار ہوگا حدیث سائل بروایت نسائی عن جابر رضی اللہ تعالے عنہ نقل کر کے فرماتے ہین معنے اسکے یہ ہین کہ پہلے دن عصر جب پڑھی کہ سایہ ایک مثل آگیا اور دوسرے دن ظہر سے ایک مثل پر فارغ ہوئے یہ معنے نہین کہ ظہر پڑھنی شروع کی دوسرے دن اسیوقت جسمین پہلے دن عصر پڑھی تھی اھ ملخصا کیون ملاجی جب صلاۃ بمعنی فراغ عن الصلاۃ آپ خود لے رہے ہین تو اخر الظہر کے معنے اخر الفراغ عن الظہر لینا کیون تحریف نصوص ہوگیا ہان اسکا علاج نہین کہ شریعت تمھارے گھر کی ہے اپنے لیے تحریف تبدیل انکا تکذیب جو چاہو حلال کر لو مزہ یہ ہے کہ فقط اتنی قناعت نہ کی لاج کا بھلا ہو حدیث امامت جبریل عن ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما بھی نقل کی اور ابو داود کے لفظ چھوڑ کر خاص ترمذی ہی کی روایت لی جسمین صاف نقل کیا کہ ظہر امروزہ عصر دیروزہ کے وقت مین پڑھی اور بکمال خوش طالعی اسے بھی لکھدیا کہ معنے اسکے بھی وہی ہین جو حدیث نسائی کے بیان کیے گئے یعنے پہلے دن عصر شروع کی ایک مثل پر اور دوسرے دن فارغ ہوئے ظہر سے ایک مثل پر ملاجی جب ایک نماز دوسری کے وقت مین پڑھنا ان صریح لفظون کے بھی خود معنے لے رہے ہو کہ نماز پڑھی تو اپنے وقت مین مگر اُس سے فراغ دوسری کے ابتدائی وقت پہوا تو اب کس منھ سے یہ حدیثین اثبات جمع مین پیش کرتے اور انھین نص صریح نا قابل تاویل بتاتے ہو ان مین تو تصریح دکھا بھی نسکے

لہ اقتباس ... ہذا اللہ ... العینی ...

جو صاف صاف اس حدیث ترمذی مین تھی جب اسکے یہ معنے بنا رہے ہو اُنکی بدرجۂ اولے بنینگے اور اول تا آخر تمھارے سب دعوے قلع ہو گئے تو ابغیظ کم سنین انصاف ہو تو ایک یہی حرف تمھاری ساری محنت کو پہلی منزل پہنچانے کے لیے بس ہے و للہ الحمد یہ کلام تو ملا جی کی جہالتون سے متعلق تھا اب مثل حدیث ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما اس حدیث کے بھی جواب بعون الوہاب اُسی طرز صواب پر لیجیے وباللہ التوفیق **جواب اول** دخول عصر سے قرب عصر مراد ہے جسکی اکیس[21] مثالین آیات و احادیث سے اوپر گزرین خصوصا حدیث ہشتم مین ہمنے روایت صحیحہ صحیح مسلم و سنن ابی داود و سنن نسائی سے روشن ثبوت دیا کہ دوسرے وقت تک تاخیر کرنا ایک نماز اپنے آخر وقت مین دوسرے وقت کے قریب پڑھنے کو یہانتک کہا جاتا ہے کہ دوسری نماز کے وقت مین پڑھی الی ھذا الجواب اشار الامام الطحاوی رحمہ اللہ تعالی حیث قال قد یحتمل ان یکون قولہ الی اول وقت العصر الی قرب اول وقت العصر **جواب ثانی** **اقول** وقت ظہر دو مثل سمجھو خواہ ایک اُسکی حقیقت واقعیہ کا ادراک طاقت بشری سے خارج ہے آسمان بھی صاف ہو زمین بھی ہموار تاہم پیمایش اقدام یا کوئی چیز زمین مین کھڑی کرکے ناپنا تو ہرگز غایت تخمین مقدور تک بھی بالغ نہین نہایت تصحیح عمل امثال دائرہ ہندیہ ہے وہ بھی حقیقت امر ہرگز نہین بتا سکتا **اولا** دائرہ کی صحت سطح کا استوا سطح دائرۃ الافق سے اُسکی پوری موازات مقیاس کا سطح دائرہ نصف النہار سے ذرہ بھر مائل نہ ہونا مدخل و مخرج کے نقاط تا متجزیہ کی صحیح تعیین قوس محصورہ کی ٹھیک تنصیف پھر ظل کا خط تا متجزی کا پر واقعی اندازہ

پھر اُسکی حقیقی مقدار پھر اُسپر مثل یا مثلین کی نہ کمی بیشی زیادت انہین ہے کسی پر جزم
متیسر نہین **ثانیاً** بالفرض محال عادی یہ سب حق حقیقت پر صحیح بھی ہو جائین تاہم خط نصف النہار
کا سطح عظیمہ نصف النہار مین ہونا معلوم نہین بلکہ نہ ہونا ثابت و معلوم ہے کہ شمس لوجہ
تقاطع معدل و منطقہ اپنی سیر خاص سے لمحہ بھر بھی ایک مدار پر نہین رہتا تو
منتصف ما بین المدخل و المخرج ہمیشہ خط نصف النہار سے شرقی یا غربی ہے مگر جب کہ
دائرۃ الزوال پر مرکز نیر کا انطباق اور احد الانقلابین مین حلول آن واحد مین ہو اور وہ
نہایت نادر ہے **ثالثاً** اس نادر کو بھی فرض کر لیجیے تاہم علم کیطرف اصلا سبیل
نہین کہ حلول انقلاب یا وصول دائرہ جاننے کے طرق جو زیچات مین موضوع
ہین سب ظنی اور تخمینی ہین کسی کوکب کی تقویم حقیقی معلوم کرنا حساب کا کام ہے نہ ارصاد کا
جداول جیوب و ظلال و میول و اوساط و تعاویل مراکز و مواضع اوجات و تفاوت ایام
حقیقیہ و وسطیہ و فصل ما بین المرکزین و عروض و اطوال بلاد و درج و اجزائے استوائیہ
و طوالع و مطالع بلدیہ وغیرہا امور کہ اس ادراک کے ذرائع ہین سب فی انفسہا محض
تخمین ہین اور اسپر ثبات زیچات بر فع و اسقاط حصص کسرات تخمین بالائے تخمین
پاکی ہے اُسے جسنے ہر نقیر و قطمیر مین عجز و جہل بشر کو ظاہر کیا اور ذرہ ذرہ عالم
اپنے کمال علم و قدرت کو جلوہ دیا سبحنک لا علم لنا الا ما علمتنا انک
انت العلیم الحکیم و لہذا الملتقی وقتین سے کچھ پہلے اور کچھ بعد تک عامۂ خلق کے نزدیک
وقت مشکوک ہے اسیکو وقت بین الوقتین کہتے ہین اسمین نظر ناظر کبھی حالت
شک مین رہتی ہے کبھی بقائے وقت اول کبھی دخول وقت آخر گمان کرتی ہے
اور واقع وہ ہے جو رب العزۃ جل و علا کے علم مین ہے صاحب وحی خصوصًا

عالم علوم الاولین والآخرین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب بحکم نبأنی العلیم الخبیر عین وقت حقیقی پر مطلع ہو کر نماز ظہر ایسے اخیر وقت مین ادا فرماتے اور سلام پھیرتے ہی معاً وقت عصر کی ابتدائے حقیقی جو خاص علم الٰہی مین تھی شروع ہو جاتے اور دیگر ناظرین کہ وحی سے بہرہ نہین رکھتے براہ اشتباہ اُسے وقت عصر مین گمان کرین اصلا محل تعجب نہین نہ معاذ اللہ اسمین بعض صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی کسر شان کہ علوم خاصۂ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مین حضور کا شریک نہونا کچھ منافی صحابیت نہین بلکہ واجب و لازم ہے فقیر غفر لہ المولی القدیر احادیث کثیرہ سے خاص اس جزئیہ کی نظیرین پیش کرسکتا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایسے وقت نمازین پڑھین یا سحری تناول فرمائی کہ ناظرین کو بقائے وقت مین شک یا خروج وقت کا گمان گزرتا بلکہ اجلۂ حذاق صحابہ کی تمیز و معرفت مین دیگر ناظرین شریک نہ ہوئے علم محمدی تو علم محمدی ہی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مثلاً **حدیث ۱** حدیث سائل کہ صحیح مسلم وسنن ابو داود وسنن نسائی ومسند امام احمد وحجۃ امام ابن ابان ومصنف طحاوی مین سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی اسمین ظہر روز اول کی نسبت مسلم ونسائی کی روایت یون ہے

اقام بالظھر حین زالت الشمس والقائل یقول قد انتصف النھار وھو کان اعلم منھم ظہر سورج ڈھلتے ہی قائم فرمائی اس حال مین کہ کہنے والا کہہ رہا ٹھیک دوپہر ہے اور حضور اُن سے زیادہ جانتے تھے ابو داود کے یہ لفظ ہین حتی قال القائل انتصف النھار وھو اعلم یہانتک کہ کہنے والے نے کہا دوپہر ہوا اور حضور کو حقیقت امر کی خوب خبر تھی احمد و جیسے طحاوی کے لفظ یون ہین

والقائل یقول انتصف النہار او لم وکان ۲ علم منہم کہنے والا کہتا دوپہر ہے یا ابھی دوپہر بھی نہ ہوا اور حضور کے علم سے اُن کے علمون کو کیا نسبت تھی۔

حدیث ۲ صحیح بخاری و صحیح مسلم و سنن ابی داود و سنن نسائی و کتاب طحاوی مین بارہ حدیث سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضے اللہ تعالے عنہ دربارۂ انکار جمع بین الصلاتین کہ عنقریب انشاء اللہ القریب المجیب مذکور ہوگی یہ ہے صلی الفجر یومئذ قبل میقاتہا ابوداود کے لفظ یون ہین صلے صلاۃ الصبح من الغد قبل وقتہا طحاوی کی روایت یون ہے صلی الفجر یومئذ لغیر میقاتہا یعنے حضور اقدس سید عالم صلے اللہ تعالے علیہ وسلم نے ذی الحجہ کی دسوین تاریخ مزدلفہ مین صبح کی نماز اُسکے وقت سے پہلے پڑھی بوقت پڑھی امام بدر عینی عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری مین فرماتے ہین **قولہ** قبل میقاتہا بان قدم علے وقت ظہور طلوع الصبح للعامۃ و قد ظہر لہ صلے اللہ تعالی علیہ وسلم طلوعہ اما بالوحی او بغیرہ یعنے قبل وقت پڑھنے کے یہ معنی ہین کہ اور لوگون پر صبح کا طلوع کرنا ظاہر نہ ہوا تھا حضور پر نور صلی اللہ تعالے علیہ وسلم کو وحی وغیرہ سے معلوم ہوگیا **حدیث ۳** صحیح بخاری شریف مین عبد الرحمن بن یزید نخعی سے خود حضرت عبد اللہ بن مسعود رضے اللہ تعالی عنہ کی نسبت ہے ثم صلے الفجر حین طلع الفجر قائل یقول طلع الفجر وقائل یقول لم یطلع الفجر واولہ قال خرجنا مع عبد اللہ الی مکۃ ثم قدمنا جمعا الحدیث یعنے ہم حضرت ابن مسعود رضے اللہ تعالے عنہ کے ساتھ حج کو چلے مزدلفہ پہنچے وہان حضرت عبد اللہ نے نماز فجر طلوع فجر ہوتے ہی پڑھی کوئی کہتا فجر

ہو گئی ہے کوئی کہتا ابھی نہین حدیث ۴ امام ابو جعفر طحاوی انھین عبد الرحمن نخعی
سے راوی قال صلی عبد اللہ باصحابہ صلاۃ المغرب فقام اصحابہ
یتراءون الشمس فقال ما تنظرون قالوا ننظر اغابت الشمس فقال عبد اللہ ھذا واللہ
الذی لا الہ الا ھو وقت ھذہ الصلاۃ الحدیث یعنے عبد اللہ رضی اللہ تعالی
عنہ نے اپنے اصحاب کو نماز مغرب پڑھائی اُن کے اصحاب اُٹھکر سورج دیکھنے لگے
فرمایا کیا دیکھتے ہو عرض کی یہ دیکھتے ہین کہ سورج ڈوبا یا نہین فرمایا قسم اللہ کی جسکے
سوا کوئی سچا معبود نہین کہ یہ عین وقت اس نماز کا ہی (نماز سے فارغ ہوکر بھی اُن کے
اصحاب کو شبہہ تھا کہ سورج اب بھی غروب ہوا یا نہین فان صلی حقیقۃ فی
الفعل دون الارادۃ والفاء للتعقیب حدیث ۵ بخاری مسلم ترمذی
نسائی ابن ماجہ طحاوی بطریق انس رضی اللہ تعالی عنہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ
تعالی عنہ سے راوی قال تسحرنا مع رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ثم قمنا
الی الصلاۃ قلت کم کان قدرما بینھما قال خمسین آیۃ یعنے حضور پرنور صلی اللہ
تعالی علیہ وسلم کے ساتھ سحری کھائی پھر نماز فجر کے لیے کھڑے ہو گئے مین نے پوچھا
بیچ مین کتنا فاصلہ دیا کہا پچاس آیت پڑھنے کا حدیث ۶ بخاری ونسائی
بطریق قتادہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے راوی ان نبی اللہ
صلی اللہ تعالی علیہ وسلم وزید بن ثابت تسحرا فلما فرغا من سحورھما قام
نبی اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم الی الصلاۃ فصلی قلت لانس کم کان بین فراغھما
من سحورھما ودخولھما فی الصلاۃ قال قدر ما یقرء الرجل خمسین آیۃ یعنے نبی
صلی اللہ تعالی علیہ وسلم وزید بن ثابت رضی اللہ تعالی عنہ نے سحری تناول فرمائی

جب کھانے سے فارغ ہوئے حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز صبح کے لیے کھڑے ہو گئے نماز پڑھ لی مین نے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا سحری سے فارغ اور نماز مین داخل ہونے مین کتنا فصل ہوا کہا اسقدر کہ آدمی پچاس آیتین پڑھ لی امام تورپشتی حنفی پھر علامہ طیبی شافعی پھر علامہ علی قاری شرح مشکوٰۃ مین اس حدیث کے نیچے فرماتے ہین ھذا التقدیر لا یجوز لعموم المؤمنین الاخذ بہ وانما اخذہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لاطلاع اللہ تعالیٰ ایاہ وکان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم معصوما عن الخطاء فی الدین یہ اندازہ وہ ہو کہ عام امت کو اسے اختیار کرنا جائز نہین سید المرسلین صلے اللہ تعالے علیہ وسلم نے اُسے اسلیے اختیار فرمایا کہ رب العزۃ جل وعلا نے حضور کو وقت حقیقی پر اطلاع فرمائی تھی اور حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دین مین خطا سے معصوم تھے **حدیث ۷** نسائی وطحاوی زر بن حبیش سے راوی قال قلنا لحذیفۃ ای ساعۃ تسحرت مع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال ھو النھار الا ان الشمس لم تطلع ہم نے حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا آپنے حضور اقدس صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے ساتھ کسوقت سحری کھائی تھی کہا دن ہی تھا مگر یہ کہ سورج نہ چمکا تھا امام طحاوی کی روایت مین یون صاف تر ہے قلت بعد الصبح قال بعد الصبح غیر ان الشمس لم تطلع مین نے کہا بعد صبح کہا ہان بعد صبح کے مگر آفتاب نہ نکلا تھا) رائے فقیر مین ان روایات کا عمدہ محمل یہی ہے کہ سید المرسلین صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے علم نبوت کے مطابق حقیقی منتہائے لیل پر سحری تناول فرمائی کہ فراغ کے ساتھ ہی صبح چمک آئی حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو گمان ہوا کہ سحری دن مین کھائی بعد صبح اور

واقعی جو شخص سحری کا پچھلا نوالہ کھا کر آسمان پر نظر اٹھائے تو صبح طالع پائے وہ سوا اسکے کیا گمان کرسکتا ہے **حدیث ۸** ابوداود نے اپنی سنن مین باب وضع کیا باب المسافر یصلے وھو یشک فی الوقت اور اسمین انھین انس رضے اللہ تعالے عنہ سے جنکی حدیث مین ہم یہان کلام کر رہے ہین روایت کی قال کنا اذا کنا مع رسول اللہ صلے اللہ تعالی علیہ وسلم فی السفر فقلنا زالت الشمس او لم تزل صلی الظہر ثم ارتحل جب ہم حضور اقدس سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے ہمراہ رکاب سفر مین ہوتے ہم کہتے سورج ڈھلا یا ابھی ڈھلا ابھی نہین حضور اقدس صلی اللہ تعالے علیہ وسلم اسوقت نماز ظہر پڑھکر کوچ فرما دیتے **حدیث ۹** ابوداود اسی باب مین اور نیز نسائی وطحاوی انھین انس رضی اللہ تعالے عنہ سے راوی کان رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اذا نزل منزلا لم یرتحل حتی یصلے الظہر فقال لہ رجل وان کان بنصف النہار قال وان کان بنصف النہار یعنے رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم جب کسی منزل مین اترتے ظہر پڑھے کوچ نفرماتے کسی نے کہا اگرچہ دوپہر کو فرمایا اگرچہ دوپہر کو نسائی کے لفظ یون ہین فقال لم رحل وان کانت بنصف النہار قال وان کانت بنصف النہار یعنے کسی نے پوچھا اگرچہ وہ نماز دوپہر مین ہوتی فرمایا اگرچہ دوپہر مین ہوتی **لطیفہ اوّل** ملاجی کو تو یہ منظور ہے کہ جہان جیسے بنے اپنا مطلب بنائین یہان تو قول انس رضی اللہ تعالی عنہ کو کہ وقت عصر کا آغاز ہوجاتا ایسی تحقیق یقینی پر حمل کیا جسمین اصلا گنجائش تاویل نہین اور مسئلہ وقت ظہر مین جب علماے حنفیہ نے حدیث صحیح جلیل صحیح بخاری شریف سے استدلال کیا کہ ابوذر رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا

ایک سفر مین ہم حاضر رکاب سعادت سلطان رسالت علیہ افضل الصلاۃ والتحیۃ تھے مؤذن نے ظہر کی اذان دینی چاہی فرمایا وقت ٹھنڈا کر دیر کے بعد اُنھون نے پھر اذان کا قصد کیا پھر فرمایا وقت ٹھنڈا کر ایک دیر کے بعد اُنھون نے پھر ارادہ کیا فرمایا وقت ٹھنڈا کر حتی ساوی الظل التلول یہان تک کہ ٹیلون کا سایہ اُن کے برابر آگیا سید عالم صلے اللہ تعالے علیہ وسلم نے فرمایا ان شدۃ الحر من فیح جھنم گرمی کی شدت جہنم کے جوش سے ہے تو اُنھین نماز ظہر ٹھنڈے وقت مین پڑھو ظاہر ہے کہ ٹھیک دوپہر خصوصا موسم گرما مین کہ وہی زمانہ ابراد ہے ٹیلون کا سایہ اصلا نہین ہوتا بہت دیر کے بعد ظاہر ہوتا ہے امام اجل ابو زکریا نووی شافعی شرح مسلم شریف مین فرماتے ہین التلول منبطحۃ غیر منتصبۃ ولا یصیر لھا فی العادۃ ظل الا بعد زوال الشمس بکثیر ٹیلے زمین پر پھیلے ہوتے ہین نہ بلند عادۃً انکا سایہ نہین پڑتا مگر سورج ڈھلنے سے بہت دیر کے بعد امام ابن اثیر جزری شافعی نہایہ مین فرماتے ہین ھی منبطحۃ لا یظھر لھا ظل الا اذا ذھب اکثر وقت الظھر ٹیلے پست ہوتے ہین اُن کے لیے سایہ ظاہر ہی نہین ہوتا مگر جب ظہر کا اکثر وقت جاتا رہے) جب خود ائمہ شافعیہ کی شہادت سے ثابت اور نیز مشاہدہ وعقل وقواعد علم ظل شاہد کہ ٹیلون کے سائے کی ابتدا زوال سے بہت دیر کے بعد ہوتی ہے تو ظاہر ہے کہ سایہ ٹیلون کے برابر اسوقت پہنچیگا جب بلند چیزون کا سایہ ایک مثل سے بہت گزر جائیگا اسوقت تک حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے گرمیون مین ظہر ٹھنڈی کرنے کا حکم فرمایا اور اسکے بعد مؤذن کو اجازت اذان عطا ہوتی تو بلا شبہہ دوسری مثل مین وقت ظہر باقی رہنا ثابت ہوا

جیسا کہ ہمارے امام رضی اللہ تعالی عنہ کا مذہب ہے یہ دلیل ساطع بحمد اللہ تعالی
لاجواب تھی یہاں ملاجی حالت اضطراب میں فرما گئے کہ مساوی کہنا راوی یعنی
سیدنا ابوذر رضی اللہ تعالی عنہ کا سایہ ٹیلوں کو ظاہر ہے کہ تخمیناً اور تقریباً
ہے نہ با ینطور کہ گز رکھکر ناپ لیا تھا کیوں حضرت سیدنا ابوذر رضی اللہ
تعالی عنہ نے تو گز رکھکر ناپا تھا یوہیں تخمیناً مساوات بتادی مگر انس رضی اللہ
تعالی عنہ کا گز رکھکر ناپ لینا آپکو معلوم ہو گیا ہوگا آخر دخول وقت عصر یوہیں تو
معلوم ہوگا کہ سایہ اس مقدار کو پہنچ جائے اُسکا علم بے ناپے کیونکر ہو بلکہ
یہاں تو غالباً دو ناپوں کی ضرورت ہے ایک وقت نصف النہار کہ سایہ اصلی
کی مقدار ناپیں دوسری اسوقت کہ سایہ بعد ظل اصلی مقدار مطلوب کو پہنچا یا نہیں
جب اُنھوں نے ایک ناپ نہ کی یوہیں تخمیناً فرما دیا انھوں نے دو ناپیں کاہیکو کی ہونگی
یوہیں تخمیناً فرما دیا ہوگا کہ عصر کا اول وقت داخل ہو گیا جیسے آپ وہاں احتمال
نکالا چاہتے ہیں کہ واقع میں مساوی نہ ہوا ہوگا اور ظہر ایک مثل کے اندر ہوئی
یہاں بھی وہی احتمال پیدا رہیگا کہ واقع میں وقت عصر نہ آیا تھا ظہر اپنے ہی وقت پر
ہوئی یہ کیا حیاداری و مکابرہ ہے کہ جا بجا جو باتیں خود اختیار کرتے جاؤ دوسرا
کرے تو آنکھیں دکھاؤ تحریف نصوص بتاؤ اس تحکم کی کوئی حد ہے لطیفہ (۴)
اقول خدا انصاف دے تو یہاں تخمینہ میں اتنی ہی غلطی ہوگی جتنی دیر میں ظہر
کی دو رکعتیں پڑھی جائیں اور حدیث ابوذر رضی اللہ تعالی عنہ میں سخت
فاحش غلطی ماننی پڑے گی جسے اُن کی طرف بے دلیل نسبت کر دینا معاذ اللہ سوئے
ادب خود امام شافعی المذہب کی تصریح سے واضح ہو کہ سایۂ تلول کی ابتدا

اُسوقت ہوتی ہے جب بلند چیزون کا سایہ سایہ اصلی کے سوا نصف مثل سے
اکثر گزر جاتا ہے تو ظاہر ہے کہ ٹیلون کا سایہ ابھی نصف مثل تک بھی نہ پہنچیگا کہ اور
چیزون کا سایہ سایہ اصلی کے سوا ایک مثل سے گزر جائیگا کہ اول تو جسطرح ظہور ظل
مین تفاوت شدید ہے کہ اتنی دیر کے بعد انکا سایہ پیدا ہوتا ہے یوہین زیادت
ظل مین فرق رہیگا بلند چیزونکا سایہ اپنی نسبت پر جتنی دیر مین جتنا بڑھے گا
ٹیلونکا سایہ اپنی نسبت مین اُس سے کم بڑھے گا کما لا یخفے علی العارف بقواعد
الفن تو لاجرم جسوقت ٹیلون کا سایہ پیدا ہوا اور بلندیون کا سایہ سایہ اصلی کے سوا
نصف مثل سے زائد تھا ایک کچھ دیر کے بعد بلندیون کا سایہ نصف مثل سے کم بڑھکر
ایک مثل ظل اصلی سے گزر گیا اُسوقت ٹیلون کا سایہ اُس کم از نصف سے بھی کم ہوگا
اور اس تحفظ نسبت تفاوت کو نہ بھی مانیے تو خیر کم از نصف ہی جانیے پھر بہر حال
اس سے اتنی دیر اور مجرا کیجیے جسمین اذان کا حکم ہوا اور اُسکے بعد جماعت فرمائی گئی تو
حساب سے آپکے طور پر اُسوقت ٹیلونکا سایہ کوئی چہارم ہی کی قدر رہتا ہے اُسے
ابو ذر رضی اللہ تعالی عنہ کا فرمادینا کہ سایہ برابر ہوگیا تھا کس قدر بعید و ناقابل قبول
ہے کیا اچھا انصاف ہی کہ یا تو تخمین مین اتنی غلطی نا مسموع کہ جسمین دو رکعتین پڑھ لیجائین
یا اپنے داؤن کو یہ بھاری غلطی مقبول کہ سیر مین پسیری کا دھوکا بحمد اللہ تعالی اس تقریر سے
یہ بھی واضح ہوگیا کہ وہان تخمین سے جواب دینا محض جہل و باطل تھا **لطیفہ ۳** اقول

وہان ایک ستم خوش ادائی یہ کی ہے کہ وہ تخمینا برابر ہونا بھی مع سایہ اصلی کے ہے نہ سایہ

اصلی الگ کرکے وھذا لا یخفی علی من لہ ادنی عقل تو در اصل سایہ ٹیلون کا بعد نکالنے

سایہ اصلی کے تخمینا آدھی مثل ہوگا یا کچھ زیادہ اور مثل کے ختم ہین اتنی دیر ہوگی کہ بخوبی

فارغ ہوتے ہونگے ملاجی ذرا کچھ دنون جنگل کی ہوا کھاؤ ٹیلونکی ہری ہری ڈوب ٹھنڈے
وقت کی سنہری دھوپ دیکھو کہ آنکھونکے تیور ٹھکانے آئین علما تو فرمارہے ہین کہ
ٹیلون کا سایہ پڑتا ہی نہین جب تک آدھے سے زیادہ وقت ظہر نہ نکل جائے
ملاجی اُن کے لیے ٹھیک دوپہر کا سایہ بتارہے ہین اور وہ بھی تھوڑا نہ بہت آدھی
مثل جبھی تو کہتے ہین کہ وہابی ہوکر آدمی کی عقل ٹیلو نکا سایہ زوال ہو جاتی ہے
(لطیفہ ۴) **اقول** اور بڑھکر نزاکت فرمائی ہے کہ مساوات سایہ کے ٹیلونکے
مقدار مین مراد نہ ہو بلکہ ظہور مین یعنے پہلے سایہ جانب شرقی معدوم تھا اور مساوات
نہ تھی ٹیلون سے کیونکہ وہ موجود تھے اور وقت اذان کے سایہ جانب شرقی بھی
ظاہر ہوگیا پس برابر ہوگیا ٹیلون کے ظاہر ہونے مین اور موجود ہونے مین نہ مقدار
مین اس جواب کی قدر ملاجی اپنے ہی ایمان سے بتادین وقت ٹھنڈا فرمایا یہانتک
کہ ٹیلو نکا سایہ اُنکے برابر آیا اسکے یہ معنے کہ ٹیلے بھی موجود تھے سایہ بھی موجود ہوگیا
اگرچہ وہ دس گز ہون یہ جَو برابر لے سبحٰن اللہ ایسے کیون تحریف نصوص کیجیے گا کہ یہ تو
مطلب کی گڑھت ہے ایسا لقب تو خاص بیچارے حنفیہ کا خلعت ہے ملاجی اگر کوئی
کہے کہ مین ملاجی کے پاس رہا یہانتک کہ اُنکی داڑھی بانس برابر ہوگئی تو اسکے معنے
یہی ہونگے نہ کہ ملاجی کا سبزہ آغاز ہوا کہ پہلے بانس موجود تھا اور ملاجی کی داڑھی
معدوم جب روآن کچھ کچھ چمکا چمکتے ہی بانس برابر ہوگیا کہ اب بانس بھی موجود بال
بھی موجود ع مرغک از بیضہ برون آید و دانہ طلبد (لطیفہ ۵) **اقول**
یہ بلکف چراغی و تحریف صریح قابل ملاحظہ کہ خود ہی حنفیہ و شافعیہ کے مسئلہ مختلف
فیہا مین شافعیہ سے حجت لانے کو فتح الباری امام عسقلانی سے یہ عبارت نقل کی کہ

يحتمل ان يراد بهذه المساواة ظهورا لظل لجنب لتل بعد ان لم يكن ظاهرا

جسمین ٹیلون کے بیے سایہ اصلی ہونے کی صاف نفی تھی حضرت تو وہ دعوے کر چکے تھے

کہ اُنکا سایہ اصلی آدھی مثل کے قریب ہوتا ہے لاجرم معدوم ہونمین جانب شرق کی قید

بڑھائی کہ شرق کیطرف معدوم تھا اور اُسے فتح الباری کیطرف نسبت کر دیا کہ

جیسا کہ کہا فتح الباری مین ویحتمل ان یراد الخ ملاجی دھرم کہنا یہ تحریف تو نہین

(لطیفہ ۶) **اقول** فتح الباری کے طور پر تو مشارکت فی الوجود غایت بن سکتی ہی

کہ دوپہر کو ٹیلونکا سایہ اصلا نہ تھا دیر فرمائی یہانتک کہ موجود ہوا اگرچہ ٹیلون سے

سایہ مساوی ہونیکی ہرگز یہ معنے نہین مگر آپ اپنی خبر لیجیے آپ کے نزدیک تو ٹھیک

دوپہر کو ٹیلون کا سایہ آدھا مثل تھا تو ظہور و وجود مین برابری صبح سے شام تک

دن بھر رہی اس غایت مقرر کرنے کے کیا معنے کہ وقت ٹھنڈا فرمایا یہانتک کہ سایہ

وجود مین ٹیلون کے برابر ہو گیا اور جانب شرقی کی قید حدیث مین کہان یہ آپکی

نری من گڑھت ہے تاویل گڑھی مساوات فی الظہور تفریع کی مساوات فی الوجود

اور مفرع علیہ وجود شرقی کیا جب تک وجود غربی شمالی تھا مساوات فی الوجود

نہ تھی اب کہ وجود شرقی ملا مساوات ہوئی کچھ بھی ٹھکانے کی کہتے ہو (لطیفہ ۷)

اقول ملاجی جب آپکے دھرم مین سایہ وقت نصف النہار بھی موجود تھا

تو زوال ہوتے ہی قطعاً معاً شرقی ہوا تو یہ مساوات خاص آغاز وقت ظہر پہ پیدا

ہوئی اور حدیث مین یہ ارشاد ہے کہ موذن نے تین بار ارادہ اذان کیا ہر بار

حکم ابراد و تاخیر ملا یہانتک کہ سایہ مساوی ہوا کیا یہ ارادہ ہائے اذان و حکمہائے

ابراد سب پیش از زوال ہو لیے تھے شاید سہ پہر دن چڑھے ظہر کا وقت ہو جاتا ہوگا

ملاجی تحریف نصوص اسے کہتے ہین ع چھائی جاتی ہے یہ دیکھو تو سراپا کش نز

(لطیفہ ۸) **اقول** جب کچھ نہ بنی تو ہارے درجے یہ تیسری نزاکت

اس حدیث کے جوابین فرمائی کہ یہ تاخیر آنحضرت صلعم سے سفر مین ہوئی شاید آنحضرت صلعم نے اس ارادہ سے کی ہو کہ ظہر کو عصر سے جمع کرینگے پس سفر پر حضر کو قیاس مع الفارق ہے ملاجی ایمان سے کہنا یہ حدیث ابراد ظہر کی ہے یعنے وقت ٹھنڈا کرکے پڑھنا یا تفویت ظہر کی کہ وقت کھو کر پڑھنا حدیث مین علت حکم یہ ارشاد ہوئی ہے کہ شدت گرمی جوشش جہنم سے ہے تو گرمی مین ظہر ٹھنڈا کرو یا یہ کہ ابھی اذان نہ کہو ہم عصر سے ملاکر پڑھینگے ملاجی اس حدیث کی شرح مین خود علماے شافعیہ کا کلام سنو کہ معنی ابراد مین آپکی یہ گڑھت بھی ٹوٹے اور سفر وحضر سے فرق کی بھی قسمت پھوٹے ارشاد الساری امام قسطلانی شافعی شرح صحیح بخاری باب الابراد بالظہر فی السفر مین اسی حدیث ابو ذر رضی اللہ تعالے عنہ کے نیچے ہے (قال کنا مع النبی صلے اللہ تعالے علیہ وسلم فی سفر) قیدہ ہنا بالسفر واطلقہ فی السابقة مشیرا بذلک الی ان تلک الروایة المطلقة محمولة علی هذه المقیدة لان المراد من الابراد التسهیل ودفع المشقة فلا تفاوت بین السفر والحضر انتہی مین ہے (فقال له ابرد حتی رأینا فیء التلول) غایة الابراد حتی یصیر الظل ذراعا بعد ظل الزوال او ربع قامة او ثلثها او نصفها وقیل غیر ذلک ویختلف باختلاف الاوقات لکن یشترط ان لا یمتد الی اخر الوقت ہان خوب یاد آیا علماے شافعیہ کی کیون سنیے آپ اپنے ہی لکھے کو نہ دیکھیے مسئلہ وقت مستحب ظہر مین فرماگئے اگر ابراد اختیار کرے تو لازم ہے کہ ایسا ابراد نہ کرے کہ وقت

صلعم صلی اللہ تعالے علیہ وسلم وآلہ وبارک وسلم ۱۲ منہ سلمہ

صلعم صلی اللہ تعالے علیہ وعلی آلہ وبارک وسلم ۱۲ منہ سلمہ ربہ

ظہر کا خارج ہو جائے یا قریب آجائے حد میں ابراد کی علما میں اختلاف ہے لکن یہ سب کے
نزدیک شرط ہے کہ ابراد اس مرتبہ کا نہ کرے کہ ظہر کے آخر وقت کو پہنچ جاوے کہا

فتح الباری میں اختلف العلماء فی غایۃ الابراد لکن یشترط ان لا یمتد الی
اخر الوقت جب آخر وقت کے قریب تک نہ آنا لازم و شرط ابراد ہے تو حکم ابراد کو اخراج
وقت پر حمل کرنا کیسا عذر بارد ہے ملا جی ایمان سے کہنا یہ حدیث سے جواب ہے
یا اپنی سخن پروری کے لیے صراحۃً نص شرع کی تحریف حدیث صحیح کا رد۔ شافعیہ
حنفیہ کے مکالمات تو محض تفنن طبع کے لیے ہیں ورنہ مذاہب متقرر ہو چکے علامہ زرقانی
مالکی شرح مواہب آخر جلد ہفتم میں فرماتے ہیں قد اجاب الحافظ ابن حجر عن ذلک
وعن غیرہ من ادلۃ المانعین وھی عشرۃ بما یطول ذکرہ مع انہ لا کبیر فائدۃ
فیہ اذ المذاھب تقررت انما ھو تشحیذ اذھان آپ اپنی خبر لیجیے آپ تو محقق
مجتہد ہیں سب ارباب مذاہب کے ضد ہیں آپ کیوں صحیح بخاری کی حدیث جلیل میں
یوں کھلی تحریفیں کر رہے ہیں دعوے باطلہ عمل بالحدیث کے چھلکے اتر رہے
ہیں ع شرم بادت از خدا و از رسول ﷺ (**لطیفہ ۹**) **اقول** ملا جی خود
جانتے تھے کہ یہ تاویلیں نہیں محض مہمل پوچ تقریروں سے جیسے بنے حدیث کو رد کرنا
ہی لہذا عذر بہ تراز گناہ کے لیے ارشاد ہوتا ہے منشا تاویلات کا یہی ہے کہ احادیث

صحیحہ جن سے معلوم ہوتا ہے کہ بعد ایک مثل کے وقت ظہر نہیں رہتا ثابت ہیں پس
جمعا بین الادلہ یہ تاویلیں حقہ کیں ان تاویلوں کو حقہ کہنا تو دل میں خوب جانتے ہو گر
کہ جھوٹ کہہ رہے ہو خاک حقہ تھیں کہ ایک دم میں سلفہ ہو گئیں مگر اس ڈھٹائی کا
کہاں ٹھکانا کہ صحیح حدیث بخاری شریف کو بحیلہ جمع بین الادلہ یوں دانستہ بگاڑیے

حالانکہ نہ قصہ واحد نہ لفظا مساعد اور حدیث ابن عمر دربارۂ غیبت شفق مین باوصف اتحاد قصہ جمع بین الادلہ حرام اور رد احادیث صحاح واجب لالتزام (لطیفہ ۱)

اقول جمع تقدیم کی نامندمل جراحت بھرنے کو حدیث ابو جحیفہ رضی اللہ تعالی عنہ مین وہ لن ترانیان بگھین کہ ظاہر پر حمل واجب ہی جب تک مانع قطعی نہ ہو اب اپنے داؤن کو ظاہر نص صریح کے یون ہاتھ دھو کر پیچھے پڑے خیر بحمد اللہ آپ ہی کی گواہی سے ثابت ہو لیا کہ جمع بین الادلہ کے لیے ایسی رکیک و پوچ دبچر تاویلات تک روا ہین تو یہ صاف و نظیف و شائع و لطیف معانی و محامل کہ ہمنے جمعا بین الادلہ احادیث ابن عمر و انس رضی اللہ تعالی عنہم مین اختیار کیے انمین اپنی چون و چرا کی گلی آپنے خود بند کر لی وللہ الحمد ع عدو شود سبب خیر گر خدا خواہد طرفہ یہ کہ آپ سند ل ہین اور ہم خصم جب آپکو ایسے لچریات نفع دینگے ہمین یہ واضحات بدرجہ اولے نافع اور آپکے تمام ہواجس و وساوس کے قاطع ہونگے **فائدہ عائدہ** سنن مین ایک حدیث اور ہے جس سے ناواقف کو جمع تاخیر کا وہم ہو سکے فقیر نے کلام فریقین مین اُس سے استناداً جواباً اصلاً تعرض نہ دیکھا ملاجی بہت دور دور کے چکر لگا آئے جہان کچھ بھی لگتی پائی بلکہ نہ لگاؤ بھی جمع کرلائے سنن کچھ دور نہ تھین اُس کے آس پاس گھوما کیے مگر اُس سے دہنے بائین کترائے اسی سے اُسکا نہایت نامفید ہی مین ہونا ظاہر مگر شاید اب کسی نئے متوہم یا خود حضرت ہی کو تازہ وہم جاگے لہذا اُس سے تعرض کر دینا مناسب ففی سنن ابی داود حدثنا احمد بن صالح نا یحیی بن محمد الجاری وفی سنن النسائی اخبرنا المؤمل بن اہاب قال حدثنی

یحیی بن محمد بن الجاری وفی مصنف الطحاوی حدثنا علی بن عبد الرحمن ثنا
نعیم بن حماد قالا ثنا عبد العزیز بن محمد (زاد نعیم) الدراوردی عن مالک
عن ابی الزبیر عن جابر ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غابت له الشمس بمکة
فجمع بینهما بسرف (زاد نعیم) یعنی الصلاتین ولفظ المؤمل غابت الشمس
ورسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بمکة فجمع بین الصلاتین بسرف قال ابو داؤد
حدثنا محمد بن هشام جار احمد بن حنبل ثنا جعفر بن عون عن هشام
بن سعد قال بینهما عشرة امیال یعنی بین مکة وسرف یعنی حضور سید عالم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مکہ معظمہ مین آفتاب ڈوبا پس مغرب وعشا موضع سرف
مین جمع فرمائین ابوداؤد نے ہشام بن سعد سے (کہ ملاجی کے حسابون رافضی مجروح
مردود الروایہ متروک الحدیث ہی تقریب مین کہا صدوق له اوہام ورمی
بالتشیع) نقل کی کہ مکہ وسرف مین دس میل کا فاصلہ ہے **اقول** وباللہ
التوفیق اصول حدیث ونیز اصول محدثہ ملاجی پر یہ حدیث ہرگز قابل حجیت نہین
اصول حدیث پر اسکی سند ضعیف اور اصول ملائیہ پر توضعف در ضعف در ضعف
کیا جانیے کتنے ضعفون کی طومار اور نری مردود ومتروک ہے اولا دو
طریق پیشین مین یحیے بن محمد جاری ہے تقریب مین کہا صدوق یخطئ
امام بخاری نے فرمایا یتکلمون فیه ائمہ محدثین اسپر طعن کرتے ہین) میزان مین یہی
حدیث اسکے ترجمہ مین داخل کی اور کتب ضعفا مین زیر ترجمہ ضعفا انکی منکر
حدیثین ذکر کرتے ہین اور اسکے ساتھ طریق دوم مین مؤمل بن اہاب ہے تقریب
مین کہا صدوق له اوہام طریق ثالث مین نعیم بن حماد ہے یہ اگرچہ فقیہ و

ما لفظ الطحاوی عند الزبیر ونقص عند الطحاوی ۱۲ منه

فرائض دان تھا گر حدیثی حالت مین تیجے سے بھی بدتر ہے تقریب مین کہا صدوق یخطئ کثیرا یہانتک کہ ابو الفتح ازدی نے کہا حدیثین اپنے جی سے گڑھتا اور امام ابو حنیفہ کے مطاعن مین جھوٹی حکایتین وضع کرتا تھا یہ اگرچہ مجازفات ازدی سے ہو مگر ذہبی نے طبقات الحفاظ و میزان الاعتدال دونون مین اُسکے حق مین قول اخیر یہ قرار دیا کہ وہ باوصف امامت منکر الحدیث ہے قابل احتجاج نہین جامع صحیح مین اُسکی روایت مقرونہ ہے نہ بطور حجیت امام جلال الدین سیوطی لآلی مین اُسکی حدیث اذا اراد اللہ ان ینزل الی السماء الدنیا نزل عن عرشہ بذاتہ ذکر کرکے فرماتے ہین اتعبنا نعیم بن حماد من کثرۃ ما یأتی بھذہ الطامات وکم ندرأ عنہ وعن الطرطوسی الراوی عنہ فلا ادری البلاء فی الحدیث منہم او من شیخہ نعیم اھ ملخصا یعنے نعیم بن حماد اس کثرت سے یہ طامات روایتین لاتا ہے کہ ہم تھک گئے کہانتک اُسکا اور اُسکے شاگرد طرطوسی کا بچاؤ کرین مجھے نہین معلوم کہ اس حدیث مین بلا اُسکی طرف سے اُٹھی یا اُسکے اُستاد نعیم سے۔ **ثانیا** پھر ان سب طرق مین عبد العزیز بن محمد دراوردی ہے تقریب مین کہا صدوق کان یحدث من کتب غیرہ فیخطئ تو ہر طریق مین دو راوی صدوق یخطئ ہوتے خصوصا ثالث مین تو ایک کثیر الخطا اور ثانی مین تیسرا صدوق لہ اوہام اور ملاجی کے اصول پر ایسے رواۃ کی حدیثین مردود و متروک و واہیات ہین۔ **ثالثا** مدار حدیث ابو الزبیر عن جابر پر ہے ابو الزبیر کی نسبت خود ملاجی کہہ گئے کہ وہ فقط صدوق ہے اور اُسکے ساتھ مدلس قال فی التقریب صدوق الا انہ یدلس اور یہان اُن[۱] سے راوی لیث بن سعد نہین ہاوند روایت مین

[۱] قید بھذا لان الراوی عنہ اذا کان اللیث بن سعد لا یضر تدلیسہ لما افادہ فی فتح المغیث وغیرہ فلیحفظ فانھا فائدۃ نفیسۃ وقد بین السبب فی ذالک فی المیزان فراجعہ ۱۲ منہ سلمہ ربہ

عنعنہ کیا اور عنعنۂ مدلس اصول محدثین پر نامقبول رابعًا میلونکی گنتی حدیث مین
نہین نہ زید وعمرو کی ایسی حکایات پر وہ اعتماد ضرور جسکے سبب توقیت صلاۃ کا حکم
معروف ومشہور ثابت بالقرآن العظیم والاحادیث الصحاح چھوڑ دیا جائے خصوصًا ملاجی
کے نزدیک تو یہ دس میل بتانیوالا رافضی متروک ہے زمینون کا ناپنا میلونکا گننا
ان حملۂ وروات کا کام نہ تھا بلکہ سرے سے ان اعصار وامصار مین اس طریقہ کا
اصلا نام نہ تھا یونہین ہر شخص اپنے تخمینہ سے یا کسی اور کی سنی سنائی بتا دیتا ولہذا
شمار مین اسقدر شدت سے اختلاف پڑتا ہے کہ ان گنتیون سے امان اٹھا ئی
دیتا ہے ذوالحلیفہ کہ مکہ معظمہ کے راستے پر مدینہ طیبہ کے قریب ایک مشہور و
معروف مقام ہے اسکے اختلاف دیکھیے امام اجل رافعی احد شیخین مذہب شافعی
اور ان سے پہلے امام ابو المحاسن عبد الواحد بن اسمعیل بن احمد شافعی معاصر امام
غزالی اور انسے بھی پہلے امام ابو النصر عبد السید بن محمد شافعی نے فرمایا مدینہ سے
ایک میل ہے امام قسطلانی شافعی نے فرمایا یہ وہم ہے بشہادت مشاہدہ مردود
بعض نے کہا دو ایک میل امام عینی نے فرمایا چار میل امام حجۃ الاسلام شافعی نے
فرمایا چھ میل ہے اسیطرح امام مجد شافعی نے قاموس مین کہا امام اجل ابو زکریا
نووی شافعی نے فرمایا یہی صحیح ہے بعض علما نے کہا سات میل امام جمال اسنوی
شافعی نے فرمایا حق یہ کہ تین میل ہے یا کچھ قدرے قلیل زیادہ ہو مشاہدہ اسپر
گواہ ہے ارشاد الساری شرح صحیح بخاری مین ہے بعدہ من المدینۃ میل
کما عند الرافعی کمت فی البسیط انہا علی ستۃ امیال وصححہ فی المجموع
وھو الذی قال فی القاموس وقیل سبعۃ وفی المھمات الصواب المعروف

اقول لاجرم جمع صوری تو عوام کیا اکثر خواص کو بھی نہ صرف دشوار بلکہ ناممکن تھی وہ
بھی سفر کے کھلے میدانوں میں ایک بار دیتا پلٹی کہ پردہ نشین زنان ناقصات العقل کے لیے
گھر کی چار دیواری میں ممکن ہو گئی **ثامنا** عبد الرزاق مصنف میں بطریق عمرو بن شعیب
راوی قال قال عبد اللہ جمع لنا رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم
مقیما غیر مسافر بین الظہر والعصر والمغرب والعشاء فقال رجل لابن عمر
لم ترى النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فعل ذلک قال لان لا تحرج امتہ ان
جمع رجل ابن جریر اُس جناب سے بایں لفظ راوی خرج علینا رسول اللہ
صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فکان یؤخر الظہر ویعجل العصر فیجمع بینہما ویؤخر
المغرب ویعجل العشاء فیجمع بینہما نیز ابن جریر کی دوسری روایت میں اُسی جناب سے
یوں ہے اذا بادر احدکم الحاجۃ فشاء ان یؤخر المغرب ویعجل العشاء
ثم یصلیہما جمیعا فعل ان حدیثوں سے بھی ظاہر کہ جمع صوری میں بیشک آسانی
ورحمت اور وقت حاجت عام لوگوں کو اسکی اجازت **تاسعا** عبد الرزاق صفوان
بن سلیم سے راوی قال جمع عمر بن الخطاب بین الظہر والعصر فی یوم مطیر
یعنے امیر المومنین فاروق اعظم نے مینہ کے سبب ظہر وعصر جمع کی **اقول** ظاہر
ہے کہ امیر المومنین کے نزدیک جمع وقتی حرام وگناہ کبیرہ ہے جسکا بیان انشاء اللہ
المنان فصل چہارم میں آتا ہے لاجرم جمع صوری فرمائی **عاشرا** طبرانی حضرت عبد اللہ
بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے راوی ان النبی صلی اللہ تعالی علیہ
وسلم کان یجمع بین المغرب والعشاء یؤخر ہذہ فی آخر وقتہا ویعجل ہذہ
فی اول وقتہا یعنی حضور سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم مغرب وعشا کو جمع

وقال القعنبی ذی الجیش علی بریدین من المدینۃ وقال البونی فی روایۃ یحیی وبینھما میلان او اکثر قلیلا وفی روایۃ ابن القاسم عشرۃ امیال ان اختلافات کو خیال کیجیے کہان دو میل کہان بارہ میل **خامسا** یہ واقعہ عین ہے اور وقائع عین مسلغ رگونہ احتمالات سرعت سیر کے لیے کوئی حد محدود نہین کہ اس سے زائد نا منصور ہو ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما کا سہ منزلہ کرنا اوپر گزرا ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا کی حدیث مین ہے اصبح النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم بملل ثم راح تعشی بسرف سید المرسلین صلے اللہ تعالی علیہ وسلم کو ملل مین صبح ہوئی پھر تشریف لیچلے اور شام کا کھانا سرف مین تناول فرمایا فصل اول مین گزر چکا کہ ملل مدینہ طیبہ سے سترہ میل ہے اور یہین کلام امام بدر محمود عینی سے منقول ہوا کہ مدینہ طیبہ مکہ معظمہ سے دو کم دو سو میل ہے اب سترہ وہ اور دس میل سرف کے نکال لیجیے تو ایکدن مین اکیسو اکھتر میل راہ طے ہوئی پھر غروب شمس سے لنتے قرب عشا تک کہ ہنوز بقدر تین رکعت پڑھ لینے کے مغرب کا وقت باقی ہو دس میل قطع ہو جانا کیا جائے عجب ہے خصوصا اواخر جوزا و اوائل سرطان مین کہ ان دنون حوالی مکہ معظمہ مین وقت مغرب کما بیش ڈیڑھ گھنٹا ہوتا ہے اعتبار نہ آئے تو آزما دیکھیے کہ عمدہ گھوڑے تیز ناقے ڈیڑھ چھوڑ ایک ہی گھنٹے مین دس میل بلکہ زائد قطع کر لینگے حدیث موطا مین کہ ابھی مذکور ہوئی جزم علامہ زرقانی اور نیز روایت ابن القاسم تلمیذ امام مالک پر اُسکی نظیر یہین پیش نظر اوپر ثابت ہو چکا کہ سالم قائل جمع نہین وہ تصریحا فرما چکے کہ اُن کے والد ماجد رضی اللہ تعالی عنہ نے مزدلفہ کے سوا کبھی جمع نہ فرمائی تو لاجرم غروب آفتاب کے بعد دس بارہ

اقول لاجرم جمع صوری تو عوام کیا اکثر خواص کو بھی نہ صرف دشوار بلکہ ناممکن تھی وہ
بھی سفر کے کھلے میدانوں میں ایک کیا دشوار تھی کہ پردہ نشین زنان ناقصات العقل کے لیے
گھر کی چار دیواری میں ممکن ہو گئی **ثامنا** عبد الرزاق مصنف میں بطریق عمرو بن شعیب
راوی قال قال عبد اللہ جمع لنا رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم
مقیما غیر مسافر بین الظہر والعصر والمغرب والعشاء فقال رجل لابن عمر
لم ترى النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فعل ذلک قال لان لا تحرج امتہ ان
جمع رجل ابن جریر اسی جناب سے باین لفظ راوی خرج علینا رسول اللہ
صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فکان یؤخر الظہر ویعجل العصر فیجمع بینہما ویؤخر
المغرب ویعجل العشاء فیجمع بینہما نیز ابن جریر کی دوسری روایت میں اسی جناب سے
یوں ہے اذا بادر احدکم الحاجۃ فشاء ان یؤخر المغرب ویعجل العشاء
ثم یصلیہما جمیعا فعل ان حدیثوں سے بھی ظاہر کہ جمع صوری میں بیشک آسانی
ورحمت اور وقت حاجت عام لوگوں کو اسکی اجازت **تاسعا** عبد الرزاق صفوان
بن سلیم سے راوی قال جمع عمر بن الخطاب بین الظہر والعصر فی یوم مطیر
یعنی امیر المومنین فاروق اعظم نے مینہ کے سبب ظہر وعصر جمع کی **اقول** ظاہر
ہے کہ امیر المومنین کے نزدیک جمع وقتی حرام وگناہ کبیرہ ہے جسکا بیان ان شاء اللہ
المنان فصل چہارم میں آتا ہے لاجرم جمع صوری فرمائی **عاشرا** طبرانی حضرت عبد اللہ
بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے راوی ان النبی صلی اللہ تعالی علیہ
وسلم کان یجمع بین المغرب والعشاء یؤخر ہذہ فی آخر وقتہا ویعجل ہذہ
فی اول وقتہا سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم مغرب وعشا کو جمع

غرض قائل ان الصلوٰۃ کانت علی المؤمنین کتبا موقوتا ہ بیشک نماز
مسلمانون پر فرض ہے وقت باندھا ہوا کہ نہ وقت سے پہلے صحیح نہ وقت کے
بعد تاخیر روا بلکہ فرض ہے کہ ہر نماز اپنے وقت پر ادا ہو ہمین یہان معنی آیت
مین کلام علمائے کرام لاؤن اس سے بہتر یہی ہے کہ خود ملاجی کی شہادت دلاؤن
مسئلہ وقت ظہر مین ایک مثل تک تمامی وقت بتانے کے لیے فرماتے ہین
کہا اللہ تعالی نے ان الصلوٰۃ کانت علی المؤمنین کتبا موقوتا یعنی ہر نماز کا
وقت علیحدہ علیحدہ ہے تفسیر مظہری مین ہے قولہ تعالی کتبا موقوتا یقتضی
الکون لکل صلاۃ وقتا علیحدۃ تو مقتضا آیت کا یہی ہے کہ ایک نماز کے وقت
مین دوسری نماز ادا نہین ہو سکتی ع مدعی لاکھ پہ بھاری ہے گواہی تیری ہ
آیت ۲ قال مولانا جل وعلا حافظوا علی الصلوات والصلوٰۃ الوسطی وقوموا
للہ قانتین ہ محافظت کرو سب نمازون اور خاص بیچ والی نماز کی اور کھڑے ہو
اللہ کے حضور ادب سے) محافظت کرو کہ کوئی نماز اپنے وقت سے ادھر ادھر نہ ہونے
پائے بیچ والی نماز نماز عصر ہے اسوقت لوگ بازار وغیرہ کے کامون مین زیادہ
مصروف ہوتے ہین اور وقت بھی تھوڑا ہے اسلیے اسکی خاص تاکید فرمائی
بیضاوی شریف علامہ ناصر الدین شافعی مین ہے حافظوا علی الصلوات بالاداء
لوقتہا والمداومۃ علیہا مدارک شریف مین ہے حافظوا علی الصلوات
داوموا علیہا لمواقیتہا ارشاد العقل السلیم مین ہے حافظوا علی الصلوات
ای داوموا علی ادائہا لاوقاتہا من غیر اخلال بشئ منہا **آیت ۳**
قال العلی الاعلی تبارک وتعالی والذین ہم علی صلاتہم یحافظون ہ اولئک

هم الوارثون ۵ الذین یرثون الفردوس هم فیها خالدون ٥ اور وہ لوگ جو
اپنی نماز کی نگاہداشت کرتے ہین کہ اُسے وقت سے بیوقت نہین ہونے دیتے
وہی سچے وارث ہین کہ جنت کی وراثت پائینگے وہ اُسمین ہمیشہ رہنے والے ہین
معالم شریف امام بغوی شافعی مین ہے یحافظون اے یداومون علی حفظها و
یراعون اوقاتها کرر ذکر الصلوٰۃ لیتبین ان المحافظة علیها واجبة
آیت ۴ قال المولی الاجل عزوجل والذین هم علی صلاتهم یحافظون
اولٰئک فی جنّٰت مکرمون ٥ اور وہ لوگ کہ اپنی نماز کی محافظت کرتے ہین
ہر نماز اُسکے وقت مین ادا کرتے ہین وہ جنتون مین عزت کیے جائینگے جلالین شریف
امام جلال الملۃ والدین شافعی مین ہے یحافظون باداۂها فی اوقاتها تفسیر
نسفی شریف مین ہے المحافظة علیها ان لا تضیع عن مواقیتها آیت ۵
قال المولی تقدس و تعالی والذین یؤمنون بالاٰخرة یؤمنون به وهم
علی صلاتهم یحافظون ٥ اور جنھین آخرت پر یقین ہے وہ قرآن پر ایمان لاتے ہین
اور وہ اپنی نمازون کی حفاظت کرتے ہین کہ وقت سے باہر نہ ہو جائین تفسیر
کبیر مین ہے المراد بالمحافظة التعهد لشروطها من وقت وطهارة وغیرهما
والقیام علی ارکانها واتمامها حتی یکون ذلک دابه فی کل وقت محافظت وقت
کے یہ معنی جو ہم نے علمائے حنفیہ کے سوا ہر آیت مین علمائے شافعیہ سے نقل کیے
کہ ہر نماز اپنے ہی وقت پر ہو خود احادیث مین ارشاد ہوئے جنکا ذکر عنقریب
آتا ہے ان شاء اللہ تعالی آیت ۶ قال رب العلی عزوعلا ثم خلف من بعدهم
خلف اضاعوا الصلوٰۃ پھر آئے اُن کے بعد وہ برے پس ماندے جنھون نے نماز

سلام زلزلہ عند امنة اللقاء منا ۱۳۱۳ھ

ضائع کین) سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ اس آیت کی تفسیر مین فرماتے
ہین اخروھا عن مواقیتہا وصلوھا لغیر وقتہا یہ لوگ جنکی مذمت اس آیہ کریمہ
مین فرمائی گئی وہ ہین جو نمازونکو اُنکے وقت سے ہٹاتے اور غیر وقت پر پڑھتے
ہین ذکرہ الامام البدر فی عمدۃ القاری باب تضییع الصلوات عن وقتہا
والامام البغوی فی المعالم افضل تابعین سیدنا سعید بن المسیب رضی اللہ
تعالے عنہما فرماتے ہین ہو ان لا یصلے الظہر حتی ٰیاتی العصر نماز کا ضائع کرنا یہ
ہے کہ ظہر نہ پڑھی یہانتک کہ عصر کا وقت آگیا ذکرہ محی السنہ تفسیر انوار التنزیل
مین ہے اضاعوا الصلوۃ ترکوھا او اخروھا عن وقتہا **آیت ۷**
قال سبحنہ اعظم شانہ فویل للمصلین الذین ھم عن صلاتہم ساھون ۰
خرابی ہے اُن نمازیون کے لیے جو اپنی نمازون سے غافل ہین) کہ وقت نکال کر
پڑھتے ہین تفسیر جلالین مین ہے ساھون غافلون یؤخرونہا عن وقتہا تفسیر
مفاتیح الغیب مین ہے ساھون یفید امرین اخراجہا عن الوقت وکون
الانسان غافلا فیہا اس آیہ کریمہ کی یہ تفسیر خود حدیث مین وارد ہوئی کما
سیاتی انشاء اللہ تعالی (**الاحادیث**) **اقول** وباللہ التوفیق
ملاجی نے تو جھوٹ ہی کہدیا تھا کہ احادیث جمع چودہ صحابیون سے مروی ہین
جنمین خود بھی نہ گنا سکے بلکہ صراحۃً تسلیم کر گئے کہ اُنمین اکثر کی روایات اُن کو کیا
مفید نہین صرف چار مفید سمجھین جنکا حال بتوفیقہ تعالی واضح ہوگیا کہ اصلاً نفع مفید
نہ تھین اب فقیر غفر اللہ تعالے کہتا ہے کہ اس بحث مین ہماری مفید حدیثین جو
اسوقت نظر مین جلوہ فرما ہین چالیس سے زائد ہین کہ تیئیس صحابہ کرام رضی اللہ تعالے

عنہم سے مروی ہو ئین عمر فاروق علی مرتضے سعد بن ابی وقاص عبد اللہ بن مسعود عبد اللہ بن عباس عبد اللہ بن عمر عبد اللہ بن عمرو جابر بن عبد اللہ ابو ذر غفاری ابو قتادہ انصاری ابو درداء ابو سعید خدری ابو مسعود بدری بشیر بن عقبہ بن عمرو مدنی ابو موسے اشعری بریدہ اسلمی عبادہ بن صامت کعب بن عجرہ فضالہ زہرانی حنظلہ بن الربیع انس بن مالک ابو ہریرہ ام المومنین صدیقہ بنت الصدیق صلی اللہ تعالی علے بعلہا وابیہا وعلیہا وعلیہم اجمعین وبارک وسلم اکیس صحابہ سے حدیثین اور مولی المسلمین ومحبوب سید المرسلین صلے اللہ تعالے علیہ وعلیہم وسلم کی روایتین تو جمع صور سے جو ہن گزرین باقی اکیس صحابہ سے چھتیس حدیثین بتوفیقہ تعالی یہان بیننے ملا جی کیطرح اگر مجملات کو بھی شامل کر لیجیے اور واقعی ہمین اسکا استغراق بر وجہ حق وصحیح حاصل تو معاذ بن جبل واسامہ بن زید رضی اللہ تعالی عنہم کو ملا کر عدد صحابہ پچیس اور احادیث مجملہ شامل کر کے شمار احادیث پچاس سے زائد ہو گا خیر یہان جو حدیثین ہمین لکھنی ہین وہ چند نوع ہین - **نوع اول** احادیث محافظت وقت اور اسکی ترغیب اور اسکے ترک سے ترہیب **حدیث ۱** امام احمد بسند صحیح حضرت حنظلہ کاتب رضی اللہ تعالی عنہ سے راوی قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم یقول من حافظ علی الصلوات الخمس رکوعھن وسجودھن ومواقیتھن وعلم انھن حق من عند اللہ دخل الجنۃ او قال وجبت لہ الجنۃ او قال حرم علی النار یعنی مین نے رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ جو شخص ان پانچون نمازون کی ان کے رکوع وسجود واوقات پر محافظت کرے اور یقین جانے کہ وہ اللہ جل وعلا کی طرف سے ہین جنت مین جائے یا فرمایا جنت اسکے لیے واجب

ہو جائے یا فرمایا دوزخ پر حرام ہو جائے **حدیث ۲** ابو داود سنن اور طبرانی معجم میں بسند جید ابو درداء رضی اللہ تعالی عنہ سے راوی حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے ہیں خمس من جاء بھن مع ایمان دخل الجنۃ من حافظ علی الصلوات الخمس علی وضوئھن ورکوعھن وسجودھن ومواقیتھن الحدیث پانچ چیزیں ہیں کہ جو انھیں ایمان کے ساتھ لائیگا جنت میں جائیگا جو پنجگانہ نمازوں کی اُن کے وضو اُن کے رکوع اُنکے سجود اُن کے اوقات پر محافظت کرے اور روزہ و حج و زکوۃ و غسل جنابت بجا لائے **حدیث ۳** امام مالک و ابو داود و نسآئی و ابن حبان اپنی صحاح میں عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالی عنہ سے راوی حضور سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے ہیں خمس صلوات افترضھن اللہ تعالی من احسن وضوءھن وصلاھن لوقتھن واتم رکوعھن وخشوعھن کان لہ علی اللہ عھد ان یغفر لہ ومن لم یفعل فلیس لہ علی اللہ عھد ان شاء غفر لہ وان شاء عذبہ پانچ نمازیں اللہ تعالے نے فرض کی ہیں جو انکا وضو اچھی طرح کرے اور انھیں اُن کے وقت پر پڑھے اور انکا رکوع و خشوع پورا کرے اُسکے لیے اللہ عزوجل پر عہد ہے کہ اُسے بخشدے اور جو ایسا نہ کرے تو اُسکے لیے اللہ تعالی پر کچھ عہد نہیں چاہے بخشے چاہے عذاب کرے ھذا لفظ ابی داود **حدیث ۴** ابو داود و طریق ابن الاعرابی میں حضرت قتادہ بن ربعی انصاری رضی اللہ تعالی عنہ سے راوی حضور سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے ہیں اللہ عزوجل فرماتا ہے انی فرضت علی امتک خمس صلوات وعھدت عندی عھدا انہ من جاء یحافظ علیھن لوقتھن ادخلتہ الجنۃ ومن لم یحافظ علیھن فلا عھد لہ عندی میں نے تیری امت پر پانچ نمازیں فرض کیں

اور اپنے پاس عہد مقرر کر لیا کہ جو انکے وقتوں پر انکی محافظت کرتا آئیگا اُسے جنت
مین داخل کرونگا اور جو محافظت نہ کریگا اُسکے لیے میرے پاس کچھ عہد نہین
حدیث ۵ دارمی حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے راوی رسول
اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اپنے رب جل وعلا سے روایت فرماتے ہین وہ ارشاد
کرتا ہے من صلی الصلوٰۃ لوقتہا فاقام حدھا کان لہ علی عہد ان ادخلہ الجنۃ ومن لم
یصل الصلوٰۃ لوقتہا ولم یقم حدھا لم یکن لہ عندی عہد ان شئت
ادخلتہ النار وان شئت ادخلتہ الجنۃ جو نماز اُسکے وقتمین ٹھیک ٹھیک
ادا کرے اُسکے لیے مجھپر عہد ہے کہ اُسے جنت مین داخل فرماؤن اور جو وقت مین
نہ پڑھے اور ٹھیک ادا نہ کرے اُسکے لیے میرے پاس کوئی عہد نہین چاہون
اُسے دوزخ مین لیجاؤن اور چاہون تو جنت مین حدیث ۶ طبرانی بسند
صالح عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے راوی ایکدن حضور اقدس صلی
اللہ تعالی علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہم سے فرمایا جانتے ہو تمھارا
رب کیا فرماتا ہے عرض کی خدا و رسول خوب دانا ہین فرمایا جانتے ہو تمھارا رب
کیا فرماتا ہے عرض کی خدا و رسول خوب دانا ہین فرمایا جانتے ہو تمھارا رب کیا
فرماتا ہے عرض کی خدا و رسول خوب دانا ہین فرمایا تمھارا رب جل وعلا فرماتا ہے
وعزتی وجلالی لا یصلیھا احد لوقتھا الا ادخلتہ الجنۃ ومن صلاھا
لغیر وقتھا ان شئت رحمتہ وان شئت عذبتہ مجھے اپنے عزت وجلال
کی قسم جو شخص نماز وقت پر پڑھیگا اُسے جنت مین داخل فرماؤنگا اور جو اُسکے
غیر وقتمین پڑھیگا چاہون اُسپر رحم کرون چاہون عذاب حدیث ۷ بزار و طبرانی

اقول لاجرم جمع صوری تو عوام کیا اکثر خواص کو بھی نہ صرف دشوار بلکہ ناممکن تھی وہ بھی سفر کے کھلے میدانوں میں اب کہ کار دنیا پلٹی کہ پردہ نشین زنان ناقصات العقل کے لیے گھر کی چار دیواری یوں نہیں ممکن ہو گئی **ثامنا** عبد الرزاق مصنف میں بطریق عمرو بن شعیب راوی قال قال عبد اللہ جمع لنا رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم مقیما غیر مسافر بین الظہر والعصر والمغرب والعشاء فقال رجل لابن عمر لم تری النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فعل ذلک قال لان لا تحرج امتہ ان جمع رجل ابن جریر اُس جناب سے بایں لفظ راوی خرج علینا رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فکان یؤخر الظہر ویعجل العصر فیجمع بینہما ویؤخر المغرب ویعجل العشاء فیجمع بینہما نیز ابن جریر کی دوسری روایت میں اُسی جناب سے یوں ہے اذا بادر احدکم الحاجۃ فشاء ان یؤخر المغرب ویعجل العشاء ثم یصلیہما جمیعا فعل ان حدیثوں سے بھی ظاہر کہ جمع صوری میں بیشک آسانی ورحمت اور وقت حاجت عام لوگوں کو اسکی اجازت **تاسعا** عبد الرزاق صفوان بن سلیم سے راوی قال جمع عمر بن الخطاب بین الظہر والعصر فی یوم مطیر یعنے امیر المومنین فاروق اعظم نے مینہ کے سبب ظہر وعصر جمع کی **اقول** ظاہر ہے کہ امیر المومنین کے نزدیک جمع وقتی حرام وگناہ کبیرہ ہے جسکا بیان ان شاء اللہ المنان فصل چہارم میں آتا ہے لاجرم جمع صوری فرمائی **عاشرا** طبرانی حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالے عنہ سے راوی ان النبی صلی اللہ تعالے علیہ وسلم کان یجمع بین المغرب والعشاء یؤخر ھذہ فی آخر وقتھا ویعجل ھذہ فی اول وقتھا [illegible] سید عالم صلی اللہ تعالے علیہ وسلم مغرب وعشا کو جمع

مین نے سید المرسلین صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے پوچھا سب مین زیادہ کیا عمل
اللہ عزوجل کو پیارا ہے فرمایا نماز اسکے وقت پر ادا کرنا **حدیث ۱۰** بیہقی شعب الایمان
مین بطریق عکرمہ امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالی عنہ سے راوی
قال جاء رجل فقال یا رسول اللہ ای شئ احب الی اللہ فی الاسلام قال الصلوۃ
لوقتھا ومن ترک الصلوۃ فلا دین لہ والصلوۃ عماد الدین ایک شخص نے
خدمت اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم مین حاضر ہو کر عرض کی یا رسول
اللہ اسلام مین سب سے زیادہ کیا چیز اللہ تعالے کو پیاری ہے فرمایا نماز وقت پر پڑھنی
جس نے نماز چھوڑی اسکے لیے دین نہ رہا نماز دین کا ستون ہے **حدیث ۱۱**
طبرانی معجم اوسط مین انس رضی اللہ تعالی عنہ سے راوی حضور سید عالم صلی اللہ
تعالی علیہ وسلم فرماتے ہین ثلث من حفظھن فھو ولی حقا ومن ضیعھن فھو
عدو حقا الصلاۃ والصیام والجنابۃ تین چیزین ہین کہ جو انکی حفاظت
کرے وہ سچا ولی ہے اور جو انھین ضائع کرے وہ پکا دشمن نماز اور روزے
اور غسل جنابت **حدیث ۱۲** امام مالک موطا مین نافع سے راوی ان عمر
بن الخطاب رضی اللہ تعالی عنہ کتب الی عمالہ ان اھم امرکم عندی الصلاۃ فمن
حفظھا وحافظ علیھا حفظ دینہ ومن ضیعھا فھو لما سواھا اضیع الحدیث
امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالی عنہ نے اپنے عاملونکو فرمان بھیجے کہ تمھارے
تمام کامون مین مجھے زیادہ فکر نماز کی ہے جو اسے حفظ اور اسپر محافظت کرے اسنے
اپنے دین کی حفاظت کرلی اور جسنے اسے ضائع کیا وہ اور کامون کو زیادہ تر
ضائع کریگا **نوع آخر** حدیث امامت جبریل علیہ الصلاۃ والسلام جسمین ان معینی

ہر نماز کے لیے جدا وقت معین کیا حدیث ۳ بخاری و مسلم صحاح اور امام
مالک و امام ابن ابی ذئب موطا اور ابو محمد عبد اللہ دارمی مسند میں حضرت ابو مسعود
انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی جبریل نے بعد تعیین اوقات عرض کی بھذا
امرت اسی کا حضور کو حکم دیا گیا ہے ابن ابی ذئب کے لفظ یوں ہیں عن ابن
شھاب انہ سمع عروۃ بن الزبیر یحدث عمر بن عبد العزیز عن ابی مسعود
الانصاری ان المغیرۃ بن شعبۃ اخر الصلاۃ فدخل علیہ ابو مسعود فقال
ان جبریل نزل علی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فصلی وصلی وصلی وصلی
ثم صلی ثم صلی ثم صلی ثم صلی ثم صلی ثم قال ھکذا امرت یعنی جبریل امین
نے دونوں روز امامت سے تعیین اوقات کرکے عرض کی ایسا ہی حضور کو حکم
ہے مسند امام ابن راہویہ میں مطول و مفصل ہے فی اٰخرہ ثم قال جبریل ما بین ھذین
وقت صلاۃ پھر جبریل نے عرض کی ان دونوں کے درمیان وقت نماز ہے۔
حدیث ۴ دارقطنی و طبرانی و ابو عمر بن عبد البر ابو مسعود و بشیر بن ابی مسعود
دونوں صحابیوں رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی جبریل نے عرض کی ما بین ھذین
وقت یعنی امس والیوم کل اور آج کے وقتوں کے درمیان ہر نماز کا وقت ہے
حدیث ۵ ابو داود ترمذی شافعی طحاوی ابن حبان حاکم حضرت عبد اللہ
بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی جبریل نے گزارش کی الوقت ما بین
ھذین الوقتین وقت وہ ہے جو ان دونوں وقتوں کے درمیان ہے حدیث ۶
نسائی و طحاوی و حاکم و بزار ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور اقدس صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جبریل نے عرض کی الصلاۃ ما بین صلاتک امس

وصلاتک الیوم نماز دیر وزہ وامروزہ کے بیچمین نماز ہے بزار کے یہان ہے ثم قال ما بین ھذین وقت ان دو کے اندر وقت ہے **حدیث ۱۷** نسائی واحمد واسحٰق وابن حبان وحاکم جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی جبریل نے گزارش کی ما بین ھاتین الصلاتین وقت ان دونمازون کے اندر وقت ہے **حدیث ۱۸** طحاوی ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جبریل نے گزارش کی الصلاۃ فیما بین ھذین الوقتین نمازان دو وقتون کے درمیان ہے (**نوع آخر**) حدیث سائل جسے حضور پرنور صلے اللہ تعالے علیہ وسلم نے امامتین فرماکر نماز کا اول وآخر وقت بتایا **حدیث ۱۹** مسلم ترمذی نسائی ابن ماجہ طحاوی حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا وقت صلاتکم بین ما رأیتم تمھاری نماز کا وقت اسکے درمیان ہے جو تمنے دیکھا مسلم کے دوسرے طریق مین ہے ما بین ما رأیت وقت اے سائل جو تونے دیکھا اسکے اندر وقت ہے ترمذی کے یہان یون ہے مواقیت الصلاۃ کما بین ھذین نمازون کے وقت ایسے ہین جیسے ان دو کے درمیان **حدیث ۲۰** مسلم ابی داود نسائی ابن ابی الطحاوی حضرت ابوموسے اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور پرنور صلے اللہ تعالے علیہ وسلم نے فرمایا الوقت بین ھذین وقت ان دو کے درمیان ہے **حدیث ۲۱** طحاوی بطریق عطاء بن ابی رباح بعض صحابہ یعنے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اور امام عیسے بن ابان بلفظ عن عطاء بن ابی رباح قال بلغنی ان

رجلا اتی النبی صلے اللہ تعالی علیہ وسلم راوی حضور پر نور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا ما بین صلاتی فی ھذین الوقتین وقت کل جن دو وقتوں پر مین نے نماز پڑھین ان کے اندر اندر سب وقت ہے ولفظ الحج ثم قال ما بینھما وقت ان دونوں کے درمیان وقت ہے حدیث ۲۲ مالک ونسائی وبزار حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے راوی حضور انور صلے اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا ما بین ھذین وقت ان دو کے درمیان وقت ہے وفیہ الاقتصار علی ذکر الفجر وکانہ مختصر قلت فقد رواہ الدارقطنی فی سننہ من حدیث قتادۃ عن انس مطولا واللہ تعالی اعلم (نوع آخر) حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی پیشین گوئی کہ کچھ لوگ وقت گزار کر نماز پڑھینگے تم انکا اتباع نہ کرنا ایسے مطلق فرمایا کچھ سفر وحضر کی تخصیص ارشاد نہوئی حدیث ۲۳ مسلم ابوداود ترمذی نسائی احمد دارمی حضرت ابوذر رضی اللہ تعالی عنہ سے راوی قال قال رسول اللہ صلے اللہ تعالی علیہ وسلم وضرب فخذی کیف انت اذا بقیت فی قوم یؤخرون الصلاۃ عن وقتھا قال قلت ما تامرنی قال صل الصلاۃ لوقتھا الحدیث حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے میری ران پر ہاتھ مار کر فرمایا تیرا کیا حال ہوگا جب تو ایسے لوگون مین رہجائیگا جو نماز کو اسکے وقت سے تاخیر کرینگے مین نے عرض کی حضور مجھے کیا حکم دیتے ہین فرمایا تو وقت پر پڑھ لینا حدیث ۲۴ احمد ابوداود ابن ماجہ بسند صحیح عبادۃ بن صامت رضی اللہ تعالی عنہ سے راوی حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا ستکون علیکم بعدی امراء تشغلھم اشیاء عن الصلاۃ لوقتھا

حتی یذھب وقتھا فصلوا الصلاۃ لوقتھا الحدیث میرے بعد تم پر کچھ حاکم ہونگے کہ اُنکے کام وقت پر اُنھیں نماز سے روکینگے یہانتک کہ وقت نکل جائیگا تم وقت پر نماز پڑھنا **حدیث ۲۵** ابوداود حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے راوی قال لی رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کیف بکم اذا اتت علیکم امراء یصلون الصلاۃ لغیر میقاتھا قلت فما تامرنی اذا ادرکنی ذلک یا رسول اللہ قال صل الصلاۃ لمیقاتھا واجعل صلاتک معھم سبحۃ مجھے حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا تم لوگون کا کیا حال ہوگا جب تم پر وہ حکام آئینگے کہ غیر وقت پر نماز پڑھینگے مین نے عرض کی یارسول اللہ جب مین ایسا وقت پاؤن تو حضور مجھے کیا حکم دیتے ہین فرمایا نماز وقت پر پڑھ اور اُن کے ساتھ نفل کی نیت سے شریک ہوجا

(نوع آخر) ارشاد صریح کہ جب ایک نماز کا وقت آیا دوسری کا وقت جاتا رہا قضا ہوگئی اور اسکی ممانعت و مذمت **حدیث ۲۶** مسلم و ابوداود و نسائی و عیسے بن ابان حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالی عنہما سے راوی حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا وقت الظھر مالم یحضر العصر و وقت المغرب مالم یسقط ثور الشفق ظہر کا وقت جب تک ہے کہ عصر کا وقت نہ آئے اور مغرب کا وقت جب تک ہے کہ شفق نہ ڈوبے ھذا مختصر **حدیث ۲۷** ترمذی و طحاوی بسند صحیح بطریق محمد بن فضیل عن الاعمش عن ابی صالح ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے راوی حضور سرور عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے ہین ان للصلاۃ اولا و اٰخرا و ان اول وقت صلاۃ الظھر

حین تزول الشمس و اٰخر وقتہا حین یدخل وقت العصر و فیہ ان اول وقت المغرب حین تغرب الشمس و ان اٰخر وقتہا حین یغیب الشفق بیشک نماز کے لیے اول و آخر ہو اور بیشک آغاز وقت ظہر کا سورج ڈھلے سے او رختم وقت ظہر کا وقت عصر آنے پر ہے اور بیشک ابتداء وقت مغرب کی سورج چھپے ہے اور بیشک انتہا اسکی وقت کی شفق ڈوبنے **حدیث ۲۸** مسلم و احمد و ابوداؤد و ابن ماجہ و طحاوی و ابن حبان حضرت ابو قتادہ انصاری رضی اللہ تعالی عنہ سے راوی حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالے علیہ وسلم فرماتے ہین لیس فی النوم تفریط انما التفریط فی الیقظۃ ان توخر صلاۃ حتی یدخل وقت صلاۃ اخری سونے مین کچھ تقصیر نہین تقصیر تو جاگتے مین ہے کہ تو ایک نماز کو اتنا پیچھے ہٹائے کہ دوسری نماز کا وقت آجائے) یہ حدیث خود حالت سفر مین حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمائی تھی حین فاتتہم صلاۃ الصبح لیلۃ التعریس وھو عند ابی داود وابن ماجۃ من دون قولہ ان توخر یہ حدیث نص صریح ہے کہ ایک نماز کی یہانتک تاخیر کرنی کہ دوسری کا وقت آجائے تقصیر و گناہ ہے **حدیث ۲۹** بزار و محی السنۃ بغوی حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالی عنہ سے راوی قال سألت النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم عن قول اللہ عزوجل الذین ھم عن صلاتہم ساھون ۝ قال ھم الذین یؤخرون الصلاۃ عن وقتہا مین نے حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے پوچھا وہ کون لوگ ہین جنھین اللہ عزوجل قرآن مجید مین فرماتا ہے خرابی ہے ان نمازیون کے لیے جو اپنی نماز سے بیخبر ہین ارشاد فرمایا

وہ لوگ جو نماز کو اسکے وقت سے ہٹا کر پڑھیں) بغوی کی روایت یون ہے
اخبرنا احمد بن عبد اللہ الصالحی (فساق بسندہ) عن مصعب
بن سعد عن ابیہ رضی اللہ تعالی عنہما انہ قال سئل رسول اللہ صلی اللہ تعالی
علیہ وسلم عن الذین ھم فی صلاتھم ساھون قال اضاعۃ الوقت حضور اقدس
صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے اس آیت کے بارے مین سوال فرمایا اس سے مراد وقت کھونا
ہے حدیث ۳۰ امام ابن ابان حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالے
عنہما سے راوی قال وقت الظھر الی العصر ووقت العصر الی المغرب ووقت
المغرب الی العشاء والعشاء الی الفجر ظہر کا وقت عصر تک ہے اور عصر کا وقت
مغرب تک اور مغرب کا عشاء اور عشا کا فجر تک حدیث ۳۱ امام طحاوی شرح
معانی الآثار مین راوی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے سوال ہوا ما التفریط
فی الصلاۃ نماز مین تفریط کیا ہے فرمایا ان تؤخر حتی یجیء وقت الاخری یہ کہ
تو ایک نماز کی تاخیر کرے یہانتک کہ دوسری کا وقت آجائے حدیث ۳۲
نیز اسی مین حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے راوی قال لا تفوت
صلاۃ حتی یجیء وقت الاخرے نماز فوت نہین ہوتی جب تک دوسری کا وقت
نہ آجائے یعنے جب دوسری کا وقت آیا پہلی قضا ہوگئی تنبیہ ان آیات
واحادیث سے جواب مین قائلین جمع کی غایت سعی اوجائے تخصیص ہے جسے ملاجی نے
کئی ورق کی طولانی تقریر مین بہت ہی چمک کر بیان کیا جسکا مآل یہ کہ اگرچہ آیات
متکاثرہ واحادیث متواترہ ہر نماز کے لیے جدا وقت بتا رہی ہین محافظت وقت کی
نہایت تاکید شدید فرما رہی ہین وقت ضائع کرنے کو گناہ عظیم وموجب عذاب

الیم ظاہر ہی ہین مگر ہمین سفر وغیرہ حالات مین ظہر وعصر و مغرب وعشا جائز نمازونکی
پابندی وقت کچھ ضرور نہین چاہین وقت سے پہلے پڑھ لین چاہین وقت کھوکر
پڑھین اصلا محذور نہین کہ دو چار روایتین ہمارے خیال کے مطابق قرآن عظیم
واحادیث متواترہ کے مخالف آگئین وہ ہمین یہ فیدی بتا گئی ہین یہان ملاجی نے
بہت کچھ ابحاث اصول کو خرچ کیا ہے جسکا جواب ایسا ہی عریض وطویل دیا گیا ہے

و۱۲نا۱ **اقول** بثبت العرش ثم انقش ارشادات صریحہ قرآن عظیم واحادیث
متواترہ کے مقابل ایسا ہی سامان جمع کر لیا ہوتا تو اُن کے مقابلہ کا نام لیتا تھا
بجز اسکے چند محتمل روایات جنمین روایۃً درایۃً سوا احتمالات نہ حضور اقدس صلی اللہ
تعالی علیہ وسلم سے اُنکے ثبوت ہی پر یقین نہ بعد تسلیم ثبوت خواہی نخواہی معنی جمع حقیقی
کی تعیین احتمالی باتون پر خدا ورسول کے صریح احکام کیونکر اُٹھا دیے جائین ایسے
حکمون کے مقابلہ کو اُنھین کے پایہ کا جلی واضح ثبوت درکار تھا نہ یہ کہ بزور زبان
ابتدا مین کہدیجیے وہ حدیثین جنمین تاویل کو مخالف کی دخل نہین تہا مین لکھدیجیے احادیث
صحاح جو جمع پر قطعاً ویقیناً دلالت کرتی ہین اور بس آپکے فرمانے سے وہ نصوص
قاطعہ یقینیہ مفسرہ ہوگئین ملاجی بس اسی ایک نکتہ پر بحث کا فیصلہ ہے ان روایات
کا اثبات جمع حقیقی بتقدیم وتاخیر مین نص قطعی یقینی مفسر ناقابل تاویل ہونا ثابت کر دیجیے
یا قرآن عظیم واحادیث متواترہ کے مقابل نری زبان زوریون سے کام نکالنے کا
اقرار کیجیے مین صرف نصوص قرآن وحدیث کا نام لیتا ہون ایحضرت نمازون کی توقیت
اُن کے لیے اوقات کی تعیین تو ضروریات دین سے ہے اور ہمارا آپکا تمام امت مرحومہ
کا اجماع قائم کہ وقت سے پہلے نماز باطل اور عمداً قضا کر دینا وقت کھو دینا حرام تو اکب

ظنیت وقطعیت عمومات کی بحث سے کچھ علاقہ نہ رہا۔ اس فعل جمع کا جو حاصل ہی
یعنی نماز پیش از وقت یا تفویت وقت اُسکی حرمت پر تو ہم اور آپ سب
متفق ہو لیے اب آپ مدعی ہین کہ اُس حرام قطعی کی یہ صورت خاص حلال ہے
جیسا وہ حرام قطعی ہے ویسا ہی قطعی ثبوت اسکی حلت کا دیجیے ورنہ یقینی کے
حضور ظنی محتمل کا نام نہ لیجیے خدا کی شان اور نہ تو اور جمع تقدیم مین بھی یہی جرأت
کی ادعا کہ تاویل کو دخل نہین احادیث صحاح قطعًا دلالت کرتی ہین حالانکہ عسر و
یقینی ہونا درکنار ابوداود سا امام جلیل الشان تصریح فرماگیا کہ اُسکے بارے مین
اصلا کوئی حدیث صحیح بھی نہ ہوئی مگر ہان یہ کہیے کہ اپنی زبان اپنا دعوے بے
ثبوت مانگنے والے کا کچھ دینا دھرا یا ہے ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم
(لطیفہ) ملاجی نے ایک مثل پر انتہائے ظہر کے اثبات مین حدیث
سائل بروایت نسائی عن جابر رضی اللہ تعالی عنہ وحدیث امامت جبریل علیہ
الصلاۃ والسلام سے استدلال کیا تبیین تھا کہ پہلے دن کی ظہر حضور اعلی صلی اللہ
تعالی علیہ وسلم نے سورج ڈھلتے ہی پڑھی اور دوسرے دن کی اُسوقت کہ
سایہ ایک مثل کو پہنچ گیا اس تمسک پر اعتراض ہوتا تھا کہ ان حدیثون مین کل کی
عصر بھی تو اسیوقت پڑھنی آئی ہے تو ایک مثل پر وقت ظہر ختم ہو جانا نہ نکلا بلکہ
بعد مثل ظہر وعصر دونون نمازون مین وقت مشترک ہونا مستفاد ہوا ملاجی اُسکے
دفع مین فرماتے ہین روایت نسائی کے معنے یہ ہین کہ آنحضرت نے پہلے دن
عصر جب پڑھی کہ ایک مثل سایہ آگیا اور دوسرے دن ظہر سے ایک مثل پر فارغ
ہوئے یہ معنے نہین کہ کچھ وقت بقدر چار رکعت دونو نمازون مین مشترک ہو

دلیل مرجح باعث اختیار کرنے معنی اول کی یہ ہے کہ روایت کی ہے مسلم نے عبد اللہ
بن عمرو سے ان النبی صلے اللہ تعالی علیہ وسلم قال وقت الظہر الی ان یحضر العصر
اور کہا اللہ تعالی نے ان الصلوۃ کانت علے المؤمنین کتبا موقوتا
یعنے ہر نماز کا وقت علیحدہ علیحدہ ہے اسیواسطے فرمایا آنحضرت[له] نے انما التفریط
علی من لم یصل حتی یجیء وقت الصلاۃ الاخری رواہ مسلم وغیرہ تو مقتضا
احادیث اور اس آیت کا یہی ہے کہ ایک نماز کے وقت مین دوسری نماز ادا نہین ہوسکتی پھر اگر
حدیث جابر مین معنے وہ نہ کرین جو ہمنے کیے ہین کہ پڑھ چکے ایک مثل مین بلکہ یہ
کرین کہ پڑھنی شروع کی جب کہ ایک مثل ہوئی تو تعارض ہوگا درمیان ان
احادیث کے جنسے امتیاز اوقات ہر نماز کی معلوم ہوتی ہے اور اس حدیث جابر
مین جس سے اشتراک نکالتے ہین اور وفع تعارض موافقت کرنی چاہیے اور
صورت موافقت کی یہ ہے جو ہمنے بیان کی اور شاہد اسکی حدیث جبریل ہے
معنی اسکے بھی وہی ہین بعینہ اسی دلیل سے جو گزری حدیث نسائی مین اھ

ملخصا الحمد للہ یہ تو آیہ کریمہ اور ہماری حدیثون سے حدیث ۲۶ و ۲۹ کی نسبت
ملاجی کی شہادت ہے کہ مقتضے احادیث و آیت کا یہی ہے کہ ایک نماز کے وقت مین
دوسری ادا نہین ہوسکتی مگر مجھے یہان ملاجی کا ظلم ظاہر کرنا ہے **فاقول** وباللہ التوفیق اولا
حدیث جبریل و حدیث سائل مین یہ معنے کہ ملاجی نے شافعیہ کی تقلید جامد سے
سیکھکر جمائے ہرگز نہین جمتے حدیث جبریل بروایت جابر رضی اللہ تعالے عنہ
مین نسائی کے یہان یون ہے ان جبریل اتی النبی صلے اللہ تعالے علیہ
وسلم حین کان الظل مثل شخصہ فصلی العصر ثم اتاہ فی الیوم الثانی حین

[له] صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۱۲ منہ

کان ظل الرجل مثل شخصہ فصلی الظہر دوسری روایت مین ہے ثم مکث حتی اذا کان فیٔ الرجل مثلہ جاءہ للعصر فقال قم یا محمد فصل العصر ثم جاءہ من الغد حین کان فیٔ الرجل مثلہ فقال قم یا محمد فصل فصلی الظہر مسند اسحق مین بروایت ابی مسعود بدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ یون ہے اتاہ حین کان ظلہ مثلہ فقال قم فصل فقام فصلی العصر اربعا ثم اتاہ من الغد حین کان ظلہ مثلہ فقال له قم فصل فقام فصلی الظہر اربعا دارقطنی و طبرانی و ابو عمر کے یہان بروایت عقبہ بن عمرو و بشیر بن عقبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما یون ہے جاءہ حین کان ظل کل شئ مثلہ فقال یا محمد صل العصر فصلی ثم جاءہ الغد حین کان ظل کل شئ مثلہ فقال صل الظہر فصلی یہ سب حدیثین تصریح صریح ہین کہ روح امین علیہ الصلاۃ والتسلیم ظہر کے لیے حاضر اسوقت ہوئے جب سایہ ایک مثل کو پہنچ چکا تھا اسوقت نماز پڑھنے کیلیے عرض کی اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پڑھی اسکے یہ معنے کیونکر ممکن کہ ختم مثل تک نماز سے فارغ ہو لیے تھے۔ حدیث سائل بروایت عبد اللہ بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ مین ابوداؤد کے یہان یون ہے امر بلالا فاقام الفجر حین انشق (الی قولہ) فاقام الظہر فی وقت العصر الذی کان قبلہ یہ بین تصریح ہے کہ ایک مثل ہونے پر بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ظہر کی تکبیر کہی تو مثل تک فراغ کیسا ثانیا آیہ کریمہ تو آپکے نزدیک عام ہے اور احادیث جبریل و سائل خاص اور آپکے اصول مین عام و خاص متعارض نہین بلکہ عام اس خاص سے مخصص ہوجائیگا و لہذا خود بھی یہان معارضہ صرف احادیث مین مانا

نہ آیت وحدیث مین پھر اُن حدیثون کے مقابل آیت کا پیش کرنا کیا معنے کیا آپکے داؤنکو آیت عام نہین رہتی یا تخصیص حرام ہو جاتی ہے ثالثاً احادیث مین دفع معارضہ یون بھی ممکن کہ حدیث تفریط مین وقت الصلاۃ الاخرے سے اُسکا وقت خاص مراد لیجیے یعنی نماز قضا جب ہوتی ہے کہ دوسری نماز کا وقت خاص آجائے جب تک وقت مشترک باقی ہے قضا نہ ہوئی اور حدیث عبد اللہ بن عمرو مین ظہر خواہ عصر دونون سے جسمین چاہیے وقت خاص لے لیجیے اور دوسری مین وقت مطلق یعنی ظہر کا وقت خاص وقت عصر آنے تک ہی جب عصر کا وقت آیا ظہر کا خاص وقت نہ رہا اگرچہ مشترک باقی ہو یا ظہر کا وقت عصر کے وقت خاص آنے تک ہے کہ اُسکے بعد ظہر کا وقت خاص خواہ مشترک اصلا نہین رہتا تو صورت موافقت ایسین منحصر نہ تھی جس سے آپ احتمال اشتراک کو دفع کر سکین ملاجی مدعی بننا آسان ہے مگر اقامت دلیل کے گرانبار عہدون سے سلامت نکلنا مشکل اب اس صریح ظلم و ناانصافی کو دیکھیے کہ مسئلہ وقت ظہر مین آیت و احادیث توقیت کے عموم و ظواہر پر وہ ایمان کہ نہ آیت صالح تخصیص نہ حدیثین لائق تاویل نہ انکے مقابل صحاح احادیث قابل قبول بلکہ واجب کہ وہ حدیثین تاویلون کی گڑھت سے موافق کرلیجائین اگرچہ وہ اُس تاویل سے صاف ابا کرتی ہون اور انہین ہرگز تاویل کیجائے اگرچہ بے وقت اُسے جگہ دیتی ہون اور جب مسئلہ جمع کی باری آئی فوراً انگاہ پلٹ جائے اب آیت و احادیث واجب التخصیص اور اُن کے مقابل نری احتمالی چند روایات واجب الاعتماد قطعی التخصیص اور انکے لیے آیات و احادیث کے مطابق صاف و نظیف محامل مردود و باطل غرض شریعت اپنے گھر کی ہے اجتہاد کی کوٹھری دوہرے در کی ہے

دیانت کا ٹٹو دونون باگون کستا ہے پورب کی سڑک مین پچھم کا رستہ ہو ع
گر مین گیا ادھر سے اُدھر سے نکلگیا ہو (لطیفہ) حدیث بست وہشتم مروی
صحیح مسلم شریف کے جواب مین ملاجی کی نزاکتین قابل تماشا **اولا** یہ حدیث اُنھین شخص
کے حق مین ہے کہ بلا عذر تاخیر کرے نہ اُسکے حق مین جو مسافر ہو یہ وہی دعوے
باطلہ تخصیص نے مخصص ہے **ثانیا** سبب حدیث خود نماز سفر کا سوتے
مین قضا ہو جانا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالے علیہ وسلم اُسوقت سفر ہی مین
تھے تو نماز سفر کو اس حکم سے خارج ماننا طرفہ جہالت ہے **ثالثا** عذر بدتر از
گناہ سنیے فرماتے ہین اگر کہو کہ یہ حدیث سفر مین فرمائی تھی پس مسافر کو حکم اس کا
شامل ہوگا تو کہا جائیگا کہ ظرف قول کی باعث اور قرینہ اُسکی تعمیم یا تخصیص پر نہین
ہوتی **اقول** ملاجی کسی پڑھے لکھے سے ظرف و سبب کا فرق سیکھو یہ نہین
کہا جاتا کہ حدیث سفر مین فرمائی تھی بلکہ مطلب یہ ہے کہ نماز سفر کا قضا ہونا سبب
ارشاد ہوا تو خود سببِ نص حکم نص سے کیونکر جدا رہیگا کیا ظلم ہے کہ نص کا خاص
جس مورد مین ورود وہی خارج و نامقصود اور نص اُسکے مباین پر مقصور و محدود
رابعا قیامت ڈھا بنا اکت تو یہ کی کہ فرماتے ہین اگر ظرف کو دخل ہو تو کہا
جائیگا کہ یہ قول آنحضرت نے وقت نماز فجر کے اور فوت ہو جانے نماز فجر کے نیند
مین فرمایا تھا پس حکم سفر فجر ہی کا بیان کیا جسکا جمع کرنا کسی نماز سے ممکن نہ تھا نہ
ظہر و عصر مغرب عشا سفر کی کا **اقول** بھئی یہ تو خوب ہی کہی کہا ہان ملاجی حدیث
مین کا ہے کا ارشاد ہو رہا ہے فجر سفر کی کا نہ اور نمازون سفر کی کا یعنے صبح کی
نماز مین تقصیر اُسوقت ہوگی کہ تو اُسے نہ پڑھے یہان تک کہ ظہر کا وقت آجائے

نہ آیت و حدیث مین پھر اُن حدیثون کے مقابل آیت کا پیش کرنا کیا معنے
کیا آپکے وا ذنکو آیت عام نہین رہتی یا تخصیص حرام ہو جاتی ہے **ثالثاً** احادیث
مین دفع معارضہ یون بھی ممکن کہ حدیث تفریط مین وقت الصلاۃ الاخری سے اُسکا
وقت خاص مراد لیجیے یعنی نماز قضا جب ہوتی ہے کہ دوسری نماز کا وقت خاص آجائے
جب تک وقت مشترک باقی ہے قضا نہ ہوئی اور حدیث عبد اللہ بن عمرو مین ظہر خواہ
عصر دونون سے جسمین چاہیے وقت خاص لے لیجیے اور دوسری مین وقت مطلق
یعنی ظہر کا وقت خاص وقت عصر آنے تک ہی جب عصر کا وقت آیا ظہر کا خاص وقت
نہ رہا اگرچہ مشترک باقی ہو یا ظہر کا وقت عصر کے وقت خاص آنے تک ہے کہ اُسکے
بعد ظہر کا وقت خاص خواہ مشترک اصلا نہین رہتا تو صورت موافقت ایسی منحصر
نہ تھی جس سے آپ احتمال اشتراک کو دفع کر سکین بلاجہ مدعی بننا آسان ہے مگر اقامت
دلیل کے گرانبار عہدون سے سلامت نکلنا مشکل **اب** اس صریح **ظلم** و
ناانصافی کو دیکھیے کہ مسئلہ وقت ظہر مین آیت و احادیث توقیت کے عموم و
ظاہر پردہ ایمان کہ نہ آیت صالح تخصیص حدیثین لائق تاویل نہ انکے مقابل صحاح
احادیث قابل قبول بلکہ واجب کہ وہ حدیثین تاویلون کی گڑھت سے موافق
کر لیجائین اگرچہ وہ اُس تاویل سے صاف اباکرتی ہون اور انہین ہرگز تاویل کیجائے
اگرچہ بے وقت اُسے جگہ دیتی ہون اور جب مسئلہ جمع کی باری آئی فوراً انگا پلٹ
جائے اب آیت و احادیث واجب التخصیص اور اُن کے مقابل نری احتمالی چند روایات
واجب الاعتماد و قطعی التخصیص اور انکے لیے آیات و احادیث کے مطابق صاف تطبیق
محال مردود و باطل غرض شریعت اپنے گھر کی ہے اجتہاد کی کوٹھری دوسرے در کی ہے

بلکہ تباہی کو فہ اگر حاصل ٹھہریگا تو وہی کہ حدیث احادیث جمع سے مخصوص یہ شامت ایام سے وہی آپکا حد معمولی جا بجا ہے پھر اُسے علاوہ کس مونھ سے کہہ رہے ہو ملاجی کبھی کسی گرے سے پالا نہ پڑا ہوگا کہ عمل بالحدیث کا دعوے بھلا دیتا سبحن اللہ تحریف احادیث اور اُسکا نام عمل بالحدیث اسمے طیب وعملے خبیث ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم

(قسم دوم نصوص خصوص) حدیث ۳۳ صحیح بخاری وصحیح مسلم وسنن ابی داود وسنن نسائی ومصنف طحاوی میں بطریق عدیدہ والفاظ مجملہ ومفصلہ مختصرہ ومطولہ مروی وھذا لفظ البخاری حدثنا عمر بن حفص بن غیاث ثنا ابی ثنا الاعمش ثنی عمارۃ عن عبد الرحمن عن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ قال ما رأیت النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم صلی صلاۃ لغیر میقاتھا الا صلاتین جمع بین المغرب والعشاء وصلی الفجر قبل میقاتھا ولمسلم حدثنا یحیی بن یحیی وابوبکر بن ابی شیبۃ وابو کریب جمیعا عن ابی معویۃ قال یحیی اخبرنا ابومعویۃ عن الاعمش عن عمارۃ عن عبد الرحمن بن یزید عن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ قال ما رأیت رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم صلی صلاۃ الا لمیقاتھا الا صلاتین صلاۃ المغرب والعشاء بجمع وصلی الفجر یومئذ قبل میقاتھا وحدثنا عثمن بن ابی شیبۃ واسحق بن ابرھیم جمیعا عن جریر عن الاعمش بھذا الاسناد قال قبل وقتھا بغلس یعنے حضرت حاضر سفر وحضر ومصاحب وملازم جلوت وخلوت سید البشر صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ کہ سابقین اولین فی الاسلام وملازمین خاص حضور سید الانام علیہ افضل الصلاۃ والسلام سے تھے بوجہ

کمال قرب بارگاہ اہلبیت رسالت سے سمجھے جاتے اور سفر وحضر میں خدمت والا منزلت
منزلت بستر گستری و مسواک و مطہرہ داری و کفش برداری محبوب باری صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم سے معزز و ممتاز رہتے ارشاد فرماتے ہیں میں نے کبھی نہ دیکھا کہ حضور پرنور
سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کبھی کوئی نماز اسکے غیر وقت میں پڑھی ہو مگر
دو نمازیں کہ ایک انمیں سے نماز مغرب ہے جسے مزدلفہ میں عشا کے وقت پڑھا تھا
اور وہاں فجر بھی روز کے معمولی وقت سے پیشتر تاریکی میں پڑھی **حدیث ۲۴**
سنن ابی داود میں ہے حدثنا قتیبۃ نا عبد اللہ بن نافع عن ابی
مودود عن سلیمن بن ابی یحیی عن ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما قال ما جمع رسول اللہ
صلی اللہ تعالی علیہ وسلم بین المغرب والعشاء قط فی السفر الا مرۃ (یعنی حضرت
عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے کبھی کسی سفر میں مغرب و عشا ملا کر نہ پڑھی سوا ایکبار کے) ظاہر ہے کہ وہ بار وہی سفر
حجۃ الوداع ہے کہ شب نہم ذی الحجہ مزدلفہ میں جمع فرمائی جسپر سب کا اتفاق ہے
اقول اس حدیث کی سند حسن جید ہے قتیبہ تو قتیبہ ہیں ثقہ ثبت رجال
ستہ سے اور عبد اللہ بن نافع ثقہ صحیح الکتاب رجال صحیح مسلم سے اور سلیمن بن ابی یحیی
لا باس بہ ابن حبان نے انھیں ثقات تابعین میں ذکر کیا رہے ابو مودود وہ عبد العزیز
بن ابی سلیمن ہذلی مقبول ہیں کما فی التقریب حافظ الشان نے تہذیب التہذیب میں فرمایا
سلیمن بن ابی یحیی حجازی روی عن ابی ہریرۃ وابن عمر وعنہ ابن عجلان وداود بن
قیس وابو مودود عبد العزیز بن ابی سلیمن قال ابو حاتم ما بحدیثہ باس وذکرہ ابن حبان
فی الثقات ہ ولہ عند ابی داود حدیث واحد فی الجمع بین المغرب والعشاء **ثم اقول**

بقیہ برصفحہ ۱۳۳

ابعد نظافت مسند مثل حدیث کا یہ روایت ایوب عن نافع عن ابن عمر بلفظ لہ یُرا بن عمر جمع بینہما فقط الا ثلث اللیلۃ مروی ہوتا کچھ مضر نہیں اگر یہاں نافع فعل ابن عمر اور وہاں ابن عمر فعل سید البشر صلی اللہ تعالی علیہ وسلم روایت کریں کیا منافات ہے خصوصاً یہ کہ عن ایوب معضل ہے اور معضل ملاجی کے نزدیک محض مردود و مہمل ورد بھی بصیغہ مجہول کہ تمالبا مشیر ضعف ہے تو ایسی تعلیق حدیث مسند متصل کے کب معارض ہو سکتی ہے **حدیث ۵۳** موطأ امام محمد میں ہے قال **محمد** بلغنا عن عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالی عنہ انہ کتب فی الآفاق ینہاھم ان یجمعوا بین الصلاۃ ویخبرھم ان الجمع بین الصلاتین فی وقت واحد کبیرۃ من الکبائر **اخبرنا** بذلک الثقات عن العلاء بن الحارث عن مکحول یعنی امیر المؤمنین امام العادلین ناطق بالحق والصواب عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالی عنہ نے تمام آفاق میں فرمان واجب الاذعان نافذ فرمائے کہ کوئی شخص دو نمازیں جمع نہ کرنے پائے اور اُن میں ارشاد فرمایا کہ ایک وقت میں دو نمازیں ملانا گناہ کبیرہ ہے (الحمد للہ امام عادل فاروق الحق والباطل نے حق واضح فرما دیا اور اُن کے فرمانوں پر کہیں سے انکار نہ آنے نے گویا مسئلے کو درجہ اجماع تک مترقی کیا **اقول** یہ حدیث بھی ہمارے اصول پر حسن جید حجت ہے علاء بن الحارث تابعی صدوق فقیہ رجال صحیح مسلم وسنن اربعہ سے ہیں و اختلاطہ لا یضر عندنا ما لم یثبت الاخذ بعدہ فقد ذکر المحقق علی الاطلاق فی فتح القدیر کتاب الصلاۃ باب الشہید حدیث احمد ثنا عفان بن مسلم ثنا حماد بن سلمۃ ثنا عطاء بن السائب ومعلوم ان عطاء بن السائب ممن اختلط فقال الرجوع

بقیہ حواشی صفحہ ۱۳۲ متعدد سن اُٹھا کر دیکھیں اُنہیں ٹھیک ساعت حاضر کریں سو وقت بجھو نا بچھا ہیں تو وہ نماز پر بیانی حاضر لائیں نظامی کی انہیں خدمت جلوت ہر حال میں کیسی ملازمت دائمی کی دولت عطا ہوئی پھر اُن کے علم کسی کو کیسی کیا حاجت ہو قال القاضی کل تعلیقہ فی مرقاۃ وصحہ مسلم بہ

حماد بن سلمة ممن اخذ منه قبل التغیر ثم ذکر الدلیل علیہ ثم قال وعلی الابہام لا ینزل عن الحسن اور امام مکحول ثقہ فقیہ حافظ جلیل القدر بھی رجال مسلم و اربعہ سے ہین۔ والمرسل حجة عندنا وعند الجمہور اما ابہام شیوخ محمد فتوثیق المبہم مقبول عندنا کما فی المسلم وغیرہ لاسیما من مثل الامام محمد و مع قطع النظر عنہ فلقائل ان یقول قد الخبر بالتعدد فی فتح المغیث فی ذکر المقلوب رویناھا فی مشائخ البخاری لاحمد بن عدی قال سمعت عدة مشائخ یحکون وذکرھا ومن طریق ابن عدی رواھا الخطیب فی تاریخہ وغیرہ ولا یضر جہالة شیوخ ابن عدی فیھا فانھم عدد ینجبر بہ جہالتھم حدیث ۳۴ امام محمد رضی اللہ تعالی عنہ آثار یا نوادر کتاب الحج جیسے بربان مین روایت فرماتے ہین اخبرنا اسمعیل بن ابرہیم البصری عن خالد الحذاء عن حمید بن ھلال عن ابی قتادة العدوی قال سمعت قراءة کتاب عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالی عنہ ثلث من الکبائر الجمع بین الصلاتین و الفرار من الزحف و النہبتہ یعنے حضرت ابو قتادہ عدوی کہ اجلہ اکابر ثقات تابعین سے ہین بلکہ بعض نے انھین صحابہ مین گنا فرماتے ہین مین نے امیر المؤمنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالی عنہ کا نوشتہ پڑھا سنا کہ تین باتین کبیرہ گناہون سے ہین دو نمازین جمع کرنا اور جہاد مین کفار کے مقابلے سے بھاگنا اور کسیکا مال لوٹ لینا) اقول یہ حدیث اعلی درجہ کی صحیح ہے اسکے سب رجال اسمعیل بن ابرہیم ابن علیہ سے آخر تک ائمہ ثقات عدول رجال صحیح مسلم سے ہین وللہ الحمد (لطیفہ) حدیث موطا کے جواب مین ملاجی کو وہی انکا عذر معمولی عارض ہوا کہ منع کرنا عمر کا حالت اقامت مین بلا عذر تھا اقول اگر ہر جگہ ایسی ہی تخصیصین تراش لینے کا دروازہ کھلے تو تمام احکام شرعیہ سے بقید ولخ

سہل چھٹی ملے جہان چاہین کہدین یہ حکم خاص فلان لوگون کے لیے ہے حدیث

صحیحہ کو تین طرح رد کرنا چاہا **اول** انکار جمع اُس سے بطور مفہوم نکلتا ہے اور حنفیہ قائل مفہوم نہین اس جواب کی حکایت خود اُسکے رد مین کفایت ہے اُس سے اگر بطور مفہوم نکلتی ہے تو مزدلفہ کی جمع کہ بالاجماع ہمارے نزدیک مسکوت عنہ ہے انکار جمع تو اُسکا صریح منطوق و مدلول مطابقی و منصوص عبارۃ النص ہوا **اقول اولا** اُسکی نسبت اگر بعض اجلۂ شافعیہ کے قلم سے براہ بشریت لفظ مفہوم نکلگیا ملا مدعی اجتہاد و حرمت تقلید ابوحنیفہ و شافعی کو کیا لائق تھا کہ حدیث صحیح بخاری و صحیح مسلم رد کرنے کے لیے ایسی بدیہی غلطی مین ایک متاخر مقلد کی تقلید جامد کرنے شاید رد احادیث صحیحہ مین یہ شرک صریح جائز و صحیح ہوگا اب نہ اُسمین شائبۂ نصرانیت ہے نہ اتخذوا احبارہم ورہبانہم اربابا من دون اللہ کی آفت کبر مقتا عند اللہ ان تقولوا ما لا تفعلون **ثانیا** بفرض غلط مفہوم ہی ہی اب یہ نامسلم کہ حنفیہ اُسکے قائل نہین حنفیہ صرف عبارات شارع غیر متعلقہ بعقوبات مین اُسکی نفی کرتے ہین کلام صحابہ و من بعدہم من العلماء مین مفہوم مخالف بیخلاف مخالف مرعی و معتبر کما نص علیہ فی تحریر الاصول والنہر الفائق والدر المختار وغیرہا من الاسفار وقد ذکرنا نصوصہا فی رسالتنا **القطوف الدانیہ لمن احسن الجماعۃ الثانیہ** **دوم** ایک رامپوری ملا سے نقل کیا کہ ابن مسعود سے مسند ابی یعلے مین یہ روایت بھی ہے کہ کان صلی اللہ تعالی علیہ وسلم یجمع بین الصلاتین فی السفر تو موجہ ہے کہ حدیث صحیحین کو حالت نزول منزل اور روایت ابی یعلے کو حالت سیر پہ حمل کرین یہ مذہب امام مالک کیطرف عود کر جائیگا۔

اولاً ملاجی وہی بحث مین کہہ چکے ہو کہ شاہ صاحب نے مسند ابی یعلی کو طبقہ ثالثہ مین
جسمین سب اقسام کی حدیثین صحیح حسن غریب معروف شاذ منکر مقلوب موجود ہین
ٹھہرایا ہے پھر خود ہی اس طبقے کی کتاب کو کہا اس کتاب کی حدیث بدون تصحیح کسی محدث
کے یا پیش کرنے سند کے کیونکر تسلیم کیجاوے یہ کتاب اُس طبقہ کی ہے جسمین سب اقسام
کی حدیثین صحیح اور سقیم مختلط ہین یہ کیا دھرم ہے کہ اوروں پر موتھ آؤ اور اپنے
لیے ایک رامپوری ملا کی تقلید سے حلال بتاؤ اتخذوا احبارھم ورھبانھم
ثانیاً **اقول** ملاجی کسی ذی علم سے التجا کرو تو وہ تمہین صریح و محمل و متعین و محتمل کا فرق
سکھائے حدیث صحیحین انکا جمع حقیقی مین نص صریح ہے اور روایت ابویعلی حقیقی جمع کا
اصلاً پتا نہین دیتی بلکہ احادیث جمع صوری ہین عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ
کی حدیثین صاف صاف جمع صوری بتاتی ہین تمہاری ذہنی شی کہ نص و محتمل کو لڑا کر
اختلاف محامل سے راہ توفیق ڈھونڈتے ہو (لطیفہ) **اقول** ملاجی کا اضطرا
قابل تماشا ہے کہ ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ کو کہین راوی جمع ٹھہرا کر عدد رواۃ پندرہ
بتاتے ہین کہین نافی جمع سمجھکر جو دہ صدر کلام مین جہان راویان جمع گنائے صاف صاف
کہا ابن مسعود فی احدی الروایتین ایک رامپوری ملا کی تقلید سے وہ آخذ الروایتین
بھی گئی ابن مسعود خاصے مثبتان جمع مین ٹھہر گئے سوم جسے ملاجی بہت ہی علق
نفیس سمجھے ہوئے ہین اُن دو کو عربی مین بولے تھے یہان جک جک کرار دو مین
چہک رہے ہین کہ اگر کہو جس جمع کو ابن مسعود نے نہین دیکھا وہ درست نہین تو
تمہیر پہ پہاڑ مصیبت کا ٹوٹے گا کہ جمع بین الظہر اور عصر کو عرفات مین کیون درست
کہتے ہو باوجودیکہ اس قول ابن مسعود سے تو نفی جمع فی العرفات کی بھی مفہوم ہوتی

پس جو تم جواب رکھتے ہو اُسیکو ہماری طرف سے سمجھو یعنے اگر کہو نہ ذکر کرنا ابن مسعود کا
جمع فی العرفات کو بنا بر شہرت عرفات کے تھا تو ہم کہینگے کہ جمع فی السفر بھی قرن صحابہ
مین مشہور تھی کیونکہ چودہ صحابی سوا ابن مسعود کے اُس کے ناقل ہین تو اسیواسطے
ابن مسعود نے اُسکا استثنا نکیا اور اب محل نفی کا جمع بلا عذر ہو گی اور اگر کہو کہ جمع
فی العرفات بالمقائسہ معلوم ہوتی ہے تو ہمکو کون مانع ہے مقائسہ سے وعلی ہذا القیاس جو
جواب تمھارا ہے وہی جواب ہمارا ہے اس جواب کو ملاجی نے گل سر سبد بنا کر سب سے
اول ذکر کیا اُن دو کی تو امام نووی وسلام اللہ رامپوری کیطرف نسبت کی مگر اسے
بہت پسند کر کے بلا نقل و نسبت اپنے نامہ اعمال مین ثبت رکھا حالانکہ یہ بھی کلام امام نووی مین کور
اور فتح الباری وغیرہ مین ماثور تھا شہرت جمع عرفات سے جو جواب امام محقق علی الاطلاق
محمد بن الہمام وغیرہ علماے اعلام حنفیہ کرام نے افادہ فرمایا اُسکا نفیس و جلیل مطلب
ملاجی کی فہم تنگ مین اصلا نہ دھسا اجتہاد کے نشہ مین ادعاے باطل شہرت جمع سفر
کا آوازہ کسا اب فقیر غفرلہ المولے القدیر سے تحقیق حق سنیے **فاقول** وحول
ربی اصول **اولاً** ملاجی جواب علما کا یہ مطلب سمجھے کہ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ
تعالی عنہ نے دیکھین تو تین نماز بن غیر وقت مین مگر دو ذکر کین مغرب و صبح مزدلفہ
اور تیسری یعنی عصر عرفہ کو بوجہ شہرت ذکر نہ فرمایا) جسپر آپنے یہ کہنے کی گنجائش سمجھی
کہ یوہین جمع سفر بھی بوجہ شہرت ترک کی اس ادعاے باطل کا لفافہ تو بحمد اللہ تعالے
اوپر کھل چکا کہ شہرت درکنار نفس ثبوت کے لالے پڑے ہین حضرت نے چودہ صحابہ کرام کا
نام لیا پھر آپ ہی دس سے دست بردار ہوئے چار باقیماندہ مین دو کی روائتین نری
بیعلاقہ اُتر گئین رہے دو وہان بعونہ تعالے وہ قاہر باہر جواب پاکے کہ جی ہی

جانتا ہوگا اگر بالفرض دوسے ثبوت ہو بھی جاتا تو کیا صرف دو کی روایت قرآن
صحابہ مین شہرت ہے مگر یہان تو کلام علما کا وہ مطلب ہی نہین بلکہ مراد یہ ہے کہ
حضور پرنور سید عالم صلے اللہ تعالے علیہ وسلم سے صرف انھین دو نمازون عصر عرفہ
و مغرب مزدلفہ کا غیر وقت مین پڑھنا ثابت انھین دو کو ابن مسعود رضی اللہ تعالے عنہ نے
دیکھا انھین دونو کو صلاتین کہکر یہان شمار فرمایا اگرچہ تفصیل مین بوجہ شہرت عام ایک کا نام نہ لیا صرف
ذکر مغرب پر اقتصار فرمایا ایسا اکتفا کلام صحیح مین شائع قال اللہ عزوجل وجعل لکم
سرابیل تقیکم الحر خود انھین نمازون کے بارے مین امام سالم بن عبداللہ بن عمر
رضی اللہ تعالی عنہم کا ارشاد دیکھیے کہ پوچھا گیا کیا عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہ سفر مین
کوئی نماز جمع کرتے تھے فرمایا لا الا بجمع نہ مگر مزدلفہ مین کما قدمنا عن سنن النسائی
ملاجی یہان بھی کہدیجیو کہ جمع سفر کو شہرۃً چھوڑ دیا ہے اور سنیے امام ترمذی اپنی صحیح مین
فرماتے ہین العمل علی ھذا عند اھل العلم ان لا یجمع بین الصلاتین الا فی
السفر او بعرفۃ ترمذی نے صرف نماز عرفہ کا استثنا کیا نماز مزدلفہ کو چھوڑ دیا تو ہے یہ کہ یہ
دونون جمعین متلازم ہین اور ایک کا ذکر دوسری کا یقینا تذکر خصوصا نماز عرفہ کہ اظہر و
اشہر تو مزدلفہ کا ذکر دونون کا ذکر ہے غرض ان صلاتین کی دوسری نماز ظہر عرفہ ہے
نہ فجر نحر وہ مسئلہ جداگانہ کا افادہ ہے کہ دو نمازین تو غیر وقت مین پڑھین اور فجر وقت
معمول سے پیشتر تاریکی مین اور بلاشبہہ اجماع امت ہے کہ فجر حقیقۃً وقت سے پہلے نفی
نہ ہرگز کہین کبھی اسکا جواز اور خود اسی حدیث ابن مسعود کے لفظ مسلم کی یہان بروایت جریر عن
الاعمش قبل وقتہا بغلس اسپر شاہد اگر رات مین پڑھی جاتی ذکر غلس کے کیا معنے
تھے صحیح بخاری مین تو تصریح صریح ہے کہ فجر بعد طلوع فجر پڑھی اذ قال حدثنا

عبد اللہ بن رجاء ثنا اسرائیل عن ابی اسحٰق عن عبد الرحمن بن یزید قال خرجنا مع عبد اللہ الی مکۃ ثم قدمنا جمعا (وفیہ) ثم صلی الفجر حین طلع الفجر الحدیث وقال حدثنا عمرو بن خالد ثنا زہیر ثنا ابو اسحٰق سمعت عبد الرحمن بن یزید یقول حج عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ فاتینا المزدلفۃ (وفیہ) فلما طلع الفجر قال ان النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کان لا یصلی ھذہ الساعۃ الا ھذہ الصلاۃ فی ھذا المکان من ھذا الیوم الحدیث اور یہ بھی اجماع موافق ومخالف ہے کہ عصر عرفہ ومغرب مزدلفہ حقیقۃً غیر وقتین میں پڑھیں تو فجر نحر ومغرب مزدلفہ کا حکم یقیناً مختلف ہے ان عصر عرفہ ومغرب مزدلفہ متحد الحکم اور غیر وقتین میں پڑھنے کے حقیقی معنے انھیں کے ساتھ خاص اور جب تک حقیقت بنتی ہو مجاز کی طرف عدول جائز نہیں نہ جمع بین الحقیقۃ والمجاز ممکن خصوصاً ملاجی کے نزدیک تو جب تک مانع قطعی موجود نہ ہو ظاہر پہ حمل واجب اور شک نہیں کہ بے وقت پڑھنے سے ظاہر ومتبادر وہی معنی ہیں جو ان عصر ومغرب میں حاصل نہ وہ کہ فجر میں واقع تو واجب ہوا کہ جملہ صلی الفجر ان صلاتین کا بیان نہ ہو بلکہ یہ جملہ مستقلہ ہے اور صلاتین سے وہی عصر ومغرب مراد تو انھیں صلاتوں کا ذکر ہرگز متروک نہیں ہاں تفصیل میں تیرے کے لیے ایک ہی کا نام لیا تو کمال اشتہار دیگر کا ذکر مطوی بحمد اللہ یہ معنی ہیں جو اب علا کی جس ملاجی کی فہم عیل ورزاغ انچہ انسان میکند کی ہوس ملاجی آپ اس برابری کے بڑے بول کی خبر میں کہیے کہ جو جواب تمھارا ہے وہی ہمارا بسیحیے خدا کی شان ؎ او گمان بردہ کہ من کردم چو او ؛ فرق را کے بیند آن استیزہ جو

فائدہ یہ معنے نفیس فیض فتاح علیم جل مجدہ سے قلب فقیر پر القا ہوئے پھر ارکان اربعہ ملک العلما بحر العلوم قدس سرہ مطالعہ میں آئی دیکھا تو بعینہ یہی معنی افادہ فرمائے ہیں

الحمد للہ علی حسن التفہیم ارشاد فرماتے ہیں رحمۃ اللہ تعالی علیہ و ایضا خبر الجمع انما
نقلوا فی غزوۃ تبوک وکان فی تلک الغزوۃ الاف من الرجال وکان کل
صلوا خلف رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ولم یخبر منہم الا واحد
او اثنان ولم یشتہر ولم یرد غیرہ بل بعض الحاضرین انکر ذلک حتی
قال ابن مسعود ما رأیت رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم صلی صلوۃ لغیر
میقاتہا الا صلاتین جمع بین المغرب والعشاء بجمع وصلی الفجر یومئذ قبل
میقاتہا رواہ الشیخان وابو داود والنسائی فنفی ابن مسعود الذی قال رسول اللہ
صلی اللہ تعالی علیہ وسلم تمسکوا بعہد ابن ام عبد تقدیم صلوۃ عن الوقت
وتاخیرہا واخبر بانہ لم یقع الا فی صلاتین بین احدہما وہو المغرب بجمع
اخرہا الی وقت العشاء ولم یبین الاخر وہو العصر یوم عرفۃ بتقدیمہ فی وقت
الظہر لشہرتہ ولیعلم بالمقایسۃ ولخبر خبرا اخر ہو تقدیم الفجر عن الوقت
المسنون المعتاد عندہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم واذا کان حال خبر الجمع
ما ذکرنا وجب ردہ او تاویلہ اور اسکے مطالعہ سے بحمد اللہ تعالی ایک توارد
حسن معلوم ہوا فقیر غفر اللہ لہ نے حدیث ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے پہلے جواب
یعنی غروب شفق کو قرب غروب پر حمل اور اس محتمل کو ان نصوص صریحہ مفسرہ
کیطرف رد کیا اور قصہ مرویہ ابن عمر کو واحد بتایا تھا بعینہ یہی مسلک ملک العلماء
اختیار فرمایا فرماتے ہیں المراد بغروب الشفق قرب غروبہ لان القصۃ
واحدۃ وما ذکرنا من قبیل المفسر لا یقبل التاویل فیأوّل بقرب غروب
الشفق او یقال ہذا من وہم بعض الرواۃ واما ما ذکرنا اولا فہو مطابق للامر المتقرر

فی الشرع من تعیین الاوقات بحمد اللہ تعالی تیسیر اقوار و اور واضح ہوا حدیث
معاذ بن جبل رضی اللہ تعالی عنہ مین کلام فقیر یاد کیجیے کہ اُس روایت مین اسیطرح
مقال واقع ہوئی مگر فقیر کہتا ہے اسکا کونسا حرف جمع حقیقی مین نص ہے الہ بعینہ
یہی طریقہ مع شے زائد مولانا بحر قدس سرہ چلے بعد عبارت مذکورہ فرماتے ہین
اما جمع التقدیم فلم یرد الا فی روایات شاذۃ لا اعتداد بہا عند سقوط
شمس القاطع ثم لیس فی روایۃ ابی داود عن معاذ ما یدل علی تقدیم العصر
عن وقتہا وانما فیہ اذا زاغت الشمس قبل ان یرتحل جمع بین الظہر والعصر ویجوز
ان یکون الجمع بان یؤخر الظہر الی اٰخر وقتہا ویعجل العصر اول وقتہا اوان المراد
بالجمع الجمع فی نزول واحد وانکانتا ادیتا فی وقتہما فافہم ھکذا ینبغی ان
یفہم المقام اور واقعی بحمد اللہ تعالی یہ تینون مطالب عالیہ وہ جواہر غالیہ ہین جنکی
قدر اہل انصاف ہی جانینگے علامہ بحر قدس سرہ سا فاضل جامع اجل واغر دقیق
النظر اگر ایک بیان مسلسل محل مختصر مین انھین افادہ فرما جائے اُنکی شان تدقیق
سے کیا مستبعد پھر بھی ایک رنگ افتخار اُن کے کلام سے مترشح کہ فرماتے ہین
ھکذا ینبغی ان یفہم المقام مگر فقیر حقیر قاصر فاتر پر ان جلائل قدسیہ زاہرہ
اور اُن کے ساتھ اور دقائق وحقائق باہرہ مذکورہ کثیرہ وافرہ کا افادہ محض عطیہ
علیہ حضرت وہاب جواد نے سبقت استحقاق وتقدم استعداد ہے ذلک فضل اللہ
علینا وعلی الناس ولکن اکثر الناس لا یشکرون ○ ربنا لک الحمد کما ینبغی
لجلال وجہک وکمال الائک ونعم نعمائک صل وسلم وبارک علی اکرم
انبیائک محمد والہ وسائر اصفیائک امین مولانا قدس سرہ ان نفائس

عزیزہ کو بیان کرکے فرماتے ہین انظرہا ادق نظر ائمتنا حیث لاتفوت عنہم دقیقہ دیکھو توہمارے ائمہ کرام رضی اللہ تعالی عنہم کی نظر کیسی دقیق ہے کہ کوئی دقیقہ اُن سے فروگزاشت نہین ہوتا) فقیر کہتا ہے لان واللہ آپ کے ائمہ اور کیا جاتا کیسے ائمہ مالکان ازمہ وکاشفان غمہ ایسے ہی دقیق النظر وعالی مدارک وشاہان بزم وشیران معارک ہین کہ منازل دقیق اجتہاد مین اورونکی مساعی جمیلہ اُن کے توسن برق رفتار کی گرد کو نہ پہنچے اور کیون نہو کہ آخر وہ وہی ہین کہ اگر ایمان و علم ثریا پر معلق ہوتا لے آتے آجکل کے کوران بے بصر اُن کے معارج علیہ سے بیخبر اگر آئینہ عالمتاب مین اپنا مونھ دیکھ کر طعن وتشنیع سے پیش آئین کیا کیجیے ؎ مہ فشاند نور وسگ عوعو کند ؏ ہر کسے بر خلقت خودمے تند ؏ ان حضرات کی طول وعریض ہذریانیون کا نمونہ نہین دیکھ لیجیے مسئلہ جمع مین ملاجی کے دعوے تھے کہ وہ دلائل قطعیہ سے ثابت ہے اور اُسکا خلاف کسی حدیث سے ثابت نہین نہ جمع صوری پر اصلا کوئی دلیل حنفیہ کے پاس ہے اب بحول وقوت رب قدیر سب اہل انصاف نے دیکھ لیا کہ کس ہستی پر یہ لن ترانی کس برتے پر تتا پانی ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم **ثانیا اقول** وباللہ التوفیق گر نظر متبع کو رخصت جولان دیجیے تو بعونہ تعالے واضح ہو کہ یہ جواب علما محض تنزلی تھا ورنہ اسی حدیث مین حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ جمع عرفات بھی ذکر فرما چکے ہیں حدیث سنن نسائی کتاب المناسک باب الجمع بین الظہر والعصر بعرفہ مین یون ہی ۲ اخبرنا اسمعیل بن مسعود عن خالد عن شعبۃ عن سلیمن عن عمارۃ بن عمیر عن عبد الرحمن بن یزید عن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ

قال کان رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم یصلی الصلاۃ لوقتہا الا بجمع
وعرفات یعنی عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہین نبی صلی اللہ تعالے
علیہ وسلم ہر نماز اُسکے وقت ہی مین پڑھتے تھے مگر مزدلفہ وعرفات مین) ملاجی اب
کہیے مصیبت کا پہاڑ کسپر ٹوٹا ملاجی ابھی آپکی نازک چھاتی پر دلّی کی پہاڑی آئی ہی
سخت جانی کے آسرے پر سانس باقی ہو تو سر بچاییے کہ عنقریب مکہ کا پہاڑ ابو قبیس
آتا ہے ملاجی دعوی اجتہاد پر اُدھار کھائے پھرتے ہو اور علم حدیث کی ہوا نہ لگی
احادیث مرویہ بالمعنے صحیحین وغیرہا صحاح وسنن ومسانید ومعاجیم وجوامع واجزا
وغیرہا مین دیکھیے صدہا مثالین اسکی پایئیے گا کہ ایک ہی حدیث کو رواۃ بالمعنی کس کس
متنوع طور سے روایت کرتے ہین کوئی پوری کوئی ایک ٹکڑا کوئی دوسرا کوئی کسیطر
کوئی کسیطرح جمع طرق سے پوری بات کا پتا چلتا ہے ولہذا امام الشان ابوحاتم
رازی معاصر امام بخاری فرماتے ہین ہم جب تک حدیث کو ساٹھ وجہ سے نہ لکھتے
اُسکی حقیقت نہ پہچانتے یہان بھی مخرج حدیث اعمش عن عمارۃ عن عبدالرحمن
عن عبداللہ ہو اعمش کے بعد حدیث منتشر ہوئی اُن سے حفص بن غیاث
وابومعویہ وابوعوانہ وعبدالواحد بن زیاد وجریر وسفین وداود وشعبہ وغیرہم اجلہ نے
روایت کی یہ روایتین الفاظ واطوار وبسط واختصار وذکر واقتصار مین طرق
شتے پر آئین کسی مین مغرب وفجر کا ذکر ہے ظہر عرفہ مذکور نہین کروایۃ الصحیحین
کسی مین ظہر عرفہ ومغرب کا بیان ہے فجر مزدلفہ ماثور نہین کروایۃ النسائی
کسی مین صرف مغرب کا تذکرہ ہے ظہر وفجر وصیغہ ما رأیت وغیرہ کچھ مسطور
نہین کحدیث النسائی ایضا فی المناسک باب جمع الصلاتین بالمزدلفۃ

اخبرنا القاسم بن زکریا ثنا مصعب بن المقدام عن داؤد عن الاعمش
عن عمارۃ عن عبد الرحمن بن یزید عن ابن مسعود ان النبی صلی اللہ
تعالٰی علیہ وسلم جمع بین المغرب والعشاء بجمع اکثر مین نماز فجر پیش از وقت ذکر
ہو وہو بطریق کل من ذکرنا من رواۃ الاعمش ماخلا جریرا کسی مین لفظ بغلس
مفید واقع ومصرح مرام کی تصریح ہے کما مر لمسلم من حدیث الضبی ان تنوعات
سے نہ وہ حدیثین متعدد ہو جائینگی نہ ایک طریق دوسرے کا نافی ومنافی ہوگا بلکہ
اُن کے اجتماع سے جو حاصل ہو وہ حدیث تام قرار پائیگا اب خواہ یہ اختلاف
رواۃ اعمش کی روایت بالمعنے سے ناشی ہوا خواہ خود اعمش نے مختلف اوقات
مین مختلف طور پر روایت بالمعنے کی اور ہر راوی نے اپنی مسموع پہنچائی چاہی
یہ تنوع اعمش نے خود کی چاہے عمارہ یا عبد الرحمن سے ہوئی اور وہ سب اعمش نے
سنی یا اعمش کو پہنچی خواہ اصل منتہائے سند سیدنا عبد اللہ رضی اللہ تعالٰی عنہ
نے اوقات عدیدہ مین حسب حاجت مختلف طورون پر ارشاد فرمائی مثلاً شب مزدلفہ
راہ مزدلفہ مین یا وہان پہنچکر آج کی مغرب و فجر کا مسئلہ ارشاد کرنے کے لیے صرف
اُنھین دو کا ذکر فرمایا عصر تو سب کے سامنے ابھی جمع کر چکے تھے اُسکے بیان کی حاجت
کیا تھی دوسرے وقت جمع بین الصلاتین کا مسئلہ پیش ہو وہان ذکر فجر کی حاجت
نہ تھی عصر عرفہ ومغرب مزدلفہ کے ذکر پر قناعت کی کہ سوا ان دو نمازون کے
حضور اقدس صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے کبھی جمع نہ فرمائی اور کسیوقت مغرب
وعشائے مزدلفہ کا ذکر ہو کہ انہین سنت کیا ہے اسوقت یہ پچھلی حدیث مختصر تر
افادہ کی **ثم اقول** لطف یہ کہ یہی **حدیث** ابن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ

دوسرے مخرج مروی صحیح بخاری وسنن نسائی سے سیدنا امام محمد نے آثار
مرویہ کتاب الحجج مین بسند جلیل صحیح جسکے سب رواۃ اجلہ ثقات وائمہ اثبات و
رجال صحیحین بلکہ صحاح ستہ سے ہین یون روایت فرمائی اخبرنا
سلام بن سلیم الحنفی عن ابی اسحٰق السبیعی عن عبد الرحمن بن الاسود عن علقمۃ
بن قیس والاسود بن یزید قال کان عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ یقول
لا جمع بین الصلاتین الا بعرفۃ الظہر والعصر یعنی عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی
عنہ فرماتے تھے جمع بین الصلاتین جائز نہین مگر عرفہ مین ظہر وعصر۔ کیون ملاجی
آپ یہان کہہ بیٹھنا کہ ابن مسعود نے فقط جمع عرفات دیکھی جمع مزدلفہ خارج رہی
حالانکہ ہرگز نہ اس سے اعتراض نہ آپ پر اعتراض بلکہ ہر محل وموقع کلام مین وہان کی قدر
حاجت پر اقتصار ہے یہان مسافر کے جمع بین الظہر والعصر کا ذکر ہوگا اسپر فرمایا کہ ایسی
جمع صرف روز عرفہ عرفات مین ہے اسکے سوا ناجائز ولہذا الصلاتین معرف بلام
فرمایا جسمین اصل عہد ہے ملاجی کتب حدیث آنکھ کھولکر دیکھو روایات بالمعنی کے
یہی انداز آتے ہین خصوصا امام بخاری تو بذات خود اپنی جامع صحیح مین اسکی عادی ہین
حدیث کو ابواب مختلفہ مین بقدر حاجت پارہ پارہ کرکے لاتے ہین اس سے ایک
پارہ دوسرے کو رد نہین کرتا بلکہ وہ مجموع حدیث کامل ٹھہرتی ہے بحمد اللہ
تعالی واضح وآشکار ہوا کہ یہ حدیث بھی تمام وکمال یون ہے کہ مین نے کبھی نہ دیکھا
کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے دو نمازین جمع فرمائی ہون کبھی کوئی
نماز اپنے وقت سے پہلے یا وقت کے بعد پڑھی ہو مگر صرف دو عصر عرفہ وقت ظہر
اور مغرب مزدلفہ وقت عشا اور اسدن فجر کو بھی وقت مسنون ومعمول سے پہلے

طلوع فجر کے بعد ہی تا ریکی مین پڑھ لیا تھا اُسدن کے سوا کبھی ایسا کبھی نہ کیا الحمد
کہ آفتاب حق وصواب نے پردہ وحجاب رالیقۃ النہار پر پہنچا ایک اس حدیث نسائی
جامع ذکر عرفہ دمزدلفہ پر ملاجی نے بکمال مکابرہ جو چوٹین کی ہین اُنکی خدمتگزاری کیجیے
اور ماہ ضیا پناہ رسالہ کو باذنہ تعالی شب تمام کا مژدہ دیجیے واللہ المعین وبہ نستعین
(لطیفہ) یارب جہل جاہلین سے تیری پناہ ملاجی تو رد احادیث وجرح ثقات
وقدح صحاح کے دہنی ہین عمل بالحدیث کے ادعائی براج مین انھین مکابرون کی
دیوارین چنی ہین حدیث صحیح نسائی شریف کو دیکھا کہ انھین پر مصیبت کا پہاڑ
توڑ گئی حضرت کے گل سرسبد کو گل تہ گلخن بنا چھوڑ گئی لہذا اپنا م حیاسے تیغ
اد انکالی آور احادیث صحاح میں تکمیل مضمون فریقا تکذیبون و فریقا تقتلون
کی یون بناڈالی حدیث نسائی کی نامقبول اور مجروح اور متروک ہے دو راوی
اسکے مجروح ہین ایک سلیمن بن ارقم کہ اُسکی توثیق کسی نے نہین کی بلکہ ضعیف
کہا اُسکو لہا تقریب مین سلیمن بن ارقم ضعیف اور ایک خالد بن مخلد کہ شیعی رافضی
تھا اور صاحب احادیث افراد کا کہا تقریب مین خالد بن مخلد صدوق متشیع
افراد اقول اولا وہی ملاجی کی قدیمی سفاہت تشیع ورفض کے فرق سے جہالت
ثانیا عجب ہے وہی پرانی عداوت خالد بن مخلد نہ صرف نسائی بلکہ بخاری
ومسلم وغیرہما جملہ صحاح ستہ کے رجال سے ہے امام بخاری کا خاص استاذ اور
مسلم وغیرہ کا استاذ الاستاذ ثالثا ملاجی تمنے تو علم حدیث کی الف بے
کبھی نہ پڑھی اور ادعائے اجتہاد کی یون ہیوقت چڑھی ذرا کسی پڑھے لکھے سے
ضعیف وتشیع وصاحب افراد اور متروک الحدیث مین فرق سیکھو تشیع وصاحب

افراد ہوتا تو اسلامو جب ضعف نہین صحیحین دیکھیے اُن کے رواۃ مین کتنے متشیع ہو
ہین اور لا افراد والون کی کیا گنتی جب کہ ہم حواشی خصال مین کثرت اوہام
یہم اوہم یخطئ یخطی کثیرا کثیر الخطأ کثیر الغلط غیرہ والے
ذکر کر آئے رہا ضعیف اُسمین اور متروک مین بھی زمین و آسمان کا بل ہے ضعیف کی
حدیث معتبر و مکتوب و متابعات و شواہد مین مقبول و مطلوب ہے بخلاف متروک
اس معنے اور اسکے متعلقات کی تحقیقات جلیلہ فقیر غفر لہ القدیر کے رسالہ الہاد
الکاف فی حکم الضعاف ۱۳۱۳ھ مین مطالعہ کیجیے اور سردست اپنی مبلغ
علم تقریب ہی دیکھیے کہ ضعیف درجہ ثامنہ اور متروک اُس سے دو پایہ نیچے درجہ
عاشرہ مین ہے خود بعض رجال صحیحین اگرچہ متابعۃً پایون بھی واقع جس سے
اُنکا متروک ہونا واضح رابعاً سب کلام ملاجی کی غیبی بول جیسی احکام ما کر تھا
حضرت کی اندرونی حالت دیکھیے تو پھر حسب عادت جو رواۃ حدیث لے نسب
و نسبت پائی اُنمین جہان تحریف و تصرف کا موقع ملا وہی تبدیل کا رنگ لائے
سند مین تھا عن شعبۃ عن سلیمن آپ ملاجی اپنی مبلغ علم تقریب کھول کر
بیٹھے رواۃ نسائی مین شعبہ نام کا کوئی نہ ملا جسپر تقریب مین کچھ بھی جرح کی ہو
لہذا وہان بس نہ چلا سلیمن کو دیکھین تو پہلی بسم اللہ یہی سلیمن بن ارقم ضعیف نظر
پڑا حکم جڑ دیا کہ سند مین وہی مراد اور حدیث مردود ملاجی تمھین اپنے دھرم کی
قسم سچ بتانا یہ جبرونی حکم آپنے کس دلیل سے جمایا کیا اسیکا نام محدثی ہے سچے ہو
تو برہان لاؤ ورنہ اپنے کذب و غیب رجم بالغیب پر ایمان قل ھاتوا برھانکم
ان کنتم صٰدقین حق طلبان حق نیوش کو اوپر معلوم ہو چکا ہے کہ مخرج حدیث

[illegible]

[illegible]

اعمش عن عمارة عن عبد الرحمن عن عبد اللہ ہی بخاری مسلم ابوداود نسائی وغیرہم
سب کے یہان حدیث عمارہ بطریق امام اعمش ہی مذکور صحیحین کی تین سندین بطریق
حفص بن غیاث وابی معویة وجریر کلہم عن الاعمش عن عمارة صدر
کلام مین آور ایک سند نسائی بطریق داود عن الاعمش عن عمارة اسکے بعد
سن چکے پنجم نسائی کتاب الصلاة مین ہے اخبرنا قتیبة ثنا سفین
نا الاعمش عن عمارة الخ ششم نسائی مناسک باب الوقت الذی یصلی
فیہ الصبح بالمزدلفة اخبرنا محمد بن العلاء ثنا ابن معویة عن الاعمش عن
عمارة الخ ہفتم سنن ابی داود حدثنا مسدد ان عبد الواحد بن زیاد
وابا عوانة وابا معویة حدثوہم عن الاعمش عن عمارة الخ ہشتم امام طحاوی
حدثنا حسین بن نصر ثنا قبیصة بن عقبة والفریابی قالا ثنا سفین
عن الاعمش عن عمارة بن عمیر الخ یہ امام اعمش امام اجل ثقہ ثبت حجت حافظ ضابط
کبیر القدر جلیل الفخر اجلہ ائمہ تابعین و رجال صحاح ستہ سے ہین جنکی وثاقت عدالت
جلالت آفتاب نیمروز سے روشن تر انکا اسم مبارک سلیمن ہے وہی یہان مراد
کاش تضعیف ابن ارقم دیکھ پانیکی خوشی ملاجی کی آنکھین بند نہ کردیتی تو آگے سوجھتا
کہ دنیا مین ایک ہی سلیمن نہین دو ورق لوٹتے تو اسی تقریب مین تھا سلیمن
بن مہران الاعمش ثقة حافظ عارف بالقراءة ورع جن حضرات کا جوش
تمیز اس حد تک پہنچا ہو اُن سے کیا کہا جائے کہ ان سلیمن سے راوی بھی آپنے دیکھے
کون ہین امیر المومنین فی الحدیث امام شعبہ بن الحجاج جنھین التزام تھا کہ ضعیف لوگون سے
حدیث روایت نہ کرینگے جسکی تفصیل فقیر کے رسالہ منیر العین فی حکم ۱۳۰۱

تقبیل الابہامین مین غم کو سوء ادب اور تم سے روایت کرنا و تفوق ہے ان باتون کی کیا
شکایت خامسا حضرت کو اپنی اپنی مشق صاف کرنیکو اُسیطرح کا ایک اور نام ملتھ
لگا یعنی خالد امام نسائی نے فرمایا تھا اخبرنا اسمعیل بن مسعود عن خالد عن شعبۃ
بیدھڑک حکم لگا دیا کہ اس سے مراد خالد بن مخلد رافضی ہے ملاجی پانچ پیسو کی شیرینی تو ہم بھی
چڑھائینگے اگر ثبوت دو کہ یہان خالد سے یہ شخص مراد ہے ملاجی تم کیا جانو کہ ائمہ محدثین کس
عادتین اپنے شیخ کے مجرد نام لے ذکر ہمیشہ پر اکتفا کرتے ہین ملاجی صحابہ کرام مین عبد اللہ کتنے
بکثرت ہین خصوصا عبادلہ خمسہ رضی اللہ تعالی عنہم پھر کیا وجہ ہے کہ جب بصری عن عبد اللہ
کہے تو عبد اللہ بن عمرو بن عاص مفہوم ہونگے اور کوفی کہے تو عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی
عنہم پھر رواۃ تابعین مین تو عبد اللہ صدہا ہین مگر جب سوید کہین حدثنا عبد اللہ تو خواہ مخواہ
ابن المبارک ہین محمدین کا شمار کون کرسکتا ہے مگر جب بندار کہین عن محمد عن شعبۃ تو غندر کے
سوا کسیطرف ذہن نجائیگا وعلی ہذا القیاس صدہا مثالین ہین جنھین یاد سے دلانے ادنے
خدام حدیث جانتے سمجھتے پہچانتے ہین ملاجی یہ خالد امام اجل ثقہ ثبت حافظ جلیل
الشان خالد بن حارث بصری ہین کہ امام شعبہ بن الحجاج بصری کے خُلّص تلامذہ اور امام
اسمعیل بن مسعود بصری کے اجلّ اساتذہ اور رجال صحاح ستہ سے ہین اسمعیل بن مسعود
کو اُنسے اور انھین شعبہ سے اکثار روایت بدرجہ نہایت ہے اسی سنن نسائی مین اسمعیل
کی بیسیون روایات اُنسے موجود ہین بہت خاص اسی طریق سے ہین کہ اسمعیل خالد بن
حارث سے اور خالد شعبہ بن الحجاج سے راوی ہین بہت جگہ خود اسمعیل نے نسب خالد مصرح بیان
کیا ہے بہت جگہ انھون نے حسب عادت مطلق چھوڑا امام نسائی نے واضح فرمادیا بہت
جگہ سابق ولاحق بیانون کے اعتماد پر یون ہی مطلق باقی رکھا ہے جن آپکا جاہلانہ واقفی

توڑنے کو ہر قسم کی مصرح روایات سے بہ نشان کتاب و باب کچھ حاضر کر دوں ۔
(طریق شعبہ) (۱) کتاب الافتتاح باب التطبیق اخبرنا اسمعیل بن مسعود حدثنا خالد بن الحارث عن شعبۃ عن سلیمٰن الخ (۲) کتاب الطہارۃ باب النضح اخبرنا اسمعیل بن مسعود حدثنا خالد بن الحارث عن شعبۃ الخ (۳) کتاب المواقیت الرخصۃ فی الصلاۃ بعد العصر اخبرنا اسمعیل بن مسعود عن خالد بن الحارث عن شعبۃ الخ (۴) کتاب الامامۃ الجماعۃ اذا کانوا اثنین اخبرنا اسمعیل بن مسعود ثنا خالد بن الحارث عن شعبۃ الخ (۵) کتاب السہو باب التحری اخبرنا اسمعیل بن مسعود حدثنا خالد بن الحارث عن شعبۃ الخ (تصریح اسمعیل بن مسعود ماھر) (۶) کتاب الامامۃ الرخصۃ للامام فی التطویل اخبرنا اسمعیل بن مسعود ثنا خالد بن الحارث الخ (۷) کتاب قیام اللیل باب وقت رکعتی الفجر اخبرنا اسمعیل بن مسعود قال ثنا خالد بن الحارث الخ (۸) کتاب الزکوۃ عطیۃ المرأۃ بغیر اذن زوجہا اخبرنا اسمعیل بن مسعود ثنا خالد بن الحارث الخ (۹) المزارعۃ احادیث النہی عن کری الارض بالثلث والربع ۔ اخبرنا اسمعیل بن مسعود قال ثنا خالد بن الحارث الخ (۱۰) القسامۃ والقود باب عقل الاصابع اخبرنا اسمعیل بن مسعود حدثنا خالد بن الحارث الخ (تصریح النسائی) (۱۱) کتاب بدء الحیض مضاجعۃ الحائض اخبرنا اسمعیل بن مسعود حدثنا خالد وھو ابن الحارث الخ (۱۲) قبیل کتاب الجمعۃ باب قیل للرجل ھل صلیت ۔ اخبرنا اسمعیل بن مسعود و محمد بن عبد الاعلی قالا حدثنا خالد وھو ابن الحارث الخ (۱۳) کتاب الصیام التقدیم قبل شہر رمضان اخبرنا اسمعیل بن مسعود ثنا خالد وھو ابن الحارث (۱۴) المزارعۃ من الاحادیث المذکورۃ اخبرنا اسمعیل بن مسعود

ثنا خالد وهو ابن الحارث الخ (۱۵۱) کتاب الاشربہ الترخیص فی انتباذ البسر اخبرنا اسمعیل
بن مسعود ثنا خالد یعنی ابن الحارث الخ کیون ملاجی یہ کیا دین و دیانت ہے کہ صحیح
حدیثین رد کرنیکو ایسے جیسے فقرے بناؤ اور نئے نکتہ ان جزم کرتے ہوئے پلک
تک نہ جھپکاؤ وہ تو خدا نے خیر کرلی کہ امام نسائی نے اسمعیل بن مسعود کہدیا تھا اگر
زرا اسمعیل ہوتا تو ملاجی کو کہنے کا لگتا کہ یہ حدیث تمام اہل سنت کے نزدیک غیر مردود
کہ اسکی سند مین اسمعیل دہلوی موجود ملاجی صرف ایک مسئلے مین اول آخر اتنی خرافات
علم حدیث کی کھلی کھلی باتون سے یہ جاہلانہ مخالفات اگر دیدہ و دانستہ ہین تو شکایت
کیا ہے کہ آنحضرت حق تلمیع باطل و تلبیس عامی و اغوائے جاہل طوائف ضالہ کا ہمیشہ ابنا ہے
اور اگر خود حضرت کی حدیث دانی اتنی ہے تو خدا را خدا و رسول سے حیا کیجئے اپنے دین پر رحم
دیا کیجئے یہ سوجھ اور اجتہاد کی لپک یہ لیاقت و رمجتہدین پر ہمک عمر و ناکرے تو اٹھ
دس برس کسی ذی علم مقلد کی کفش برداری کیجیے حدیث کے متون و شروح اصول و رجال کی
کتابین سمجھکر پڑھ لیجیے اور یہ نہ شرمائیے کہ بوڑھے طوطون کے پڑھنے پر لوگ ہنسینگے
ہنسنے دو ہنستے ہی گھر بستے ہین اگر حاصل ملگیا تو عین سعادت یا طلب مین مرگئے جب بھی شہادت
بشرط صحت ایمان و حسن نیت والله الہادی لقلب اخبت الحمد لله مہر ثانی تمام ہوا
اور آفتاب صواب متجلی جن جن احادیث جمع بین الصلاتین کا ثبوت نہ سہل ثبوت آیا قطعی ثبوت
زعم کیا گیا تھا واضح ہو کہ انمین ایک حرف ثبوت مقال نہین جمع صوری و حقیقی
دونون مین بہ دلیل ثابت دیا تھا روشن ہوا کہ قرآن و حدیث اسکو موقوف دلائل ساطعہ اسی پر ناطق
جنمین رد و انکار کی اصلا مجال نہین و بعونہ تعالے بطفیل مسئلہ وہ تازہ مجملہ کہنہ مشغلہ ترک عمل
بالحدیث کا اشتغال بھی ہم ثابت کر چکے غرض ہوس کہ امام و اتباع مذہب کا نام مذہب

پر آنے پر آنے حد کی سیانے جب یہی سخن پوری پر آہین صحیح حدیثون کو مردود بنائین ثقہ ائمہ کو مطعون بنائین بخاری و مسلم پس پشت ڈالین اگر رواۃ و اسانید مین شاخسانے نکالین ہزار چھل کرین سو ہزار پیچ کھیلین جو صحیح حدیثین ہین سب امام مالک و امام شافعی کی تقلید حرام نہ فقط حرام کہ شرک کا پیغام مگر جب حنفیہ کے مقابل دم پر بنے مجتہد چھوڑ مقلدونکی تقلید سے گاڑھی چھنے الگ ایک شافعی مالکی کو جھک جھک کر سلام اسکے پاؤن پکڑ اسکا دامن تھام یہ بڑا پیشوا وہ بھاری امام ائمہ مین جسکا کلام کہین ہاتھ لگ گیا اگرچہ کیسا ہی ضعیف کتنا ہی خطا آلود خفی مل گئے غنچے کھل گئے اندر کے جی کے کواڑ کھل گئے سب کوفت سوخت کے غبار دھل گئے وحی ملکی ایمان لے آئے اُسی سے حنفیہ پر حجت لائے اک خبردار کوئی پیچھے نہ پڑو اے جبار ومہربان کی آیت نہ پڑھو چھٹکارے کی گھڑی بچاؤ کا وقت ہے شرک بلا سے ہوا تو مکٹ ہے مسلمانو حضرات کے یہ انداز دیکھے بھالے اپنا ایمان بچائے سنبھالے فریب ہین نہ آنا یہ زہر مے جام ہین دھوکا نہ کھانا سبزہ بر دام ہین تمہارونکی چال ہر حال بُری ہے تقلید سے بَری ائمہ سے بری ہونے راہ روی کا دھیان نہ لانا چادر سے زیادہ پاؤن نہ پھیلانا اتباع ائمہ راہ ہدی ہے راہ ہدے کا والی خدا ہے للہ الحمد ولی الهدایۃ منہ البدایۃ والیہ النہایۃ **خلاصۃ الکلام وحسن الختام** الحمد للہ سخن اینجا رسید قصے کو پہنچا اب مختصر کلام و حاصل مرام چند باتین یاد رکھیے **اولا** جمع صوری بدلائل صحیحہ روشن ثبوت سے بے پردہ و حجاب اور اسکا انکار آفتاب کا انکار **ثانیا** کسی حدیث صحیح مین جمع تقدیم کا نام کو بھی اصلا پتا نہین اسکی نسبت دعائے قطعی ثبوت محض نسج العنکبوت **ثالثا** جمع تاخیر مین بھی کوئی حدیث صحیح صریح جیسا ادعا کیا جاتا ہے ہرگز موجود نہین یا ضعاف و مناکیر ہین یا محض جیلاقہ یا صاف محتمل اور محتملات سے ہوس اثبات مہمل و مختل **رابعا** جب جمع صوری پر ثبوت مفسر متعین

نا قابل تاویل قائم تو محتملات خصوصاً حدیث ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما کا اُسی کی طرف
رجوع لازم کہ قاعدہ ارجاع محتمل بہ متعین ہے نہ عکس کہ سر انکس **خامساً** نماز بعد
شہادتین اہم فرائض واعظم ارکان اسلام ہے اور اسمیں رعایت وقت کی فرضیت
اظہر ضروریات دین سے جسے مسلمانونکا ایک ایک بچہ جانتا ہے یوہین اوقات خمسہ غایت شہرت و
استفاضہ پر بالغ حد تواتر ہین اگر حضور پر نور سید المرسلین صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے
حالت سفر مین جسکی ضرورت ہمیشہ ہر زمانہ مین ہر شخص کو رہی اور رہتی ہے چار نمازون
کے لیے اوقات مشہورہ معلومہ معروفہ کے سوا قولاً یا فعلاً کوئی اور حکم عطا فرمایا ہوتو واجب تھا
کہ جس شہرت جلیلہ کے ساتھ اوقات خمسہ منقول ہوئے اوسیطرح یہ نیا وقت بھی نقل کیا جاتا
آخر حضور اقدس صلے اللہ تعالی علیہ وسلم نے یہ فعل کسی خلوت مین نکیا غزوہ تبوک مین ہزارہا
صحابہ کرام رضی اللہ تعالے عنہم ہمراہ رکاب سعادت مآب تھے اگر حضور جمع فرماتے بلاشبہہ وہ سب
دیکھتے اور کثرت رواۃ سے اسے بھی مشہور کر چھوڑتے یہ کیا کہ ایسی عظیم بات ایسے جلیل فرض
کی ایسی فوری لازم مین ایسی صریح تبدیل ایسے مجمع کثیر کے سامنے واقع ہوا اور اُسے یہی دو ایک
راوی روایت فرمائین تو بلاشبہہ یہی جمع صوری فرمائی جسمین نہ وقت بدلا نہ کسی
حکم مین تغیر نے راہ پائی کہ اُسکے اشتہار پر دواعی متوفر ہوتے نظر انصاف صاف ہو
تو صرف ایک یہی کلام تمام دلائل خلاف کے جواب کو بس ہے کہ جب با وصف توفر دواعی
نقل آحاد ہی ہو تو لاجرم جمع صوری پر محمول کہ توفر مہجور اور بالفرض کوئی روایت مفسر
ناقابل تاویل ملے تو متروک العمل کہ ایسی جگہ آحاد رہنا عقل سے دور **سادساً** نمازون کے لیے
تعیین وتخصیص اوقات و آیات قرآن عظیم واحادیث حضور سید العٰلمین صلے اللہ تعالے علیہ
وسلم سے قطعی الثبوت ہے اگر تمہین اُسکا خلاف ماننا ہے تو وہ بھی ویسا ہی قطعی چاہیے جیسے عصر

عرفہ و مغرب مزدلفہ کا اجماعی مسئلہ ورنہ یقینی کے مقابل ظنی مضمحل **سابعاً** بالفرض اگر مثل منع دلائلِ جمع بھی قابلِ سمع تسلیم کیجیے تاہم ترجیح منع کو ہے کہ جب حاظر و مبیح مجتمع ہوں تو حاظر مقدم ہے **ثامناً** جانب جمع صرف نقل فعل ہے قول اگر ہے تو جمع صوری میں اور جانب منع دلائل قولیہ و فعلیہ دونوں موجود اور قول فعل پر مرجح تو مجموع قول و فعل محض نقل فعل پر بدرجہ اولیٰ **تاسعاً** افقہیت راوی اور مرجح منع ہے کہ ابن عمر و انس میں کسیکو فقاہت جلیلہ عبد اللہ بن مسعود تک رسائی نہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین یہ وہی ابن مسعود ہیں جنکی نسبت حدیث میں ہے حضور پر نور صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تمسکوا بعهد ابن ام عبد اونکے عہد کو لازم پکڑو رواہ الترمذی عنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرقاۃ میں ہے اسیلیے ہمارے امام اعظم رضے اللہ تعالے عنہ انکی روایت و قول کو خلفاے اربعہ کے بعد سب صحابہ کے قول پر ترجیح دیتے ہیں) یہ وہی ابن مسعود ہیں جنھیں حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ صاحب سر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ان اشبه الناس دلا وسمتا وهديا برسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم لابن ام عبد بیشک چال ڈھال روش میں سب سے زیادہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مشابہ عبد اللہ بن مسعود ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہ رواہ البخاری والترمذی والنسائی یہ وہی ابن مسعود ہیں جنھیں امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے کنیف ملئ علما (ایک گٹھری ہیں علم سے بھری ہوئی) نہایت یہ کہ حضور اقدس سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا رضیت لامتی ما رضی لها ابن ام عبد میں نے اپنی امت کے لیے پسند فرما لیا جو کچھ عبد اللہ بن مسعود اسکے لیے پسند کرے رواہ الحاکم بسند صحیح لاجرم ہمارے ائمہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے نزدیک خلفاے اربعہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم کے بعد جناب

تمام صحابہ کرام علیہم الرضوان سے علم وفقاہت مین زائد ہین مرقاۃ شرح مشکوۃ مین ہے
ھو عند ائمتنا افقہ الصحابۃ بعد الخلفاء الاربعۃ عا ت اگر بالفرض راہین
منع وادلہ جمع کاٹنے کی تول برابر ہی سہی تاہم منع ہی کو ترجیح رہیگی کہ یہین احتیاط زائد ہی
اگر عند اللہ جمع درست بھی ہوئی تو ایک جائز بات ہی جسکے ترک مین بالاجماع گناہ نہین
بلکہ بالاتفاق اوسکا ترک ہی افضل ہی اور اگر عند اللہ نادرست ہے تو جمع تاخیر مین نماز دانستہ
قضا کرنی ہوگی اور جمع تقدیم مین سرے سے ادا ہی نہوگی فرض گردن پر رہیگا تو ایسی بات
جسکا ایک پہلو خلاف اولی اور دوسرا جانب حرام وگناہ کبیرہ ہو عاقل کا کام یہی ہے
کہ اوس سے احتراز کرے یہان جو ملاجی ایمان کی آنکھ پر ٹھیکری رکھ کر لکھ گئے ہین کہ تشکیک
مذکور اوس صورت مین جاری ہوتی ہے جسمین طرفین کا مذہب مدلل بدلائل ہو اور صورت اختلاف
کی ہو حالانکہ مسئلہ جمع مین مانعین کا دعوے بیدلیل ہے اور ناجائز کہنا اونکا خلاف اہل حق ہے اختلاف
نہین پس اگر صحت مین عمل مدلل بدلائل کے قول بیدلیل شک ڈالدیا کرے تو سیکڑون
اعمال باطل ہوجائین اور حق وباطل مین کچھ تمیز نہ رہے ان جھوٹی بالاخوانیون سنیونکو دیکھی
کی لن ترانیون کا کچا چٹھا بعونہ تعالے سب کھل چکا مگر حیا کا بھلا ہو جسکے آسرے جیتے ہین
بوہین تو آفتاب پر خاک اوڑا کر اندھونکو سوجھا دیا کرتے ہین کہ حنفیہ کا مذہب بیدلیل و
خلاف حدیث ہے خدا کی شان قرآن عظیم واحادیث رسول کریم علیہ وعلی آلہ افضل الصلاۃ
والتسلیم کی اون قاہر دلیلونکو جنھین سنکر جگر تک ہمارت پہنچی ہوگی بیدلیل ٹھہرا دو اور
اپنے ضعیف ونے لے ثبوت قول کو قطعی یقینی للی بتاؤ اور عمل بالحدیث و دین دیانت کا نام لینے
نہ شرماؤ انا للہ وانا الیہ راجعون ؏ آدمیان گم شدند ملک گرفت اجتہاد ۰۰
فقیر غفر لہ المولی القدیر نے یہ چند اوراق کہ بنظر احقاق حق لکھے بعونہ تعالی عزوجل اپنے

ط یعنی نصوص منقول وقواعد اصول سے قطع نظر کرکے یہ مقتضائے عقول ہی ۱۲

کرم سے قبول کرے شر حسّاد و شامت ذنوب سے محفوظ رکھے وجہ ثبات و استقامت
مقلدین کرام بنائے یہ امید تو انشاء اللہ تعالی القریب المجیب نقد وقت ہی مگر دشمنان
حنفیت کو ہدایت طرز عناد حنفیہ کی راہ نہ چلنے کیطرف سے یاس سخت ہی کہ کھلے مکابرون مین جن
صاحبونکی یہ ہمتین بڑھی ہین یہ تشقیقین چڑھی ہین اونھین آئندہ ایسی اور ان سے بڑھ کر اور ہزار
ہٹ دھرمیاں کرنے کیا لگتا ہی تحریف تعصب مکابرہ تحکم کا علاج کیا ہی سوا اسکے کہ شر شریران
سے اپنے رب عزوجل کی پناہ لون اور توسل روح اکرم امام اعظم رضی اللہ تعالی عنہ اُس سے عرض کرون
رب انی اعوذ بک من ھمزات الشیطین واعوذ بک رب ان یحضرون وصلے اللہ
تعالی علی الہادی الامین الامان المامون محمد والہ وصحبہ الکرام والذین ھم بہم یہتدون
والحمد للہ کہ یہ مبارک رسالہ تنفیس عجالہ پانزدہم ماہ رجب مرجب سنہ ۱۳۱۳ ہجریہ علی صاحبہا
افضل الصلاۃ والتحیۃ کو تمام اور بلحاظ تاریخ حاجز البحرین الواقی عن جمع
الصلاتین نام ہوا ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
وصلی اللہ تعالی علی سید المرسلین محمد وآلہ وصحبہ اجمعین آمین
سبحانک اللھم وبحمدک اشھد ان لا الہ الا انت استغفرک
واتوب الیک واللہ سبحنہ وتعالی اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم واحکم

کتبہ عبدہ المذنب احمد رضا البریلوی
عفی عنہ بمحمد المصطفی النبی الامی
صلی اللہ تعالی علیہ وسلم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فہرست مضامین کتاب مستطاب جامع البحرین

یہ فہرست چار قسم پر منقسم ہے

فہرست اول مقاصد کتاب

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
اون صحابہ وتابعین وتبع تابعین وائمہ دین کے اسماء طیبہ جو جمع صلاتین کو منع فرماتے ہیں	۳	حدیث اول اور اسکے جوابات	۴۶
		حدیث دوم اور اسکے بارہ جواب	۵۱
تحقیق مقام در جمع فعلی یعنی صوری کے احکام	۳	افاضۂ اولی ائمہ حدیث کی تصریح	
جمع وقتی یعنے حقیقی کے اقسام واحکام	۵	کہ جمع تقدیم اصلا کسی حدیث سے ثابت نہین۔	۵۵
فصل اول جمع صوری کہ مذہب حنفیہ		افاضۂ ثانیہ حدیث ابن عباس اور اسکے جواب	۵۷
ہے صحیح حدیثون سے اسکا ثبوت۔	۱۱	افاضۂ ثالثہ حدیث علی اور اسکے جواب	۶۰
حدیث ابن عمر کے طرق والفاظ۔	۱۱	افاضۂ رابعہ حدیث انس اور اسکے جواب	۶۱
افادۂ اولے حدیثون کے رد مین ملاجی یعنے		فصل سوم تضعیف دلائل جمع تاخیر	۶۶
مجتہد دہلوی کے نص جلی دس لطیفون پر مشتمل	۲۰	حدیث ابن عمر اور اسکے جواب۔	۶۷
افادۂ ثانیہ احادیث مطلقہ مین		حدیث انس اور اسکے جواب۔	۸۳
ارادہ جمع صوری پر سات قرائن واضحہ	۳۱	حدیث جابر سے ازالہ اوہام	۱۰۳
افادۂ ثالثہ ملاجی کا جمع صوری کے انکار پر		فصل چہارم قرآن و حدیث سے جمع صلاتین کی ممانعت	۱۰۹
ایک عقلی ڈھکوسلا پیش کرنا اور اسکے ذلیل رد	۳۳	قسم اول نصوص عامہ ستائیس آیتین اور بتیس حدیثین	۱۰۹
جمع بلا عذر کی حدیثین اور انسے جمع صوری کا ثبوت	۳۵ و ۳۹	قرآن و حدیث مین محافظت اوقات کی فضیلت اور اسکی	۱۱۰
افادۂ رابعہ احادیث مجملہ کا بیان اور		ان آیات و احادیث سے مخالفین جو جواب دیتے ہیں انکے رد	۱۲۳
انکا جمع صوری کیطرف رجوع۔	۴۰	قسم دوم نصوص خصوصیہ اور جوابات مخالفین کے رد	۱۳۱
فصل دوم ابطال دلائل جمع تقدیم	۴۵	خلاصہ کلام دس وجہ سے مذہب حنفیہ کی ترجیح	۱۵۲

فہرست دوم ملاجی مجتہد دہلی کی حدیث دانی رد احادیث مین انکی غلطیان

جہالات ملاجی	صفحہ	سطر
ملاجی کے اکابرون کا اجمالی بیان	۷ ۱۰ ۲۶ ۱۵۱	۱۲ ۶ ۵ ۱۹
ملاجی نے صحیح حدیثون سے صاف انکار کردیا	۱۱ ۲۰ ۲۰	۱۳ ۳ ۵
ملاجی نے رجال بخاری و مسلم کو رد کردیا۔	۲۰ ۲۲ ۱۴۶	۱۰ ۸ ۱۵
صحیحین کے اور راوی بکثرت رد کردیے جنمین اکیس وہ ہین جو مصنف نے زائد حواشی پر گنائے۔	۲۱ ۲۲ ۲۴ ۲۵ ۲۹	۱۳ ۱۵ ۹ ۱ ۱۷
ملاجی نے صحیحین کے رد کو سات قاعدے ایجاد کیے	۲۰ ۲۲ ۲۴	۱۶ ۱۵ ۹
حبس صدوق کو تقریب مین حجۃ ہی	۲۵ ۲۹	۱ ۱۶
بالتشیع یعرب یخطئ نہین ہے لکھا اوہام متشیع لکھدیا مختص دویہ	۱۴۶	۱۳
ساتوان قاعدہ راوی غیر منسوب کو ضعیف پر حمل کرکے	۲۳ ۱۴۷	۵ ۱۰
حتی الامکان رد کردو	۱۴۹	۲
علم حدیث مین ملاجی کی بے تمیزیان۔		
متابع و مدار مین تمیز نہین	۲۱	۱۷
معلق و موصول مین تمیز نہین	۲۲	۳
غریب و منکر مین تمیز نہین	۲۲	۱۴
صالح و ساقط مین تمیز نہین	۲۵	۱
صحیح و معلول مین تمیز نہین	۴۸	۹
اختلاف طرق و تعدد حدیث مین تمیز نہین	۱۴۳	۶

جہالات ملاجی	صفحہ	سطر
ملاجی کی حدیث دانی		
کہ صحیحین پر بھی نظر نہین	۵۴	۱۸
درسی سنن تک بھی رسائی نہین	۱۴۶	۱۵
فن جرح و تعدیل مین بے تمیزیان		
تشیع و رفض مین تمیز نہین	۲۰ ۱۴۶	۱۹ ۱۴
فلان یغرب و غریب الحدیث	〃	۱۴
مین تمیز نہین۔	۲۲	۱۲
وہمی او رصدوق یہم مین تمیز نہین	۲۴	۱۸
وہمی اور صدوق لہ اوہام مین تمیز نہین	۲۹	۱۶
متروک الحدیث و ضعیف و متشیع و صاحب افراد مین تمیز نہین	۱۴۶	۱۷
فن رجال مین بے تمیزیان		
ولید بن مسلم و ولید بن قاسم مین تمیز نہین۔	۲۳	۵
امام اعمش و سلیمان بن ارقم مین تمیز نہین۔	۱۴۷	۱۵
خالد بن حارث و خالد بن مخلد مین تمیز نہین۔	۱۴۹	۲
مصنف کا اسپر لطیفہ	۱۵۱	۴
ملاجی سے دربارۂ تعیین رجال دو امتحانی سوال	۲۵	۳
اصول وغیرہ مین انکے بے تمیزیان		
الغاز ذلقہ کو موجب رد ٹھہرایا	۲۲	۱۵
بلے نص قطعی دلیل ناجائز مانی	۴۴	۴

جہالات ملاجی	صفحہ	سطر
خود سبب حدیث حکم حدیث سے خارج	۱۲۹	۵
ظرف و سبب مین تمیز نہین	〃	۷
مشترک اگر بگیا اور مسئلہ عموم لفظ و خصوص سبب سے ناواقفی	۱۳۰	۷
رحمت و مصیبت مین تمیز نہین	۴۴	۱۴
استدلال و احتمال مین تمیز نہین	۱۴۴	۱۸
ادائے معنی مین بے تمیزی	۸۶	۱۴
مفہوم و منطوق مین تمیز نہین	۱۳۵	۲
صریح و محتمل مین تمیز نہین	۱۳۶	۷
ملاجی کی خیانتین		
نقل مین لفظ کم کرلیا۔	۲۲	۱
ایضاً اسناد خیانت	〃	۱۱
ایضاً کہ جرح منقول اور تعدیل ہضم	۲۵	۱۱
اپنی غلطی چھپانیکو حدیث کا ٹکڑا ہضم	۲۸	۱
اپنا نقص چھپانیکو کلام کا اگلا حصہ ہضم	۲۸	۷
لفظ کم کرلیا۔	۲۹	۱۵
لفظ بڑھا دیا	۹۹	۱۷
ملاجی نے حدیثون مین معنوی تحریفین کین		
صریح مکابرہ اور کھلی تحریف	۹۹	۶
حدیث مین تحریف کی مگر مطلب نہ بنا	۱۰۰	۶
کھلی تحریف نصوص	۱۰۰	۱۵
حدیث کے معنی طرح طرح بدلے مگر کام نہ چلا	۱۰۱	۲
آیات و احادیث مین تخصیص بلا مخصص	۱۲۳ ۱۲۹ ۱۳۴	۱۵ ۴ ۱۷

جہالات ملاجی	صفحہ	سطر
حدیث مین فیدڑھا دی	۱۳۲	۱۱
حدیثون کے رد مین ملاجی کی اوزار تحقیق		
حدیث بخاری سے جان بچانے مین جعفر زبان زوری کی کام لیا	۲۶	۴
حدیث صحیح کے رد کے لیے متصل کو مرسل بنا لیا	۳۲	۶
اسپر مصنف کا لطیفہ۔	۳۰	۱۴
رد حدیث صحیح مسلم مین نزاکتین	۱۲۹	۲
حدیث صحیحین کے رد مین نزاکتین	۱۳۵	۱
ملاجی کے تناقض		
معنی حدیث مین صریح تناقض	۳۸	۱۱
ایضاً مطلب حدیث مین کھلا اضطراب	۳۸	۱۶
ایک ہی کلام کے اول و آخر مین تناقض	۵۴	۲
دلیل و دعوی مین شدید تناقض	۵۴	۱۶
خود آپنے لکھے معنی حدیث کو تحریف بتانا	۸۷	۱۹
اس سے بڑھکر اور شدید تناقض	۸۸	۱۰
حدیث کے جو معنی گڑھے ہین جنھین خود باطل بنا چکے۔	۱۰۱	۱۸
نسبت سبب مین عجب ضطرا	۱۳۶	۱۱
ملاجی کے تحکم کو عجز کلو نما مالا یعنی لیعرہ		
تعلیق اور ولی کو مردود اپنے لیے حجت سمجھے	۲۸	۴
اور دوسروں کو لیے صاحب اغراب مردود اپنے واسطے جبا وہم و خطا مقبول	۲۸	۱۰
اور دوسرونکو دلیل حرام اپنے لیے تبدیل حلال	۵۴	۸
جو استنادوروں کو حرام اپنے لیے تیر	۵۷	۳
"	"	۸

جہالات ملاجی	صفحہ	سطر
عنعنہ مدلس و حدیث مرسل اپنے لیے مقبول	۸۱	۸
سخت تعصب پرستی	۹۵	۱۵
اور سخت اشد تحکم	۱۰۲	۱۳
جس بات پر دوسرونکو یہان فرط الیے آپ		
اوسکا رد واجب۔	۱۰۳	۳
اپنے بلی صول اپنے دونکو مخذول	۱۲۷	۱۷
حدیہ کہ ملاجی کو شریعت اپنے گھر کی	۱۲۸	۱۱
جو کتابین اورونکو مردود اپنے لیے محمود	۱۳۶	۱
ملاجی کی شوخ چشمیان		
راوی کو بلا طعن سربستہ مردود بنا کر	۲۲	۱۸
پہ آپ ہی رد شدہ بات پیش کرین اور جوردیتوا نسلے کھلے لکھ بند	۳۴	۱۵
اُف ری ڈھٹائی کہ صریح محتملات کو منصوص قابلہ تاویل بتائین	۴۵	۱۶
بخاری وغیرہ اکا جس حدیث کے رد کر چکے بزور زبان صحیح بتائین	۴۷	۷
مبرہم و مفسر و نص مفصل محتملات کی معارضہ سے مردود	۷۹	۵
سینہ زوری	۵۵	۸
ملاجی کی جھوٹی بالاخوانیان	۱۰	۱۵
	۴۵	۱
	۴۵	۱۶
	۱۲۵	۵
ملاجی کے اجتہاد کی ایمانی حالت		
خود اپنے موبہ قرآن مجید کا خلاف	۱۱۰	۴
قرآن و حدیث کے قطعی حکمونکو خلاف		
چند محتملات کو یقینی بتانا	۱۲۴	۶
ضرورت یاد کیے مقابل اپنی رائے کی نکھا	۱۲۴	۱۷

جہالات ملاجی	صفحہ	سطر
قرآن و حدیث و اجماع امت سے ثابت ضروریات دین خلاف مین مجروح	۱۶۶	۱
و محتمل روایات پر عمل	۱۲۵	۵
ملاجی نے حدیث وضع کر لی	۶۴	۱۱
ملاجی کی جہالتین نافہمیان		
وقت نماز کہ مختلف کی پہچان		
سخت نئے تمیزی	۲۷	۴
معنی حدیث مین صریح نابینائی	۵۲	۳
متعدد نافہمیان	۵۳	۷
متعدد نافہمیان	۶۵	۱
جہالت	۸۵	۳
جہالت او سبدلیل ادعا	۸۵	۱۴
تفسیر مین سپیہ ی کا دھوکا	۹۷	۱۵
ملاجی کی ناتمامی	۱۲۸	۲
اسکی اگلی پچھلی بکو علاوہ بنا بیز	۱۳۲	۱۹
کلام علما کا مطلب نسمجھے۔	۱۳۴	۱۲
ملاجی کی جامد تقلیدین		
اپنے تو و جوش کرا بو حنیفہ و شافعی	۱۳۳	۹
کی تقلید حرام بتائی دیر مقلد کو جھک	۳۸	۱۱
جھگڑ سلام غلط و اضح مین تقلید	۵۱	۱۶
	۹۹	۱۷
تبدیل معنی مین تقلید ناصحیح	۱۲۶	۱۶
	۱۳۵	۵
تقلید رد حدیث صحیحین کو ایک پنوری کی تقلید	۱۳۵	۱۶
رافضیوں کی تقلید کیا چاہتے ہیز	۱۳۲	۱۶
ملاجی کے بچے جنون		
قول امام جسکی قبول کہ اونکی تصانیف مین نقل تھا تردید	۵۶	۲۵

جہالات ملاجی	صفحہ	سطر	جہالات ملاجی	صفحہ	سطر	جہالات ملاجی	صفحہ	سطر
آئمہ غیر مصنفین مطلقا رد	۵۷	۱	جبھی ہر کہ اسی ظہر تک بٹھا رکھیں	۱۲۹	۱۴	ملاجی کا خلاصہ کارروائی		
ملاجی کی عقل ملوکا سایہ ڈال گئی	۹۸	۱۶	ملاجی کے طور پر مدینہ طیبہ میں عصر کا			اور اہل سنت کو لیے بڑے جھوٹے عمل		
ملاجی کہتے ہیں فجر میں عصر			وقت رات کو نو بجے تک رہتا ہے	۲۷	۱۶	بالحدیث والوں سے بچی کی منہائی	۱۵۲	۱

فہرست سوم فوائد حدیثیہ

مضمون	صفحہ	سطر	مضمون	صفحہ	سطر	مضمون	صفحہ	سطر
محاورات سلف میں شیخ و اسحاق حنفی ق	۲۱	۱	جمع طرق کی مثال اور اختلاف			یونس بن یزید پر کلام	۲۸	۱۲
صدوق یخطی کہنا تضعیف نہیں	۲۴	۱۱	رواۃ فی الروایات کے مناشی	۱۴۳	۱۲	مغیرہ بن زیاد موصلی	۲۹	۱۸
وہم وخطا جب فاحش نہ ہو جرح نہیں	۲۸	۱۸	سنن اربعہ درکنار خود رجال			خالد بن قاسم مدائنی متروک	۴۷	۱۸
رواۃ زہری میں ملک سفین			صحیح بخاری صحیح مسلم میں بعض			حسین بن عبداللہ بن		
بن عیینہ اثبت ہیں سفیان نے سب سے			ضعفا بھی ہیں	۱۴۷	حاشیہ ۳	عبیداللہ کی تضعیف	۵۸	۴
زیادہ اخذ		۳	ضعیف و متروک میں			ابراہیم بن ابی یحیی کی تضعیف	۵۹	۸
حال ابن حبان بستی	۲	۱۱	زمین آسمان کا فرق			ابن عقدہ کی تضعیف	۶۰	۱۷
شاہ ولی اللہ لکھتے ہیں حدیث مروی			ہے۔	۱۴۷	۴	منذر بن محمد بن منذر وغیرہ	۶۰	۱۹
بالمعنی کو داؤد وغیرہما نے استدلال صحیح نہیں	۵۳	۴	رواۃ کا اسماے شیوخ			الامام الاجل اسحق بن راہویہ	۶۲	۹
ابوالزبیر سے جب راوی لیث بن سعد			میں ابہام اور انکی تعیین			شبابہ بن سوار	۶۳	۶
ہوں خوف تدلیس نہ رہیگا	۱۰۵	حاشیہ	کے بعض ذرائع	۱۴۹	۵	ابن ابی نجیح	۸۱	۱۰
اختلاط راوی مضر نہیں جبتک اخذ بعد			**رجال**			ہشام بن سعد	۱۰۴	۹
اختلاط ثابت نہ ہو۔	۱۳۳	۱۶	صفیہ بنت ابی عبید			یحیی بن محمد جاری	۱۰۴	۱۵
توثیق مبہم معتمد سے مقبول ہے	۱۳۴	۳	رضی اللہ تعالی عنہا	۱۳	حاشیہ	مؤمل بن اہاب	۱۰۴	۱۸
نقل قولہ			محمد بن فضیل کی توثیق	۲۰	۱۳	نعیم بن حماد	۱۰۴	۱۹
مشایخ نعدد جابر	۳۰	۵	بشر بن بکر کی توثیق	۲۳	۹	عبدالعزیز دراوردی	۱۰۵	۱۳
محدثین ایک ہی حدیث کو	۱	۱	ولید بن قاسم	۲۴	۵	ابوالزبیر	۱۰۵	۱۷
مطول مختصر مختلف طور پر روایت			عطاف بن خالد	۲۴	۱۷	سلیمن بن ابی یحیی حجازی	۱۳۲	۱۶
کرتے ہیں جمع طرق سے			اسامہ بن زید لیثی	۲۵	۶	علاء بن الحارث	۱۴۳	۱۵
پوری بات کا پتا چلتا ہے	۱۴۳	۷	حمانی کبیر و صغیر	۲۵	۱۰	خالد بن الحارث	۱۴۹	۱۲

فہرست چہارم فوائد

مضمون	صفحہ	سطر
وقت آخر پر جبتک یقین نہو وقت اول باقی رہتا ہے	۳۴	۱۰
ابن حزم غیر مقلد نے رد حدیث کیلیے صحابی کو مجروح بنایا	۴۸	۱۸
رد احادیث مین غیر مقلدون کی عادت	۴۹	۲
فاکے تعقیب فی ہلکہ ترتیب ذکری کافی ہے۔	۵۱	۱۵
جمیعًا کا مفہوم اجتماع فی الحکم ہی نہ تفارق فی الوقت	۶۵	۵
اہل زبانون کا عام محاورہ ہی کہ قرب وقت کو اسوقت سے تعبیر کرتے ہین دو آیتون اور بارہ حدیثون سے اسکا ثبوت۔	۷۲	۱۲
فحمۃ العشا کے معنی اور وقت مغرب بیاض کی ذکر کا	۸۰	۴
شفق شفق ابیض ہے۔	۸۲	۷
توخر الظہر کے معنے مین مصنف کی تحقیق	۸۵	۱۳
" تحقیق آخر	۸۶	۱۵
وقت حقیقی کا ادراک مقدور بشر نہین آلات رصد وقواعد ہیأت تخمین سے زیادہ کام نہین دیسکتے	۸۹	۱۳
دو حدیثین کہ ادراک حقیقت وقت متعذر ہے	۹۱	۱۲
وقت ظہر دو مثل مین حدیث صحیح بخاری اور اسکی ردمین ملاجی کے رقص جملی کی خدمتگزاری جو دلیلون پر مشتمل ہے	۹۵	۱۵
ٹیلونکا سایہ اسوقت پیدا ہوتا ہی کہ مثل اول کا بڑا حصہ گذر چکے	۹۶	۷
شافعیہ وحنفیہ کے مکالمات محض تفنن طبع کے لیے ہین ورنہ مذاہب قرار پاچکے	۱۰۲	۶
میلون کی گنتی پر کہ رواۃ بتاتی ہین اطمینان نہین	۱۰۶	۱
وقت عشا نکالنے کا طریقہ	۱۰۸	حاشیہ
عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ کے فضائل	۱۳۱	۱۷
"	۱۳۲	حاشیہ
"	۱۵۴	۵
مفہوم مخالف فقرہ عبارت شارع غیر متعلقہ بعقوبات مین معتبر نہین۔	۱۳۵	۱۱
ائمہ حنفیہ کی دقت نظر اور ذکی مخالفونکی بلادت	۱۴۲	۱
ابن مسعود رضی اللہ تعالے عنہ کا مذہب وہی مذہب حنفی کا بڑا ماخذ ہی خود حضور پرنور صلی اللہ تعالے علیہ وسلم کا پسندیدہ ہے۔	۱۵۴	۱۶
مصنف کا اپنی تصانیف مین التزام	۸	۷
اس مسئلہ مین ملاجی اور مصنف کے بیانونکا موازنہ	۱۰	۶
مصنف کا مولانا علی قاری سے توارد	۵۱	۶
امام ابن الہمام سے توارد	۷۹	۱۸
علامہ بحرالعلوم سے بہین توارد	۱۳۹	۱۸

صحت نامہ کتاب

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۹	۱۲	کا ہے	ہے	۵۶	۱۲	جدیت	حدیث
۱۰	۱	مارہری	مارہرشی	۶۶	۹	صوری	تاخیر
۲۲	۳	جابر	ابن جابر	۷۱	۱۶	ششم	ہفتم
۲۳	۶	منسوب	منسوب	۷۸	۸	ابن	ابن ام
۲۴	۱۲	بن	بنی حبان	۸۱	۴	انثنتین	اثنتین
۲۴	۱۲	یھر	پھر	۸۲	۱۳	ملمیذ	تلمیذ
۳۶	۹	لغطہ	لفظ	۸۳	۱۹	فضال	فضالہ
۳۸	۱۶	نخمنہ	حمنہ	۱۰۸	۱۴	مغرب	مغربلہ
۳۹	۲	زنان	زنانہ	۱۰۹	۳	مین	میرکہا
۴۳	۱۶	صنعتہ	صنعت	۱۳۱	۶	لطریقہ	بطارق
۴۳	۱۹	مرسل	ومرسل	۱۳۲	۲	منزلت	×
۴۹	۹	ثانی	۲ آنی	۱۴۲	۱۹	مین	بین
۴۹	۹	الروایۃ	الروایۃ	۱۴۷	۲	ادلہم	ادلہم
۵۲	۱۳	تونبا	توننا	۱۴۷	حاشیہ	تیمن	درسا

اشتہار

حامداً و مصلیاً

نافع [illegible]

یہ کتاب

ی عمل بالحدیث کا کچا چٹھا کھولنے مین لاجواب مصنف علامہ عالم
ظلہ نے اسکا حق تصنیف مطبع اہلسنت وجماعت واقع بریلی کو ہبہ فرمایا
نے نہ اپنے ذاتی انتفاع بلکہ خاص مذہب اہلسنت ہی کے نفع کے لئے نہایت
سکا مقرر کیا ہی اگر حضرات اہلسنت نے قدرشناسی فرمائی تو امید ہی کہ انشاء
نف شریفہ متعلق رد وہابیہ وغیرہم کا سلسلہ باذنہ تعالی قائم رہے
ف وچھپتے آئین اور وہ دوسری مفید و اہم کتاب کے طبع مین لگائے
ا چاہے تو کسی پر بار بھی نہو لہذا اس جوہر گرانمایہ بے بہا کا ہدیہ شہر مین ۵
لی فقط ۸/ رہی اسمین محصول بھی آگیا ڈاک کی ٹکٹ ایک آنے خواہ آدھ آنے
والی ۹/ کے بھیجکر مشتہر سے طلب فرمائین جو صاحب وی منگانا چاہین فی جلد ۸/ کے ٹکٹ اور
جس قدر قیمت ہو اسکا محصول منی آرڈر پیشگی ارسال فرمائین وہ ٹکٹ انکی اجازت
سے پارسل پر لگا کر مرسل ہو گی اور محصول منی آرڈر کے علاوہ (کہ وہ ذمہ مشتری ہے) ان ٹکٹ
اصل قیمت مین مجرا دیے جاینگے مثلاً تین روپے کے آٹھ نسخے ویلو مطلوب ہون
تو دس آنے کے ٹکٹ پیشگی آئین صرف ڈھائی روپے کا قیمت طلب پارسل
مرسل ہوگا پچیس جلد کے خریدار کو بیس روپے سیکڑا کمیشن دیا جائیگا
اور پچاس کے مشتری کو پچیس روپے فیصدی والسلام

المشتہر

محمد حسن رضا خان قادری مہتمم مطبع اہلسنت محرم الحرام ہجریہ علی صاحبہا الف الف صلاۃ وتحیہ آمین